www.KitaboSunnat.com

۳۴۲۰۔ حضرت عبد قیس ؓ بن لائی

حضرت عبد قیس ؓ بن لائی بن عصیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کے نسب کو میں نہیں جانتا ہوں یہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۲۱۔ حضرت عبد القیوم ؓ (کنیت ابوعبیدہ)

حضرت عبد القیوم ؓ۔ ان کی کنیت ابوعبیدہ تھی۔ ازدی ہیں (خاندان) ازد کے غلام تھے۔ موسیٰ بن سہل نے عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے انہوں نے اپنے دادا فضل سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہے کہ وہ (یعنی قیوم) اپنے غلام ابوراشد کو ہمراہ لے کر نبیؐ کے پاس وفد میں آئے رسول اللہؐ نے ابوراشد سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا عبد العزیٰ (اور) ابومغویہ (کنیت) ہے آپ نے فرمایا کہ تم عبد الرحمٰن ابوراشد ہو فرمایا یہ تمہارے ہمراہ کون ہے عرض کیا غلام ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا (نہیں) لیکن یہ عبد القیوم ابوعبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۲۲۔ حضرت عبد المطلب ؓ بن ربیعہ

حضرت عبد المطلب ؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام مطلب بیان کیا ہے ان کی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں یہ نبیؐ کے زمانے میں بالغ تھے اس کو زبیر نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول اللہؐ نے ان کے نام کو نہیں بدلا تھا یہ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب ؓ کی خلافت کے زمانے میں شام چلے گئے تھے اور دمشق میں فروکش ہوئے اور وہیں مکان بنا لیا تھا زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انہوں نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونوں نے متفق ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم دونوں لڑکوں کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیتے پھر دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی حضرت نے دونوں لڑکوں کو تحصیل صدقات پر مقرر کر دیا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن محمد نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے پاس نہایت رنج کی حالت میں گئے میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں اور قریش میں کیا بات ہے کہ جب وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے (راوی نے) کہا رسول اللہ ﷺ کو (یہ سن کے) ایسا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک تم کو اللہ کے واسطے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہیں عبدالمطلب نے دمشق میں وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہے کہ غالباً انہوں نے ۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۳۔ حضرت عبدالملکؓ بن اکیدر

حضرت عبدالملکؓ بن اکیدر (مقام) دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔ یحییٰ بن وہب بن عبدالملک حاکم دومتہ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبیؐ نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اس وقت تک) آپ کے پاس مہر نہ تھی (لہٰذا) اپنے ناخن سے آپ نے اس پر نشان بنا دیا اس کو عبدالسلام بن محمد نے براہیم بن عمرو بن وہب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ رسول اللہؐ نے عبدالملک کو غزوۂ تبوک میں خط لکھا تھا (وہ خط لے کر) خالد ابن ولید ان کے پاس گئے تھے اور وہ خط ان کو پہنچا دیا تھا عبدالملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبیؐ نے ان سے صلح کر لی اور انہوں نے نبیؐ کے پاس جزیہ بھیج دیا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان میں یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہے۔

۳۴۲۴۔ حضرت عبدالملکؓ جہنی

حضرت عبدالملکؓ جہنی ہیں ان کو ابوبکر بن علی نے صحابہ میں بیان کر کے ہاشم بن قاسم ہرانی سے انہوں نے یعلی بن اشدق سے انہوں نے عبدالملک جہنی سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی ﷺ کا گزر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کو نبیذ پلا دیں آپ نے فرمایا ہاں (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپ نے اس میں پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم لوگوں کو پیاس بہت لگتی ہے اور پانی ہمارے یہاں کا گرم ہوتا ہے اس کا پینا ہمیں ناگوار گزرتا ہے آپ نے فرمایا تم لوگ مشک میں نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائے گا۔ پس اسی کو پیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۵۔ حضرت عبدالملکؓ بن عباد

حضرت عبدالملکؓ بن عباد بن جعفر مخزومی ہیں۔ سعید بن سائب طائفی نے عبدالملک بن ابی زہیر بن عبدالرحمٰن ثقفی سے روایت کی ہے ان کو حمزہ بن عبداللہ نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک بن عباد بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی امت میں سب سے پہلے جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہیں اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ ابن سبرہ سے انہوں نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے اسی طرح سنا ہے اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے عبدالملک بن زہیر سے انہوں نے حمزہ بن ابی شمر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۲۶۔ حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن علقمہ ثقفی

حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ بن علقمہ ثقفی۔ ان کو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند میں بیان کیا ہے۔ ہم کو عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ہانی بن عروہ بن قعاص سے انہوں نے ابوحذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور ان لوگوں نے آپ کے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہے) جس سے صرف خدا کی رضا مندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جائے) وہ ہے جس سے رسول کی رضا مندی یا ان کی حاجت روائی مقصود ہو۔ پھر ان لوگوں نے (کچھ اور) پوچھنا شروع کیا اور یہاں تک آپ سے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگوں نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) میں عبدالملک کا تذکرہ اسی طرح ہے اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں یوسف سے انہوں نے انہیں ابوبکر سے نقل کیا ہے یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہیں انہوں نے یحییٰ بن ابی حذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن محمد بن نسیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ سے روایت کیا ہے اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن علقمہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۷۔ حضرت عبدمناف رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد

حضرت عبدمناف رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے ان کے بعد نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ صحابی بدری ہیں قدیم الاسلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کا تذکرہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیان میں گزر چکا ہے یہ اپنی کنیت ابوسلمہ سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوموسیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اس قسم کی باتوں کا (ابن مندہ پر استدراک کریں اور جن لوگوں کا نام نبی ﷺ نے بدل دیا ہے ان کو پھر پہلے نام کے ساتھ ذکر کریں کیونکہ پہلا نام تو متروک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابوموسیٰ یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خلاف عادت وخلاف عقل عبدمناف کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیوں لکھا جبکہ نبی ﷺ نے ان کا نام بجائے عبدمناف کے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۳۴۲۸۔ حضرت عبد ہلال رضی اللہ عنہ

حضرت عبد ہلال رضی اللہ عنہ۔ ان کو مستغفری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انہوں نے بشر بن عمران سے انہوں نے اپنے غلام عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) جب میرے والد مجھے نبی ﷺ کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لئے دعا فرمایئے اور برکت بھیجے اور میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہنچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے سر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور ان کے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ ان کو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اس کو عبدہ بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ زید سے اسی طرح روایت تو کیا ہے مگر کہا ہے کہ یہ عبداللہ ابن عبداللہ بن ہلال ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۹۔ حضرت عبدالواحدؓ

حضرت عبدالواحدؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والوں میں لکھا ہے ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن شریف کو حفظ کیا تھا ان میں سے عبداللہ بن مسعود اور یہ عبدالواحد بھی تھے۔ (ایک مرتبہ) عبدالواحد نے عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھ کو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جو اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی (انثی کا لفظ قرأت عبداللہ بن مسعودؓ میں زیادہ تھی واللہ اعلم)۔ کیا نعجہ کے لفظ سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ نعجہ مونث ہے (تائے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہے پھر لفظ انثیٰ کی کیا ضرورت تھی۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھ کو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے اس وقت جب کہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔ کیا لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ تین اور سات دس ہوئے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہے۔ اس قول سے یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اس کا دو گے وہی تمہارے سوال کا جواب ہو جائے گا۔ ابوزرعہ نے کہا ہے کہ عبدالواحد کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جن کا حدیث مذکور کی سند میں ذکر ہے وہ مصری ہیں۔

۳۴۳۰۔ حضرت عبدیالیلؓ بن عمرو

حضرت عبدیالیلؓ بن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے یہ بھی ایک سردار تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کو قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ ان کو (رسول اللہ ﷺ کے پاس) تنہا بھیجیں مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہ ہوئے اور ان کو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کریں جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہے لہٰذا ان لوگوں نے اسی وجہ سے ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جن کے نام یہ ہیں۔ عثمان بن ابی العاص' اوس بن عوف' نمیر بن خرشہ' حکم بن عمرو' شرحبیل بن غیلان بن سلمہ' یہ سب لوگ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔ (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اور اسی طرح ابن اسحٰق نے کہا ہے (کہ یہ) عبدیالیل ہی ہیں مگر ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ (یہ) مسعود ابن عبدیالیل ہیں اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابوعبید وغیر ہم نے بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۱۔ حضرت عبدیالیلؓ بن ناشب

حضرت عبدیالیلؓ بن ناشب بن غیرہ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بدر میں شریک تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرے علم میں خاندان بنی سعد بن لیث بن عبد یالیل بن ناشب نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہیں ہے یہ ایاس اور ان کے بھائی نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے (اگر یہی عبد یالیل ہیں تو) ان کا صحابی ہونا بعید ہے اور اگر ان کے سوا کوئی دوسرے ہیں تو میں نہیں جانتا۔

۳۴۳۲۔ حضرت عبدؓ بن ازور

حضرت عبدؓ بن ازور۔ بعض لوگوں نے ان کو ضرار بن ازور بیان کیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ماجد بن مروان نے کہا ہے مجھ کو میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے عبد بن ازور سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے ان اشعار کو پڑھا۔

تقول جمیلہ فرقتنا — وصدعت اهلک شتی شمالا
ترکت القداح وعزف القیان — نہ والخمر تصیلة و ابتهالا

جمیلہ (ان کی بیوی یا معشوقہ) کہتی ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اور اپنے گھر والوں کو پریشان ومتفرق کر دیا۔ تم نے رزم وبزم کے سب سامان چھوڑ دیئے۔ اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور رولانے والی چیز ہے۔۱۲

ان کا تذکرہ ضرار کے بیان میں گزر چکا ہے۔

۳۴۳۳۔ حضرت عبدؓ بن جحش

حضرت عبدؓ بن جحش بن رئاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے ان کے بھائی عبداللہ کے تذکرے میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے ان کی کنیت ابواحمد تھی ان کے (نام) پر ان کی کنیت غالب تھی۔ (یعنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے یہ بھی ہیں۔ زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۴۔ حضرت عبدؓ بن جلندی

حضرت عبدؓ بن جلندی یہ اور ان کے بھائی جیفر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔ اور (شہر) عمان میں (رہتے) تھے۔ ان کا بیان ابوعمر نے ان کے بھائی جیفر کے تذکرے میں لکھا ہے اور ہم نے بھی ان کو جیفر کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۳۵۔ حضرت عبدؓ (کنیت ابوحدرد)

حضرت عبد ۔ان کی کنیت ابوحدرد ہے۔اسلمی ہیں یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا ان کے نام میں علماء (نسب) نے اختلاف کیا ہے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے توان کا نام عبد بیان کیا ہے اور ہشام ابن کلبی نے ان کا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی حدرد ہیں ام درداء کے والد تھے واللہ اعلم ۔ہم کو عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن اسلم سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دوسو درہم اس کے مہر کے مقرر کئے اور میں رسول اللہؐ کے پاس (اس واسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح میں کچھ مدد کریں آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ تم نے مہر کس قدر معین کیا ہے میں نے عرض کیا دوسو درہم رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہو گے) کہ ان (دوسو درہموں) کو جنگل سے اٹھا لاؤ گے۔خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس سے میں تمہاری مدد کروں میں (آپ کے اس فرمانے سے) کچھ دن ٹھہر گیا (اس اثناء میں) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جس کو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیوں کے ساتھ مقام غابہ میں اترا وہ ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلہ قیس کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا اعالی مرتبہ تھا پس رسول اللہؐ نے مجھ کو اور دو اور مسلمانوں کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوئے تو) آپ نے (ہم سے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ (جاسوس بن کر) جاؤ اور اس کے حالات سے ہم کو اطلاع دو۔

چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیاروں کے چلے غروب آفتاب کے وقت ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے پھر میں ایک گوشہ میں چھپ گیا اور دونوں ساتھیوں کو بھی حکم دیا کہ (تم بھی چھپ رہو حسب الحکم وہ دونوں بھی ان لوگوں کے دوسری جانب ایک گوشہ میں چھپ رہے میں نے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونوں لشکر میں میری تکبیر اور حملہ کرنے کی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہاں تک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی میں دفع ہوگئی اور (اتفاق سے اس دن) ان کے چرواہے کو آنے میں دیر ہوگئی تو ان لوگوں کو اس کی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت ان کا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ میں) لے کر کہا خدا کی قسم میں چرواہے کا پتہ لگاؤں گا اس کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا اس کام کے لئے ہم کافی ہیں اس نے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نہ جائے اور نہ کوئی تم میں سے میرے پیچھے آئے (یہ کہہ کر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اس کا گزر ہو جب وہ بالکل میری زد پر آ گیا تو میں نے اس پر ایک تیر چلایا کہ وہ اس کے دل پر (ایسا کاری) پڑ گیا جس کی وجہ سے کچھ بات بھی نہ کر سکا پھر میں نے اس کے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیوں نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی اللہ کی قسم !اس وقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نہ کر سکے اور سوا اپنی عورتوں اور بچوں اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لے جا سکے اور ہم لوگ ان کے بہت سے اونٹ اور بکریاں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور میں نے اس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھ دیا پس رسول اللہؐ نے ان میں سے مجھ کو تیرہ اونٹ ادائے مہر کے لئے عنایت کئے اور میں اپنی بیوی کو رخصت کرا لایا۔اس کو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جن پر مجھے بدگمانی نہیں ہے سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عبدالملک بن ہشام نے کلبی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہے۔

۳۴۳۶۔ حضرت عبدؓ بن زمعہ

حضرت عبدؓ بن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے ان کا نسب ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی عامری ہیں ان کی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی معیص بن عامر بن لوئی سے تھیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ میں سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبدالرحمٰن بن زمعہ کے حقیقی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کی لڑکے تھے انہیں کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور ان کے اخیافی بھائی قرظہ بن عبدعمرو بن نوفل بن عبدمناف تھے ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں نبی ﷺ نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور ان کے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انہوں نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انہوں نے کہا بیشک میں نے حماقت کی اس روز جب میں نے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج میں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری بہن سے کیوں نکاح کر لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبد کے نسب میں ابونعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہیں (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح ان کے نسب کو ابونعیم نے بھی کیا ہے اور اسود ذکر نہیں کیا لیکن ابن مندہ نے ان کے نسب میں زمعہ سے زیادہ نہیں بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہے کہ وہ خاندان عامر بن لوئی سے ہیں۔ یہ جھگڑا عبدالرحمٰن بن زمعہ کے بیان میں پورا پورا گزر چکا ہے۔

۳۴۳۷۔ حضرت عبدؓ بلوی

حضرت عبدؓ۔ زمعہ کے والد تھے۔ بلوی ہیں یہ ان شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی۔ یہ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جعفر نے کہا ہے کہ ان کا نام عبد تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۸۔ حضرت عبدؓ بن عبد (کنیت ابوالحجاج) ثمالی

حضرت عبدؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابوالحجاج ہے ثمالی ہیں بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عبد ہے یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں (پورے طور سے) ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحجاج ثمالی کے عنوان میں لکھا ہے۔

۳۴۳۹۔ حضرت عبدؓ بن عبد جدلی

حضرت عبدؓ بن عبد جدلی زمانہ قدیم سے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے مگر (ان کا صحابی ہونا) صحیح نہیں ہے ان سے معبد بن خالد نے روایت کی ہے ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۰۔ حضرت عبدؓ عرکی

حضرت عبدؓ عرکی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبید ہے یہ وہی شخص ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہو سکتی ہے یا نہیں اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہو سکتی ہے) ابن منیع نے کہا ہے کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ ان کا نام عبد ہے اور ان کو طبرانی نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے کہ جن کا نام عبید تھا اور عرکی ملاح (کو کہتے ہیں) ان کا نام نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۱۔ حضرت عبدؓ بن عبد غنم

حضرت عبدؓ بن عبد غنم ابوہریرہ (ان کی کنیت تھی) دوسی ہیں رسول اللہؐ کے صحابی تھے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہے ان کے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۴۲۔ حضرت عبدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبدؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوۂ) بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۳۔ حضرت عبدؓ مزنی

حضرت عبدؓ مزنی یزید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جائے مگر اس کے سر میں (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ میں اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہوں۔

۳۴۴۴۔ حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری

حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری۔ نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہیں بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نصر بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حزن بیان کیا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے ان سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحٰق نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں مبعوث ہوئے کہ وہ بکریاں چراتے تھے میں بھی اسی حالت میں مبعوث ہوا کہ اجیاد (اجیاد مکہ معظمہ میں ایک مقام کا نام ہے اور بعض نے وہیں کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہے) میں بکریاں چراتا تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے نقل کر کے (ان کا نام) عبیدہ بیان کیا ہے ابونعیم نے ابواسحٰق سے روایت کر کے (ان کا نام) عبدہ بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبدہ ابن حزن ہے نصری ہیں نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا بعض لوگوں نے ان کو تابعی کہا ہے اور ان کی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہے کیونکہ (انہوں نے عبداللہ) بن مسعود سے روایت کی ہے مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انہیں سے روایت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۴۵۔ حضرت عبدہؓ بن حسحاس

حضرت عبدہؓ بن حسحاس۔ ان کو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر میں گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا ہے کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوحاتم بن حبان نے ان کو اپنی تاریخ میں عبید بن حسحاس بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے واقدی نے کہا ہے کہ عبدہ بن حسحاس مجذر بن زیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہے ان کا حال عبادہ کے نام میں یہاں سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔ اس کو امیر ابونصر نے بیان کیا ہے۔

۳۴۴۶۔ حضرت عبدہؓ

حضرت عبدہؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے یحییٰ بن بکیر نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہاں) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۷۔ حضرت عبدہؓ بن مسہر

حضرت عبدہؓ بن مسہر انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمہاری فرودگاہ کہاں ہے یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کعبہ نجران میں۔ اس کو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسماعیل سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۴۸۔ حضرت عبدہؓ بن مغیث بلوی

حضرت عبدہؓ بن مغیث بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہنی بن بلی بلوی ہیں۔انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے یہ انہیں شریک بن سحماء کے والد ہیں جن کا واقعہ لعان مشہور ہے سحماء شریک کی والدہ کا نام ہے۔ان کا تذکرہ ابوبکر خطیب نے ان کے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر میں کتاب الاسماء المبہمہ کے آخر میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۹۔ حضرت عبسؓ بن عامر انصاری

حضرت عبسؓ بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر واحد اور تمام غزوات میں شریک تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام عبس اور موسیٰ بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہے۔

۳۴۵۰۔ حضرت عبسؓ غفاری

حضرت عبسؓ غفاری ہیں بعض لوگوں نے (ان کا نام) عابس کہا ہے یہی اکثر (مشہور) ہے شامی تھے ان سے ابوامامہ باہلی نے روایت کی ہے اور حنس کندی اور علیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہے اور زاذان نے ان سے بلاواسطہ اور نیز بواسطہ علیم کے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے عثمان بن عمیر سے انہوں نے زاذان یعنی ابوعمر سے انہوں نے علیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے بھی تھے (یزید راوی) نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ وہ عبس غفاری تھے) اور (زمانہ وہ ہے کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہیں عبس نے کہا اے طاعون مجھ کو بھی لے لے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو ان سے علیم نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان پھر نہیں لوٹے گا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقوں کی حکومت دوسرا سپاہیوں کی کثرت' تیسر جبریہ بیع' چوتھا خون ناحق کا خفیف سمجھنا' پانچواں قرابت قطع کرنا' چھٹا ان لوگوں کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں اور ان کو لوگ ان کے گانے کے سبب سے (نماز میں) آگے کریں اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے میں وہ سب سے کم ہوں۔

۳۴۵۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن اسلم

حضرت عبیداللہؓ بن اسلم رسول اللہؐ کے غلام تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سوادہ نے رسول اللہ کے غلام عبیداللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۵۲۔حضرت عبیدؓ بن اسود

حضرت عبیدؓ بن اسود سدوسی ہیں یہ کہتے تھے میں بنی سدوس کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۵۳۔حضرت عبیداللہؓ بن بسر مازنی

حضرت عبیداللہؓ بن بسر مازنی۔مازن بن قیس کی اولاد سے ہیں عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے اس کو ابوالفضل سلیمانی نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۴۔حضرت عبیداللہؓ بن تیہان

حضرت عبیداللہؓ بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نبیت بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں یہ ابوہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے (ان کے بعد) زعوراء کی اولاد میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا اور ان کا زمانہ گزر گیا یہ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ابوہیثم اور ان کے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہیں پھر بلی کے خاندان سے۔واللہ اعلم

۳۴۵۵۔حضرت عبیداللہؓ بن حارث

حضرت عبیداللہؓ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب عبداللہ بن حارث ملقب بہ ببہ کے بھائی تھے۔زہری نے اعرج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حارث کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جو نماز سب سے آخر میں پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپ نے پہلی رکعت میں (سورۃ) طور اور دوسری میں (سورۃ) قل یا ایھا الکافرون پڑھی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۶۔حضرت عبیداللہؓ ثقفی

حضرت عبیداللہؓ۔حرب کے والد تھے ثقفی ہیں۔بعض لوگوں نے ان کو حرب بن عبیداللہ بیان کیا ہے عطا بن سائب نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ کے پاس وفد (میں) آئے تھے اور کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اسلام تعلیم کیجئے آپ نے (مجھ کو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبیداللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھ کو معلوم ہو گیا مگر زکوۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہے اہل اسلام پر نہیں ہے۔ہاں ان پر زکوۃ فرض ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۵۷۔ حضرت عبیداللہؓ سلمی

حضرت عبیداللہؓ۔ خالد کے والد تھے سلمی ہیں ہمیں یحییٰ نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انہوں نے خالد بن عبید سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم کو تمہاری وفات کے وقت تیسرا (اس کا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت تم کو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار ہے۔ جس کو چاہو دلا جاؤ جس کار خیر میں چاہو صرف کرا جاؤ۔) حصہ تمہارے مال کا (اس واسطے) عنایت کیا ہے کہ (اس کی وجہ سے) تمہاری نیکیوں میں زیادتی ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے ان کا تذکرہ عبداللہ کے بیان میں لکھا ہے مگر عبیداللہ بہت صحیح ہے۔

۳۴۵۸۔ حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری ہیں۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے۔ عطا بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ میں نے نبیؐ کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لے جائے گا اس معاوضہ پر کہ اسے جنت ملے۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک شخص انصاری جس کو لوگ عبید بن عبدالخالق کہتے تھے کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لے جاؤں گا اگر مر جاؤں گا تو میرے لئے جنت ہے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۹۔ حضرت عبیداللہؓ بن زید

حضرت عبیداللہؓ بن زید بن عبدربہ عبداللہ کے بھائی تھے عبداللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبیداللہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع (جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ میں اہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اس وقت تک مسلمانوں کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اس لئے ان کا جماعت کے لئے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانوں کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی مختلف حرفہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الٰہی میں داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع ان کو دی جائے۔ جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لئے مسجد میں آسکیں لہٰذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہے کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعضوں نے یہ رائے دی کہ یہود کی طرح سنکھ بجایا جائے بعضوں کی رائے ہوئی کہ آگ جلا دی جایا کرے مگر نبیؐ نے اس کو پسند نہیں فرمایا حضرت فاروق نے یہ رائے دی کہ نماز کے وقت الصلوٰۃ جامع کہہ دیا جایا کرے اس کے بعد عبداللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ ان کو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانوں کو کی جایا کرے بعض روایات میں ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ میں نے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیند میں تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ واقعہ آنحضرتؐ سامنے بیان کیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کر دو حضرت عبداللہ بن زید نے ان کو تعلیم کر دیئے۔) کا کوئی انتظام کریں عبداللہ بن زید آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اذان کے یہ کلمات خواب میں دیکھے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتادو انہوں نے بلال کو بتادیئے پھر رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھی کو اذان خواب میں دکھائی گئی اور میں چاہتا تھا کہ میں ہی اذان دوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اچھا) تم ہی دو زید کہتے تھے پس عبداللہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اذان دی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۰۔ حضرت عبیداللہؓ بن سفیان قرشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد قریشی مخزومی ہیں ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور یہ ہبار ابن سفیان کے بھائی ہیں۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۶۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن سہل انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن سہل بن عمرو انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انہوں نے ان کی کوئی روایت نہیں بیان کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۲۔ حضرت عبیداللہؓ بن شقیر قریشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن شقیر بن عبدالاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہیں۔واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ کچھ شک نہیں کہ ابوعمر نے اس بیان میں غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے ان کو عبیداللہ بن سفیان بیان کیا ہے اور اس بیان میں شقیر لکھا ہے اور عبداللہ کو بن سفیان بن عبدالاسد بیان کیا ہے اور سب جگہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے سفیان بن عبدالاسد تو مشہور ہیں لیکن شقیر مشہور نہیں ہیں۔

۳۴۶۳۔ حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ

حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ بن ہود حنفی یمامی ہیں۔مدینہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اقیصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لے کر آئے جو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا پس انہوں نے مسجد قران (راوی کہتا ہے) یا مسجد مروان میں چھڑک دیا اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبیداللہ بن صبرہ بن ہوذۃ (ہے)۔ہوذہ کو میں خیال کرتا ہوں کہ آخر میں ہا ہے اور یہی بہت صحیح ہے اور ہوذہ یہ علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہے لیکن ہود قبیلہ حنفیہ میں کوئی شخص مشہور نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

۳۴۶۴۔ حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ

حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ لبابہ کبریٰ ام الفضل بنت حارث تھیں ان کی کنیت ابومحمد تھی رسول اللہ کو دیکھا تھا اور آپ کی حدیثیں بھی ان کو یاد تھیں۔یہ اپنے بھائی عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے بہت چھوٹے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ کی پیدائش میں ایک سال کا فرق تھا ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ' اور عبیداللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کو فلاں فلاں چیز ملے گی پس یہ فرزندان عباس آپ کے پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے اور آپ کی پشت وسینہ مبارک پر لد جایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ ان کو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبیداللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے ان کی سخاوت ضرب المثل تھی ان کو حضرت علی (مرتضی) نے یمن کا عامل بنایا تھا اور حج کے زمانے میں ان کو امیر موسم کر کے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انہوں نے ۳۶ ہجری اور ۳۷ ہجری میں لوگوں کو حج کرایا جب ۳۸ ہجری (میں حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضی) نے (پھر) ان کو امیر موسم کر کے کعبہ روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہادی کو بھیجا تا کہ لوگوں کو حج کرا دیں پس ان دونوں یعنی عبیداللہ اور یزید بن شجرہ رہادی نے جب (دیکھا کہ ہم دونوں ایک ہی کام کے واسطے آ کر یہاں) جمع ہو گئے ہیں تو آپس میں یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگوں میں نماز پڑھا دیں اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اس کے بعد جب بسر بن ارطات عیبان علی کو قتل کرنے کے لئے یمن گئے۔ تو انہوں نے یمن کو چھوڑ دیا پھر جب بسر واپس شام آ گیا تو یمن دوبارہ لوٹ گئے اس محلہ میں ان کے دولڑکوں کو شہید کر ڈالا ہم نے اس کو بسر کے نام میں ذکر کیا ہے یہ عبیداللہ روز ایک اونٹ قربانی کیا کرتے تھے ان کے بھائی عبداللہ نے انہیں منع کیا انہوں نے ان کا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی شروع کی یہ عبیداللہ اور ان کے بھائی عبداللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبداللہ کا علم زیادہ ہے اور عبیداللہ کی سخاوت زیادہ ہے ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن احمد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالفرج عضاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی جعفر بن محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ولید ابوالحجاج فزاری نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر میں ان کا غلام بھی ان کے ساتھ تھا۔ راستہ میں (ایک منزل پر) ان دونوں کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبیداللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چل کر اس گھر میں قیام کرتے اور رات وہیں گزارتے (چنانچہ چلے) جب وہاں پہنچے تو اعرابی نے ان کو دیکھ کر ان کی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہاں ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہے پھر ان کو اپنے مکان میں اتارا اور عورت سے آ کر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانے کا سامان ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں ہاں یہ ایک بکری ہے کہ جس کے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدار) ہے اعرابی نے کہا اسی کو ذبح کروں گا عورت نے جواب دیا کیا اس کو ذبح کر کے لڑکی کو بھی قتل کرے گا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو راوی نے) کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ میں) لی اور کہنے لگا۔

یا جارتی لا توقظی البنیہ ان توقظیھا تنتحب علیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتنزع الشفرة من يديه

اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا۔ اگر جگا دے گی تو وہ رو رو کر مجھے پریشان کرے گی۔ اور میرے ہاتھ سے چھری چھین لے گی۔

پھر بکری کو ذبح کر کے کھانے کا سامان درست کر کے عبید اللہ اور ان کے غلام کے پاس لایا اور ان کو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اس کی عورت کی گفتگو سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہے اس نے کہا ہاں پانچ سو دینار ہمارے خرچ سے فاضل ہیں عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دے دے غلام نے کہا سبحان اللہ اس کو پانچ سو دینار آپ عنایت کرتے ہیں باوجودیکہ جو بکری آپ کے واسطے اس نے ذبح کی تھی اس کی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا تیرے حال پر افسوس ہے خدا کی قسم وہ اعرابی ہم سے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنے والا ہے کیونکہ ہم تو اپنی ملک میں سے بعض ہی حصہ اس کو دینا چاہتے ہیں اور وہ سخاوت میں ہم پر غالب ہو گیا کیونکہ اس نے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایہ زندگی ہم کو دے دیا راوی نے کہا ہے یہ خبر حضرت معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔ عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لئے ہوتے ہیں اور (دیکھو تو سہی) وہ ہیں کس کے بیٹے اور میں کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے ہم کو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن ابی اسحٰق نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غمیصا یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہے) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں کہ میرا شوہر میری حاجت براری نہیں کر سکتا تھوڑی دیر کے بعد ان کے شوہر بھی آ گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہے اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول اللہؐ نے فرمایا تجھ کو جائز نہیں ہے جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھا دے (یعنی اس وقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی) ۸۷ ہجری میں عبید اللہ کی وفات ہوئی تھی اس کو ابو عبید یعنی قاسم بن سلام نے بیان کیا ہے اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہے مدینہ میں ان کا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یمن میں وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۵۔ حضرت عبید اللہؓ بن عبید

حضرت عبید اللہؓ بن عبید بن تیہان بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید اللہ بن عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان میں عتیک کو بھی بیان کیا ہے ان کا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام میں گزر چکا ہے اور ابو الہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۶۶۔ حضرت عبیداللہؓ بن عدی

حضرت عبیداللہؓ بن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفل ہیں ان کی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص عتاب ابن اسید کی بہن تھیں یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی مدینہ میں حضرت علی کے مکان کے پاس ان کا مکان تھا انہوں نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہم کو مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کو یحییٰ بن یحییٰ تک پہنچا کر امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول اللہؐ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے یکا یک ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اس نے کیا کہا یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے اس کو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق کے مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اس کو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اس نے کہا گواہی تو دیتا ہے مگر اس کا گواہی دینا قابل اعتبار نہیں ہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا عرض کیا پڑھتا ہے مگر قابل اعتبار نہیں آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کے قتل کرنے سے منع کیا کہنے والوں کے قتل سے منع کیا ہے عروہ بن عیاض نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانے میں سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۷۔ حضرت عبیداللہؓ بن عمر بن خطابؓ

حضرت عبیداللہؓ بن عمر بن خطابؓ بن نفیل قریشی عدوی ہیں۔ ابوعیسیٰ ان کی کنیت تھی ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے قریش کے شہسواروں اور بہادروں میں سے تھے انہوں نے اپنے والد عمرؓ سے حضرت عثمانؓ بن عفان اور ابوموسیٰ وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہے زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبیداللہ کو درے لگائے اور کہا تم نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی ہے تو (یہ بتاؤ) حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ تھا یہ عبیداللہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ میں ان کی شہادت ہوئی ان کا جنگ صفین میں (معاویہ کی طرف شریک ہونے کا یہ سبب تھا کہ جب ابولؤلؤ نے حضرت عمر کو شہید اور حضرت عمرؓ حضورؐ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن کیا گیا۔ عبیداللہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اور ہرمزان دونوں بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہا ہے اور ان دونوں کے ساتھ جفینہ نامی غلام بھی ہے جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا۔ عبیداللہ نے (یہ سن کر ان لوگوں پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اس کے بیٹے اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگوں نے ان کو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم (ان کی کیا ہستی ہے ان لوگوں کو قتل کروں گا جن کے مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں) ان کا تشدد دیکھ کر صہیب نے عمرو بن عاص کو ان کے پاس اس واسطے بھیجا کہ عبیداللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں۔ یہ صہیب وہ شخص ہیں کہ حضرت عمر نے جن کو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہو اس وقت تک لوگوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عمرو بن عاص نے ان سے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے ان پر حملہ کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے اور کہا تم نے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا اور مجھ کو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو عبید اللہ ان کے سپرد کر دیئے گئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو اس شخص کے حق میں مشورہ دو جس نے اسلام میں ایسی حرکت کی جواب تک نہ ہوئی تھی مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کیے جائیں اور ایک گروہ نے کہا جس میں سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت عمر شہید ہوئے ہیں آج ان کے بیٹے شہید کر دیئے جائیں اللہ ہرمزان اور جفنینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دے دی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا ولی کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہی ہیں (آپ نے فرمایا جب میں ولی ہوں تو معاف کرتا ہوں) میں نے عبید اللہ کو معاف کیا بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص لے لے قماذان کہتے تھے (جب میں نے باجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو) لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے قصاص لینے کی معافی میں مجھ سے گفتگو کرنے لگے میں نے لوگوں سے کہا کیا مجھ کو ان کے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں (منع کر سکتا ہے میں نے کہا اگر میں ان کو قتل کرنا چاہوں تو کیا قتل نہیں کر سکتا ہوں لوگوں نے کہا کہ قتل کر سکتے ہو کیونکہ تم کو قصاص لینے کی اجازت ہے قماذان نے کہا کہ (جب یہ ہے تو) میں نے عبید اللہ سے قصاص لینے کو معاف کیا بعض علما نے کہا ہے کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نہ کرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا بلکہ یہ کہتے کہ ان کی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ انہوں نے خدا کی حدوں میں سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا اور اس روایت میں پھر بھی کلام ہے کہ اگر قماذان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہ ہوتا کہ عبید اللہ کو قتل کریں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ وہاں سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے یہ (وہاں) سواروں کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین میں کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے ان کو قتل کیا تھا۔ زیاد ابن خصیفہ ربعی ربیعہ پر حاکم تھے پس عبید اللہ کی بیوی۔ بحریہ جو ہانی شیبانی کی بیٹی تھیں (زیاد کے پاس) آئیں اور اپنے شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لے جاؤ انہوں نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اس کو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دراز قد شخص تھے بیان کیا گیا ہے کہ جب ان کی بیوی نے ان کی نعش کو خچر پر رکھا تو اس کے جانب عرض میں ان کی نعش تھی ان کے ہاتھ پیر دونوں زمین سے ملے ہوئے تھے جب عبید اللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے ان کی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت عمر کی تھی۔ اور اس کو عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیج دیا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کو ایک ہمدانی شخص نے قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہے فرزندان حنیفہ میں سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہے۔ جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۸۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ۔ لیثی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابن مندہ نے عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور ابن شاہین نے ان کو عبید اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انہوں نے داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب بن ابی اسود دیلی سے انہوں نے عبید اللہ بن فضالہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپ نے فرمایا جس کا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہاں اترے اور جس کا کوئی شناسا نہ ہو وہ اہل صفہ کے پاس اترے (حسب الحکم) میں اہل صفہ کے پاس اترا جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم میں سے زندہ رہیں گے ان کے سامنے صبح و شام (دونوں وقت) کھانے کے لگائے جائیں گے اور کھانا کھائیں گے کپڑے (ایسے پرتکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے بجائے عبید اللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۳۴۶۹۔ حضرت عبید اللہؓ بن کثیر

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے محمد بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے پاس اس حال میں جائے گا کہ (وہ زندگی میں) شراب خوار تھا تو اللہ کے سامنے اس کی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہے۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصبہانی نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو عبید اللہ بن کثیر بیان کر کے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے ان کو عبید اللہ ابو محمد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ ہیں اور ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے (ان تین قولوں سے) یہ گمان ہوتا ہے یہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہیں حالانکہ (یہ تینوں شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوئے ہیں) ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد اور ان کے والد عبید اللہ دونوں مجہول شخص ہیں اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۰۔ حضرت عبید اللہؓ بن مالک

حضرت عبید اللہؓ بن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید اسلمی ہیں رسول اللہ ؐ کے صحابی تھے ان کو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۱۔ حضرت عبید اللہؓ بن محصن

حضرت عبید اللہؓ بن محصن انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محصن انصاری حطمی سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کو اپنی جان کا خوف نہ ہو اور بدن صحت و عافیت کے ساتھ ہو اور اس دن کھانے کو بھی اس کے پاس ہو تو اس کو گویا تمام دنیا کی نعمت مل گئی ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت میں ایک حدیث نبی ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا صحابی ہونا صحیح لکھا ہے اور ان کی حدیث کو مسند کہا ہے۔

۳۴۷۲۔ حضرت عبید اللہ ؓ بن مسلم قرشی

حضرت عبید اللہ ؓ بن مسلم قرشی کے والد تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو مسلم بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ عبید اللہ بن مسلم قریشی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کے قریشی ہونے سے واقف نہیں ہوں اور اس میں کلام ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہیں جن سے حصین نے روایت کی ہے اگر یہ وہی شخص ہیں تو اسدی ہیں اور اسد قریش کا ایک بطن ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں کے ساتھ ابو نعیم یعنی فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے ان دونوں نے ہارون بن سلمان فرا ابو موسیٰ سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ قریشی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں آنحضرتؐ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے اس سے دوبارہ پوچھا پھر آپ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے دوبارہ اس کو پھر پوچھا نبیؐ نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزے کی نسبت دریافت کرنے والا کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ (تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے (تم) رمضان اور چھ روزے عید میں جو کہ اس کے قریب میں اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو (گویا) تم نے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت میں بجائے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کر کے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اس کا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۳۔ حضرت عبید اللہ ؓ بن مسلم

حضرت عبید اللہ ؓ بن مسلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہیں جن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے ان کو علی عسکری نے ذکر کیا ہے جیسا کہ ابو بکر بن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے عبید اللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور اپنے آقا کی بھی تابعداری کرتا ہے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر انہوں نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم لکھ کر غلام والی حدیث ان سے روایت کی ہے۔

۳۴۷۴۔ حضرت عبید اللہ ؓ بن معمر

حضرت عبید اللہ ؓ بن معمر۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے یہ سب ابن مندہ کا بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور ابونعیم نے (ان کے تذکرے میں) یہ بات زیادہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام ابن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبید اللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہے وہ ان کو فائدہ دیتی ہے اور جن لوگوں کو نرمی نہیں عطا ہوتی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اچھا لکھا ہے اور انہوں نے اسی طرح لکھا ہے کہ عبید اللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ قریشی تیمی ہیں انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت پائی ہے اور یہ آپ کے صحابہ میں بہت کم سن اور نوجوان تھے اسی طرح ان کو بعض لوگوں نے بیان کیا ہے (ابوعمر نے) کہا ہے (کہ یہ بیان) غلط ہے (کیونکہ جو عبید اللہ کی حالت بیان کی ہے کہ وہ نوجوان تھے) ایسی حالت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ انہوں نے صحبت پائی ہے (ہاں یہ کہا جائے گا) کہ آپ کو دیکھا ہے جب رسول اللہؐ نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبد اللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر میں شہید ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ یہ اس جنگ میں لشکر کے سردار تھے انہوں نے نرمی کی حدیث نبیؐ سے روایت کی ہے اور یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے حضرت معاویہ سے کہا تھا۔

اذا انت لم ترخ الازار تکرما — علی الکلمۃ العوراء من کل جانب

فمن ذالذی نرجو لحق دمائنا — ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (ہماری) نامناسب باتوں پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا۔ تو پھر کون ہے۔ جس سے ہم اپنی جانوں کی حفاظت کی امید رکھیں اور کون ہے۔ جس سے ہم مصائب میں مدد پہنچنے کی آرزو کریں۔

اور ان کے بیٹے عمر بن عبید اللہ بن معمر سخی لوگوں میں تھے اس کے بعد انہوں نے کچھ عمر بن عبید اللہ کا حال بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عبید اللہ معمر کے بیٹے ہیں مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو یحیٰ بن یونس نے ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ صحابی تھے یا نہیں اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کے عہد میں بمقام اصطخر انتقال کیا ہے اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہے مجھ کو نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یحیٰ بن یونس نے کس سبب سے ان کا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور (کہا ہے) عبید اللہ نے عمر' عثمان' طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے اور ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام کے موافق ابومعاذ تھی۔ ابوعمر کا یہ کہنا کہ عبید اللہ اصطخر میں ابن عامر کے ساتھ شہید ہوئے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور ان کا نبیؐ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے تو یہ اصطخر میں شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے ہوں گے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ ہجری میں ہوا ہے اسی بنا پر نبیؐ کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۵۔ حضرت عبید اللہؓ بن معیہ سوائی

حضرت عبید اللہؓ بن معیہ سوائی سواہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور نبیؐ سے روایت کی ہے طائف میں رہتے تھے بعض نے ان کو عبد اللہ بن معیہ بیان کیا ہے اور ہم نے ان کا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواۃ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوئے سنا کہ واقعہ طائف کے دن مسلمانوں میں سے دو آدمی شہید ہو گئے ان دونوں کی نعش رسول اللہ کے پاس روانہ کی گئی مگر آپ کو (پہلے ہی سے) یہ خبر مل گئی تھی تو آپ نے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوئے ہیں یا یہ فرمایا کہ جہاں وہ لڑے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۶۔ حضرت عبید اللہؓ بن ابی ملیکہ

حضرت عبید اللہؓ بن ابی ملیکہ۔ عبد اللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے اپنی ماں کی نسبت پوچھا کہ وہ بڑی نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکوکار تھیں کیا ہم ان کی مغفرت کی امید رکھیں حضرت نے فرمایا انہوں نے کبھی کسی (زمانہ جاہلیت میں لڑکی کی ولادت بہت بری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتا تھا اکثر عورتیں اپنے شوہر کی یہ حالت دیکھ کر اور بعض اوقات خود مرد بھی اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔) لڑکی کو زندہ در گور کیا تھا انہوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ میں ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۴۷۷۔ حضرت عبیدؓ بن ارقم

حضرت عبیدؓ بن ارقم۔ ان کی کنیت ابو زمعہ تھی بلوی ہیں مصر میں رہتے تھے اور صحابی ہیں اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب میں ان کا یہاں سے زیادہ بیان کیا جائے گا۔ ان کو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۸۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کو رسول اللہؐ نے مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۹۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے یہ پہلے عبید کے علاوہ ہیں یہ کہتے تھے کہ مجھ کو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی ان کی حدیث اہل کوفہ میں سے فضل بن دکین نے انہوں نے عبد اللہ بن حمید بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر کہا ہے کہ ابن عبید اور ان سے پہلے عبید میں کچھ کلام ہے۔

۳۴۸۰۔ حضرت عبیدؓ بن اوس

حضرت عبیدؓ بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہیں اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبید بن اوس انصاری ہیں ان دونوں نے اس سے زیادہ ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا ہے عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ظفر کا نام کعب ہے وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ابوعمر نے (سیاق نسب میں) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہے۔ان کی کنیت نعمان تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ انہوں نے بدر میں ایک ہی ساتھ چار آدمیوں کو قید کیا تھا انہوں نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ ان کے قید کرنے میں بادشاہ بزرگ نے تمہاری مدد کی اور حضرت نے ان کو مقرن کا خطاب دیا تھا ابو مسلمہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابو یسر یعنی کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ایسا ہی ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابونعمان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہیں اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے عبید کے بیان میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا (نہیں بیان کیا ہے) شاید ابوموسیٰ کو اس بات پر اشتباہ ہو گیا جو کہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا پس ان کو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں ابوموسیٰ کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ جہاں ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے استدراک نہیں کیا۔

۳۴۸۱۔حضرت عبید بن تیہان

حضرت عبید بن تیہان بن مالک ابوہیثم بن تیہان کے بھائی تھے ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ابوہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) میں بیان ہو گا اور ابوعمر نے یہاں پر ان کا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہے اور ان کے سوائے دوسروں نے ان کی مخالفت کی ہے اور عبدالاشہل کی اولاد کا ان کو حلیف کہا ہے۔ان کو جس نے حلیف کہا ہے وہ ابن اسحٰق اور واقدی اور موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر ہیں اور ابن اسحٰق اور واقدی کہتے ہیں کہ (ان کا نام) عبید ہے اور موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ یہ عتیک بن تیہان ہیں اور ان کی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہے۔یہ عبید ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی تھی یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا بعض نے کہا ہے کہ (غزوۂ احد میں نہیں) بلکہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بلی کے حلیف تھے اس کو سوا ابوموسیٰ کے کسی اور نے نہیں بیان کیا اور بعض نے ان کو انصاریوں میں سے لکھا ہے اور بعض نے خاندان بلی میں نسب ملا کر انصار کا حلیف کہا ہے مگر ابوموسیٰ کا قول مشہور کے خلاف ہے۔

۳۴۸۲۔حضرت عبید بن ثعلبہ

حضرت عبید بن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہیں بن اسحٰق سے ان انصار کے ناموں میں جو قبیلہ خزرج کی شاخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی ثعلبہ بنی غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۸۳۔ حضرت عبیدؓ جہنی

حضرت عبیدؓ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوعاصم تھی اور صحابی تھے عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرائیل نے آ کر کہا کہ تمہاری امت میں تین عمل ایسے ہوں گے جن کو اگلی امتوں نے نہیں کیا ہے۔ کفن چورانا' فخر کرنا' عورتوں کا عورتوں کے ساتھ مشغول ہونا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (وہ تین کام یہ ہیں کفن چورانا اور) جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

۳۴۸۴۔ حضرت عبیدؓ بن حذیفہ

حضرت عبیدؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوئی قریشی عدوی ہیں ان کی کنیت ابوجہم تھی خمیصہ [1] بیچا کرتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہیں ہم ان کو انشاءاللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ کنیت کے باب میں بیان کریں گے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ ابن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہیں ابوجہم ان کی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر بن ابوعاصم نے بیان کر کے کہا ہے کہ ان کا شمار انصار میں ہے اور ربیع نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہیں اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار میں ان کا شمار ہے۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھتا کیونکہ ابوجہم جن کا نسب یہاں بیان کیا گیا ہے وہ عدوی ہیں اور عدی بلاشبہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہے یہ اور ابونعیم نحام اور مطیع بن اسود عبید بن عویج میں جا کر مل جاتے ہیں اور ابونعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ ان کا شمار انصاریوں میں ہے میں نے یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب میں جو میرے پاس ہے نہیں پایا۔ واللہ اعلم

۳۴۸۵۔ حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی

حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی ہیں پھر بہزی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہیں مگر عبید بہت صحیح ہے ابوعبیداللہ ان کی کنیت تھی یہ مہاجری تھے ان سے کوفیوں کے ایک گروہ نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے جن لوگوں نے ان سے رویت کی ہے ان میں سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہیں یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ سلمی سے انہوں نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے دو شخصوں کے درمیان مواخات کرا دی تھی تو ان دونوں میں سے ایک تو رسول اللہؐ کے زمانہ

---

[1] خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قتل کئے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگوں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی نبیؐ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے (نماز میں) کیا دعا مانگی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے کہا اے اللہ ان پر رحم کر اے اللہ ان کو ان کے دینی بھائی سے ملا دے نبیؐ نے فرمایا (یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جا سکتے ہیں) انہوں نے ان کے شہید ہونے کے بعد جس قدر نمازیں پڑھیں روزے رکھے عبادات کئے وہ سب کہاں چلی جائیں گی درمیان میں بہت بڑی دوری ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۸۶۔ حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی

حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے رہم بنت اسود سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان سے ان کی بھتیجی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہے اور سعید بن عامر نے سعبہ سے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سلیم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں جا رہا تھا کہ یکا یک کسی نے میرے پیچھے سے مجھ کو آواز دی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچار کھنے میں زیادہ پرہیزگاری اور پائیداری ہے (اس آواز کون کے) میں نے پھر کے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ (میری ازار کی) چادر ملحاء ہے۔ (ملحاء بفتح میم وسکون لام یہ ایک چادر ہوتی ہے جس سیاہ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔) (یعنی یہ اسی قدر عرض میں ہوتی ہے) پھر آپ نے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تم کو میری پیروی ضروری نہیں ہے۔ یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہے اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہے وہ ابو سلمہ یعنی موسیٰ بن اسماعیل ہیں ابو سلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۸۷۔ حضرت عبیدؓ بن خشخاش عنبری

حضرت عبیدؓ بن خشخاش۔ عنبری ہیں مالک اور قیس کے بھائی تھے ان کا شمار بصرہ کے بدوؤں میں ہے معاذ بن مثنی بن معاذ نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انہوں نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپ نے (ان کی شکایت سن کر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لمالک وعبید وقیس بنی الخشخاش انکم آمنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لا توخذون بجریرۃ غیر کم ولا یجنی علیکم الا ایدکم. "یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک اور عبید اور قیس فرزندان خشخاش کے لئے کہ تم لوگ اپنی جان اور مال کی طرف سے بے خوف وخطر رہو کسی دوسرے کی خطا کا تم سے مواخذہ نہ کیا جائے گا۔ تم پر اسی بات کا مواخذہ ہوگا جو خود تمہارے ہاتھوں نے کیا ہو۔" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے اس کو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے معاذ بن مثنیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے مگر انہوں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حدیث کی سند) میں تصحیف کی (وہ یہ ہے کہ حسن بن حسین نصر سے حالانکہ وہ حر بن حصین ہیں ایک شخص سے جوان کے چچا کی اولاد سے ہے روایت کی (بجائے اس کے کہا ہے کہ بنی فہم سے روایت کی ہے۔ اس کو مالک بن خشخاش کے بیان میں ذکر کرکے کہا ہے ان کے چچا ہیں یہی درست ہے۔

۳۴۸۸۔ حضرت عبیدؓ بن دحی جہضمی

حضرت عبیدؓ بن دحی جہضمی بصری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کی سند حدیث میں بھی اختلاف ہے یحییٰ بن اسحٰق سیلحنی نے سعید بن زید سے انہوں نے ابوعیینہ کے غلام واصل سے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے یحییٰ نے بھی ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہ تجویز کر لیتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ وکیع نے سعید سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن عاصم نے حماد اور سعید بن زید سے انہوں نے واصل سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو دحی جہضمی لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو رحی جہنی کہا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے دحی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۸۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ ان سے سلیمان تیمی نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابومنصور یعنی مسلم بن علی ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو محمد بن محمد جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبید سے روایت کرکے بیان کیا کہ دو روزہ دار عورتیں لوگوں کی غیبت کر رہی تھیں آنحضرتؐ نے ایک پیالہ منگایا اور ان دونوں عورتوں سے کہا کہ (اس میں) قے کرو تو انہوں نے قے کی جس میں پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں ایک اور راوی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبید سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہؐ نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۰۔ حضرت عبیدؓ بن رفاعہ زرقی

حضرت عبیدؓ بن رفاعہ بن رافع۔ زرقی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ مدینہ میں رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن عبداللہ نے بیان کیا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسلام بن حرب نے یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہے) بنت عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا آپ نے فرمایا تین دفعہ تک چھینکنے والے کے لئے (الحمدللہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اسے چھینک آئے) تو چاہیے یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب میں سے موجود تھے اس کو ابومسعود نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے ان کو عبداللہ بن رافع کے نام میں بھی ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اگر ان دونوں نے ان کو دو شخص سمجھا ہے تو یہ غلط ہے۔

۳۴۹۱۔ حضرت عبیدؓ بن زید

حضرت عبیدؓ بن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری۔ زرقی ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہیں عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام میں جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید کا نام بھی روایت کی ہے نیز ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے ان انصاری کے نام میں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ زرقی ہیں اس کے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہیں ان کو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہے لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہیں بیان کیا جس سے کچھ (ان کی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابونعیم کا ابن اسحٰق سے یہ روایت کرنا کہ انہوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو بھی بیان کیا ہے تو ہمارے پاس ابن اسحٰق کی کتاب جس قدر سندوں سے مروی ہے ان میں سے کسی میں ایسا نہیں ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کی اولاد میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے اور ان دونوں کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۹۲۔ حضرت عبیدؓ بن زید زرقی

حضرت عبیدؓ بن زید زرقی ہیں ان کی کنیت ابوعیاش تھی محمد بن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابو عیاش زرقی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۳۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ بعض لوگوں نے ان کو ابن سعد بیان کیا ہے۔عبدالوہاب بن عطا نے اس شخص سے جس نے براہیم بن میسرہ سے انہوں نے عبید بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کرکے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اسے چاہیے کہ میری سنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتوں کے نکاح بھی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن حضار اشعری ہیں ابوموسیٰ کے چچا تھے ان کی کنیت ابو عامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے ہم نے ان کا نسب ابوموسیٰ یعنی عبداللہ بن قیس کے نام میں ذکر کیا ہے ہم ان کا حال ان کی کنیت میں یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔

۳۴۹۵۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی ہیں۔اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہے کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ان کا نام عبید السہام کیوں ہوا انہوں نے کہا کہ مجھ کو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصوں میں سے انہوں نے اٹھارہ حصے مول لئے تھے۔(اسی وجہ سے) ان کا نام عبید السہام پڑ گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ ان کا نام عبید السہام (پڑ جانے کی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کر دیئے جائیں تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگوں کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بلائے گئے (جب حاضر ہوئے) تو رسول اللہ نے ان کو کئی حصے دے دیئے اسی وجہ سے ان کا نام عبید السہام پڑ گیا۔ان کی کنیت ان کے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابوثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہیں کہ جن سے اعمش نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے لیکن ابوموسیٰ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ کہا ہے کہ عبید السہام یہی شخص ہیں۔

۳۴۹۶۔ حضرت عبیدؓ بن شریہ

حضرت عبیدؓ بن شریہ۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمیر بن شرمہ ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن شریہ جرہمی دو سو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے۔(ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں گئے حضرت معاویہ نے ان سے کہا (کہ تم نے اپنی عمر میں) جو چیز سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو دفن کر رہے تھے جب میں نے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔اور میں نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استرزق اللہ خیرا وارضینّ بہ فبینما العسر اذدارت میاسیر
وبینما المرؤ فی الاحیاء مغتبطٌ اذصار میتا تعفیہ الا عاصیر
یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ وذوقرابۃ فی الحی مسرور

اللہ نیکی نصیب کرے اور میں اس سے خوش ہوں سختی ہی کہ بعد آسانی ہوتی ہے۔ یکا یک اس حال میں کہ آدمی زندوں کے درمیان میں باعث چمک ہوتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے تو اس کے دوست اس کو بھول جاتے ہیں اس پر ایک ایسا پردیسی روتا ہے جو اس کو جانتا بھی نہیں اور اس کی قرابت والے اپنے قبیلہ میں خوش ہوئے ہیں۔

عبید نے کہا (جب میں نے یہ اشعار پڑھنا شروع کئے) تو (ان لوگوں میں سے) ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جس کو ابھی ہم نے دفن کیا ہے۔ یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔ اور (اس میں) ان کا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہے اور دوسری روایت میں یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہیں ہو تو اس پر روتے ہو حالانکہ اس کا چچازاد بھائی (جو) اسی موضع میں (رہتا) ہے اس میت کی عورت پر قابض ہو گیا ہے اور اس کے مال کو اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور اسی (میت) کے مکان میں رہتا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر وہ اس امر پر نہیں دلالت کرتا ہے کہ عبید صحابی تھے۔ (ہاں یہ ضروری ہے) کہ نبیؐ کے پیشتر اور آپ کے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔ واللہ اعلم

۳۴۹۷۔ حضرت عبیدؓ بن صخر انصاری

حضرت عبیدؓ بن صخر بن لوذان انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگوں کو یمن بھیجا تھا ان میں یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے یمن کے تمام عاملوں کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگوں کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور تم اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم لوٹو گے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے یمن کے عاملوں سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوٰۃ لینا تو) تیس گائے میں ایک سال کی گائے اور چالیس میں دو برس کی گائے اور تیس اور چالیس کے درمیان جو کچھ مال زیادہ ہو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۸۔ حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری

حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری ہیں برأ بن عازب کے بھائی تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی (برأ) کے تذکرے میں پہلے گزر چکا ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حفصہ بنت برأ بن عازب سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نہ کرو یعنی کسی شخص کا نام رکھا جائے اور وہ نام میرا ہی نام ہو اور میری کنیت کے موافق اس کی کنیت بھی تو یہ اس کو نہیں لازم ہے کیونکہ اس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشابہ پیدا ہوتا ہے اس حدیث کو ابن مندہ نے روایت تو کیا ہے مگر سند اس طرح بیان کی ہے کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (اس سند کو اس طرح بیان کرنا) یہ ان کی صریح غلطی ہے ہاں درست یہ ہے کہ حفصہ بنت براُ ابن عازب نے روایت کی ہے کیونکہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے انہیں کے قول کا رد ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید اور براُ حضرت علی کے ساتھ ان کی ہر جنگ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انہوں نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبداللہ بن یزید خطمی کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہاں پر (ان اقوال میں) غور کرنا چاہیے۔

۳۴۹۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ یہ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے منہال بن بحر نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان یعنی عیسیٰ بن سنان سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ایمان کی تین سو تیس شاخیں ہیں جس نے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت میں داخل ہوا لیکن ابو عمر نے ان کی نسبت بیان کیا ہے کہ عبید صحابہ میں سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہیں۔

یہاں عربی متن سے اصلاح

۳۵۰۰۔ حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار

حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو تم ان کی برائی کرنے سے باز رہو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۰۱۔ حضرت عبیدؓ بن عبد

حضرت عبیدؓ بن عبد۔ ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان سے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ان کے یالوں (یال گھوڑے کی گردن کے بالوں کو کہتے ہیں۔) اور دُموں کے بالوں کو نہ کترا کرو کیونکہ دمیں ان کی ان کے لئے پنکھے ہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھتے ہوئے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہیں) اور یالیں ان کے لئے سردی دور کرنے کے لئے پوشش ہیں اور ان کی پیشانی کے بالوں میں خیر وابستہ ہے اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی وہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے موقع پر بیان کی جائے گی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۰۲۔ حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی

حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی۔ امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ان کے قول کو محمد بن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باوجودیکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے پس ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہے۔

۳۵۰۳۔ حضرت عبیدؓ عرکی

حضرت عبیدؓ عرکی (یعنی ملاح) ہیں۔ ان کا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والوں صحابہ میں لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبد بیان کیا ہے ان کی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا حال یہاں پر نہیں بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھ کر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ ان کا نام عبید بیان کرتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حضرت عبیدؓ بن عمر رعینی

حضرت عبیدؓ بن عمر بن صالح رعینی پھر ذبحانی ہیں ان کو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے یہ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں ہے میرا خیال ہے کہ یہ عبید وہی عرکی ہیں (جن کا تذکرہ ان سے پہلے بیان ہوا ہے۔

۳۵۰۵۔ حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض لوگوں نے ان کو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن معمر یعنی ابومعمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبید بن عمرو کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربیعہ) وضو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجائے ربیعہ کے ربیعہ بیان کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

۳۵۰۶۔ حضرت عبیدؓ بن عمیر

حضرت عبیدؓ بن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی جندعی ہیں ان کی کنیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عاصم تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کبار تابعین میں ان کا شمار ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۰۷۔ حضرت عبیدؓ قاری

حضرت عبیدؓ۔ قاری ہیں۔ یہ انصار کے خاندان بنی حطمہ میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ نیز ابو عمر نے ان کو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے۔ وہ عمیر کے تذکرے میں بیان ہوگا اور وہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبید بیان کیا گیا ہے پس اگر (ابو عمر) اس طرف اشارہ کر دیتے تو بہت اچھا ہوتا اور ابواحمد عسکری نے ان کو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

۳۵۰۸۔ حضرت عبیدؓ بن قشیر

حضرت عبیدؓ بن قشیر مصری ہیں۔ ان کی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہے کہ تم لوگ اس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر اعدا کو تو دیکھ کر بھاگے اور جب مال غنیمت دیکھے تو لوٹ میں پڑ جائے ان سے کبعہ بن عقبہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۰۹۔ حضرت عبیدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبیدؓ بن قیس۔ ان کی کنیت ابو ورد تھی' انصاری ہیں۔ بعض لوگوں نے ابو ورد کا نام ثابت بن کامل بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔

۳۵۱۰۔ حضرت عبیدؓ بن تخمر

حضرت عبیدؓ بن تخمر۔ ان کی کنیت ابوامیہ تھی' معافری ہیں۔ صحابی تھے جیسا کہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے ان سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۱۔ حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی

حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی ہیں۔ ان کو ابن قانع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید بن مراوح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے (مقام) نقیع میں نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہو جانے کا اندیشہ کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہؐ کے منادی (یعنی موذن) نے پکارا اللہ اکبر میں نے (اپنے دل میں) اس موذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بڑے کی بڑائی (بیان) کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ میں نے (اپنے دل میں) کہا ان لوگوں کے پاس (ضرور خدا کی طرف سے) کوئی خبر (آئی) ہے ورنہ اس قدر جزم و یقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا آپ نے مجھ کو وضو سکھایا گیا اور میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نقیع کو حمی (حمی اس مقام کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے مویشی چرانے کے لئے مخصوص کر دیا جائے اس مقام کو آنحضرتؐ نے صدقہ اور جہاد کے جانوروں کے چرنے کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔) بنالیا اور مجھے وہاں کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے۔

۳۵۱۲۔ حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی

حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی ہیں عباد بن عوام نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے کہا ہے (یہ حدیث عباد بن حصین سے روایت کی گئی ہے اور وہ کہتے تھے میں نے عبید بن مسلم سے سنا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہے۔

۳۵۱۳۔ حضرت عبیدؓ بن معاذ

حضرت عبیدؓ بن معاذ بن انس انصاری ہیں۔ یہ معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ مدنی نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپ کی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کر کے کہ آپ نے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد اللہ پھر آپ نے دولت مندی کا ذکر کر کے فرمایا دولت مندی میں کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہیں ہے جو اللہ برتر سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ برتر سے ڈرتا ہو اس کے واسطے تندرستی دولت مندی سے بہتر ہے اور طبیعت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۱۴۔ حضرت عبیدؓ بن معاویہ

حضرت عبیدؓ بن معاویہ۔ بعض لوگوں نے ان کو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے ان کو زید بن صامت بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعیاش تھی زرقی ہیں ان کا حال ردیف زائے میں پہلے گزر چکا ہے اور عبید بن زید کے نام میں بھی ان کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۵۔ حضرت عبیدؓ بن معلیٰ

حضرت عبیدؓ بن معلیٰ بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی اور حبیب اور زریق دونوں (آپس میں) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۱۶۔ حضرت عبیدؓ بن معیہ

حضرت عبیدؓ بن معیہ بعض نے ان کو عبید بن معیہ بیان کیا ہے۔ ان کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۷۔ حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی

حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی ہیں کوفے میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اوزاعی نے ابوعبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ ایک سال قحط کے زمانہ میں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجئے۔ (بقال روز بروز گران کرتے جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا نہیں (میں ایسا نہ کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھ سے اس سال کی بابت سوال کرے گا جس میں میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات کروں جس کا خدا نے مجھے حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگو اور شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم بن عبید بن نضیلہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونوں عورتوں کا قصہ روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اس کے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہوں گے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۸۔ حضرت عبیدؓ بن وہب اشعری

حضرت عبیدؓ بن وہب کنیت ان کی ابوعامر تھی۔ اشعری ہیں غزوۂ اوطاس کے واقعہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ درید بن صمہ نے ان کو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ درید (اس زمانے میں) ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعائے مغفرت کی تھی اور ان کا نام عبید رکھا تھا ان سے ان کے بیٹے عامر اور ان کے بھتیجے ابوموسیٰ اشعری نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب الکنیٰ میں اس مقام سے زیادہ لکھا جائے گا یہ اپنی کنیت ابوعامر کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں بعض علما نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا ان ابوعامر کے حق میں جو غزوۂ طاوس میں شہید ہوئے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسیٰ کے چچا تھے غلط ہے کیونکہ ابوعامر دو آدمیوں کی کنیت ہے ایک وہ جن کا نام ابوعامر عبید بن سلیم بن حضار ہے جو ابوموسیٰ کے چچا ہیں اور وہی غزوۂ اوطاس میں شہید ہوئے تھے دوسرے وہ جن کا نام عبید بن وہب ہے دونوں کے کے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے شام میں فروکش تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہے حاکم نیشاپوری یعنی ابواحمد نے ان دونوں (ابوعامر) کے حال کو بیان کر کے کہا ہے کہ عبید بن سلیم اور بعض نے ان کو ابن حضار بیان کیا ہے (یہ بیان کر کے) ان کے نسب کو اشعر بن نبت تک بیان کیا ہے (اور کہا ہے کہ ابوعامر (ان کی) کنیت تھی ابوموسی عبداللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہیں صحابی تھے غزوۂ حنین میں شہید ہوئے رسول اللہؐ نے ان کو ایک لشکر کا سردار بنا کے اوطاس بھیجا تھا وہیں شہید ہو گئے پھر ان کے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبید بن وہب ہے اور بعض نے ان کو عبداللہ بن ہانی اور بعض نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن وہب بیان کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ نبیؐ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہے کہ قبیلہ ازداور قبیلہ اشعر کے (لوگ) اچھے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچانہ تھے ان کے چچا تو حنین کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے اور ان عبید نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی تھی ان سے ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا قبیلہ ازداور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ جو صحابہ شام میں فروکش تھے ان میں سے ابوعامر اشعری بھی تھے ان کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن وہب کہتے ہیں اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ عبید بن وہب نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور یہ ابوموسیٰ اشعری کے چچانہ تھے کیونکہ ابوموسیٰ کا سلسلہ اس بات کو باطل کر رہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا ہوں۔ واللہ اعلم

۳۵۱۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ جریر بن عبدالحمید نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبید نے جو نبیؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے اس حدیث کی سند کو آنحضرتؐ تک پہنچا کر بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی میں ہے۔ اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر اور جو شخص مسجد میں آ کر نماز کا انتظار کرے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطا سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے نبیؐ سے سنا ہے اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۰۔ حضرت عبیدہؓ املوکی

حضرت عبیدہؓ املوکی ہیں بعض لوگ ان کو ملیکی کہتے ہیں شامی تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اس کی تلاوت پر مداومت رکھو اور اس کو یاد رکھو نہ کہ اس سے مانند سونے والوں غافل رہو) ان سے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو کہا ہے کہ عبیدہ یا عبیدہ ہیں۔

۳۵۲۱۔ حضرت عبیدہؓ بن جابر

حضرت عبیدہؓ بن جابر بن سلیم ہجیمی ہیں۔ یہ اور نیز ان کے والد دونوں صحابی تھے ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۲۲۔ حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری

حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدہ تھا۔ ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں ان کی کنیت ابوولید تھی ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۳۔ حضرت عبیدہؓ بن خالد

حضرت عبیدہؓ بن خالد بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف حنظلی بیان کیا ہے یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کی اولاد سے اور بعض نے ان کو محاربی کہا ہے اور بعض نے ان کو ابوشعثاء یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہے ان کی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے عبیدہ سے نقل کر کے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعث نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو ٹخنوں سے اونچا رکھو کیونکہ اس میں پرہیزگاری اور پائداری زیادہ ہے۔ دارقطنی نے ان کا نام عبیدہ بیان کیا ہے یہ انہوں نے کچھ نہ کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو ابن خلف یا ابن خالد کہنا غلط ہے بخاری نے اور نیز ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کر کے ان کا نام عبیدہ بن خالد بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر بعض لوگوں نے ان کو عبید ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳۵۲۴۔ حضرت عبیدہؓ بن ربیعہ

حضرت عبیدہؓ بن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہراء کی اولاد سے تھے بنی عصینہ جو انصار کے حلیف تھے ان کے یہ حلیف تھے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۲۵۔ حضرت عبیدہؓ بن صیفی

حضرت عبیدہؓ بن صیفی جہنی ہیں بعض نے کہا ہے کہ جعفی ہیں۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہے کہ ہم سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبید تم لوگوں پر جب کوئی تنگی پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے بشر بن محمد بن طفیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے روایت کی ہے عبیدہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کی طرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ میرے لئے دعا فرمایئے اس کے بعد مثل گزشتہ روایت کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۶۔ حضرت عبیدہؓ بن عمرو

حضرت عبیدہؓ بن عمرو بعض لوگوں نے ان کو ابن قیس سلمانی کہا ہے۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کی کنیت ابومسلم تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوعمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علی ؓ کے ساتھ رہے انہوں نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ابن سیرین نے ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۷۔ حضرت عبیدہؓ بن مسہر

حضرت عبیدہؓ بن مسہر۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر عبدہ کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۸۔ حضرت عبیدہؓ بن حارث

حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں ان کی کنیت ابوحارث تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابومعاویہ تھی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ہیں ثقفیہ رسول اللہ ﷺ سے ان کی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ارقم بن ارقم کے مکان میں تشریف لے جانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسدی اور عبداللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے اپنے دونوں بھائیوں طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کے ساتھ مدینہ کی طرف سے ہجرت کی تھی اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اترے تھے۔ رسول اللہ کے یہاں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔

ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ودان سے واپس آ کر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیعہ الاول ۱ھ میں کے مدینہ میں (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اس کے آپ نے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سواروں کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سواروں میں کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا ثنیۃ المرہ میں پہنچ کر عبیدہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا۔ مشرکوں کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے (اس معرکے میں) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہے وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ابوجعفر نے کہا ہے کہ ہم سے یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مقابلے کیلئے پکارا۔ تین انصاری مقابلہ کیلئے نکلے عتبہ وغیرہ نے ان سے کہا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہم انصاری گروہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا تم سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ہے پھر مشرکین کی طرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ اے محمد ہماری قوم والوں میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجئے آپ نے (ان کی یہ آواز سن کر) فرمایا اے حمزہ اٹھو اے علی اٹھو اے عبیدہ اٹھو (جاؤ تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور) عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے شیبہ سے مقابلہ کر کے اس کو وہیں مار ڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اس کو وہیں قتل کیا (اس کے بعد دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا پھر دونوں عبیدہ کو اٹھا کر ان کے فرودگاہ میں لے آئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں جو مسلمان شریک تھے عبیدہ ان سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی میں) ان کا پیر کٹ گیا تھا آنحضرت ﷺ نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب مجھ کو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر کا عبیدہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے

ونسلمه حتی نصرّع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم محمد کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کے گرد مقتول ہو کر گر جائیں۔ اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی ان کی حمایت میں فراموش کر دیں گے۔

پھر رسول اللہؐ کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفرا (صفرا بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔) میں وفات پائی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ نازیہ میں فروکش ہوئے تو آپ کے صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (یہاں پر) پاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں نہیں یہاں پر ابو معاویہ کی قبر ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب یہ شہید ہوئے تھے تو ان کی عمر ترسٹھ برس کی تھی یہ عبیدہ میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۹۔ حضرت عبیدہؓ بن خالد

حضرت عبیدہؓ بن خالد ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نے صحابہ میں عبیدہ نام سوائے عبیدہ بن حارث کے کسی کو نہیں پایا لیکن دار قطنی نے موتلف والمختلف میں ان کو عبیدہ بن خالد محاربی کہا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف کہا ہے ان کی حدیث اشعث بن ابی شعثاء سے روایت کی ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے ان دونوں کے سوا دوسروں نے کہا ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے عبیدہ نام ہونے میں تو کسی نے اختلاف نہیں کیا ہاں ان کی حدیث کی سند اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ذکر کیا ہے ابن ابی حاتم نے ان کو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ابن خالد ہیں جو کچھ ان کی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہے وہی درست ہے ابن ماکولا نے ان کے نام کو بضم عین و فتح عین دونوں طرح سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن خلف ہیں یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ یہ تینوں نام ایک ہی شخص کے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۳۰۔ حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض نے ان کا نام عبید اور عبیدہ کے نام میں صحیح طور سے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۳۱۔ حضرت عبیدہؓ بن مالک

حضرت عبیدہؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ ہم نے ان کا نسب مزیدہ کے نام میں ذکر کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب العین مع التاء

۳۵۳۲۔ حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید

حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ ابو محمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس ان کی والدہ تھیں یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ فتح کر کے حنین تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان کو مکہ کا عامل بنا دیا اور بعض نے لوگوں نے کہا کہ نبیؐ نے حضرت معاذ کو مکہ میں ٹھہرا دیا تھا تا کہ وہاں کے لوگوں کو دینی مسائل سکھائیں اور محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ اے عتاب تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کن لوگوں پر عامل بنایا ہے اللہ کے اہل پر تم کو عامل بنایا ہے اگر میں ان کے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اسی کو ان پر عامل بناتا۔ جب ان کو رسول اللہؐ نے (مکہ کا عامل بنایا تھا) تو ان کی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر انہوں نے لوگوں کو حج کرایا یہ ۸ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکوں نے اپنے قواعد کے موافق کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۹ ہجری میں حج کیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور بعض نے کہا ہے (نہیں) بلکہ عتاب (پہلے امیر) تھے۔ واللہ اعلم

اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے وفات پائی پھر حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور باقی رکھا یہاں تک کہ انہوں نے بھی وفات پائی۔ واقدی کا قول ہے کہ جس روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تھی اسی دن ان کی بھی وفات ہوئی۔ اسی طرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہے مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہے کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ میں آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی رہے ان کے بھائی خالد ابن اسید تو ان کی نسبت محمد بن اسحٰق سراج نے عبدالعزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہے کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے مکہ میں داخل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی۔ ابن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جس زمانے میں کہ جب رسول اللہؐ نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھ کو دو چادریں ایک میں سی ہوئی ملیں تھیں وہ دونوں میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیں تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ عتاب نے مجھ سے کچھ لے لیا ہے میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جس کو دو درہم روزانہ سیر نہ کر سکیں اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے اور ان سے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن میسب نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے ان کو دیکھا نہ تھا ہم کو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد بجستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن سری ناقط (یعنی نفط فروش نفط ایک قسم کا روغن ہے جو کسی ولایت سے آتا تھا۔) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن منصور نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسب سے انہوں نے عتاب بن اسید سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حکم کیا ہے کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی میں کر لیا جائے جس طرح کہ خرمے کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوٰۃ جب وہ خشک ہو جائے لی جائے جس طرح کہ خرمے کی زکوٰۃ (اس وقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۳۳۔ حضرت عتابؓ بن سلیم

حضرت عتابؓ بن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابوالحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ حشر کی حا کو فتح ہے اس کو ابن ماکولا نے اور دار قطنی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۳۴۔ حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی

حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی ہیں صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے مجمع نے روایت کی ہے۔ فضل بن دکین اور یحییٰ حمانی نے عبدالصمد بن جابر بن ربیعہ ضبی سے انہوں نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی میں ان کے پاس جاتا ہوں شاید وہ اسلام لے آئیں پھر ان کو آپ کے پاس لاؤں آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لائیں تو ان کے لئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کریں تو کچھ پروا نہیں۔ خود پھیل رہا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۵۔ حضرت عتبانؓ بن مالک

حضرت عتبانؓ بن مالک بن عمر بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں لکھا دوسروں نے اہل بدر میں ذکر کیا ہے۔ ہم کو خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب مینہ آتی تھی تو مجھے اس نشیب کا پار اترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان میں تھا (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ پر اس نشیب کا اترنا بہت مشکل ہوتا ہے پس اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے گھرے میں تشریف لائے اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دیں تا کہ میں اس مقام کو نماز کی جگہ بنا لوں حضرت نے فرمایا میں ایسا کروں گا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے میں نے آپ کو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے وہ جگہ بتادی جہاں میں نماز پڑھا کرتا تھا پس آپ نے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔

ان کی یہ درخواست اس وجہ سے تھی کہ یہ نابینا ہو گئے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری تھی۔

ہم کو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور مسمار اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیر ہم نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل نے وہ کہتے تھے ہم سے (امام) مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے عتبان بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ان کی قوم ان کو (نماز) میں امام بناتی تھی مگر وہ نابینا تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہے کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور مینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آئی ہوئی) ہوتی ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں نابینا شخص ہوں پس آپ میرے مکان میں نماز پڑھ لیجئے تو میں اس کو اپنا مصلی بنالوں پھر رسول اللہ ﷺ (میرے یہاں) تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں پس (میں نے) اپنے گھر کی ایک جگہ کو بتا دیا آنحضرت ﷺ نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہے حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبان کا انتقال ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۶۔ حضرت عتبہؓ بن اسید

حضرت عتبہؓ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں یہ وہی ہیں کہ جو صلح حدیبیہ میں کافروں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگ آئے تھے پھر ان کو قریش نے طلب کیا تا کہ ان کو رسول اللہؐ ان کی طرف واپس کر دیں کیونکہ (اس زمانے میں) آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمہاری طرف سے ادھر آئے گا وہ پھر تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کو دو کافروں کی ہمراہی میں واپس کر دیا انہوں نے اثناء راہ میں ایک کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا (یہ دیکھ کر) نبی کے پاس بھاگ آیا اور ابوبصری نے بھی آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور اللہ نے آپ سے بے وفائی عہد کا بار اتار دیا میں نے اپنی ذات کو مشرکوں سے بچایا تھا تا کہ مجھ کو میرے دین کی بابت فتنے میں نہ ڈالیں نبیؐ نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اس کی ماں کی خرابی ہو یہ شخص (آتش) حرب کا روشن کرنے والا ہے اگر اس کے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ بغیر لڑائی کئے ہوئے نہ مانتا اس گفتگو سے ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہؐ ان کو مشرکوں کی طرف پھر واپس کر دیں گے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکوں کے پاس سے بھاگ کر آئے تھے ان کے پاس جمع ہو گئے اور وہاں انہوں نے قریش کا ناک میں دم کر دیا اور ان کے قافلہ لوٹ لئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول اللہؐ کے پاس خط لکھا (کہ ان لوگوں کو آپ مدینہ میں بلا لیجئے لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے سوا ان سب کو مدینہ میں بلا لیا کیونکہ ان کی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں ان کا حال یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۷۔ حضرت عتبہؓ بن ربیع

حضرت عتبہؓ بن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر انہیں ابجر کا نام خدرہ ہے یہ عتبہ انصاری خدری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۸۔ حضرت عتبہؓ بن ربیعہ

حضرت عتبہؓ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرامی ہیں اوس (کے خاندان) کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی شرکت بدر میں اختلاف کیا گیا ہے ابن اسحٰق نے تو ان کو بہرامی بیان کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کو بہزمی بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۳۹۔ حضرت عتبہؓ بن سالم عدوی

حضرت عتبہؓ بن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہیں ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۴۰۔ حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان

حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص (والی مصر) کا انتقال ہوگیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہاں ایک سال حاکم رہے پھر انہوں نے وہیں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے ان کی وفات ۴۴ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۴۳ ہجری میں ہوئی تھی۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی شخص (فصیح) خطبہ پڑھنے والا نہ تھا۔ انہوں نے ایک روز مصر والوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ اے اہل مصر تمہاری زبانوں پر حق کی تعریف کرنا آسان ہے مگر تم اس کو (کبھی زبان پر بھی) نہیں لاتے ہو اور باطل کی مذمت بیان کرتے ہو اور کہا تم اس کو کرتے ہو (تم) گدھے کے مانند (ہو) کہ کتابیں لادتا ہے ان کتابوں کے بارے سے بوجھل ہو جاتا ہے مگر ان کا علم کچھ اس کو نفع نہیں دیتا اور میں تمہارے مرض کی دوا نہ کروں گا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلے گا اس وقت تک تلوار نہ اٹھاوں گا اور جب تک درے سے تمہاری اصلاح ہو سکے اس وقت تک کوڑا نہ اٹھاؤں گا پس جو حقوق ہمارے تم پر خدا نے لازم کر دیئے ہیں ان کو لازم سمجھو اور جو حقوق تمہارے ہم پر قائم کئے ہیں ان کو ہم سے پورا کراؤ۔ آج میں بہت آسانی سے باتیں کر رہا ہوں کسی کو) سزا نہیں دی جائے گی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نہ کیا جائے گا (بلکہ عملی کاروائی کی جائے گی) والسلام یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور بمقام دومتہ الجندل واقعہ حکمین میں بھی شریک تھے اور اس واقعہ میں انہوں نے بڑا کار نمایاں کیا ہے اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آ گئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۱۔ حضرت عتبہؓ بن طویع مازنی

حضرت عتبہؓ بن طویع۔ مازنی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ابن جریج نے یزید بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے غلاموں کے گروہ تم میں شریر وہ ہے جو عرب (کی عورتوں) سے نکاح کرے اور اے عرب تم میں وہ شخص بد ہے جو کہ غلاموں میں نکاح کرے۔ جب لوگوں نے آنحضرت کا یہ کلام سنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جس نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں راضی ہے پس آپ نے اس کو روا رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۴۲۔ حضرت عتبہؓ بن عائذ

حضرت عتبہؓ بن عائذ۔ ان کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر ابن عائذ ہیں (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہیں کیونکہ حدیثیں دونوں کی (روایت کردہ) ایک ہیں خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہے یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو حج اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا۔ اس کو ابو عامر الہانی نے ابوامامہ اور عتبہ بن عبد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۴۳۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ان کا نسب اس طرح ہے عتبہ بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابوموسیٰ نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے نقل تو کیا ہے مگر ان کے نسب میں صخر اور خنسا اور سنان تین پشتوں کو ساقط کر دیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہیں لیکن بنی خنسا کو نسب میں نہیں ذکر کیا ہے تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہے میں ان کا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ واللہ اعلم

اور جو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ روایت کی ہے کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا شریک بدر تھے۔ یونس کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابوموسیٰ نے نسب سے اس کو ساقط کر دیا ہے جس کو ہم (اول) ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۴۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ اسماعیلی

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ۔ اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ناشح سے انہوں نے عتبہ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دو شخصوں کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کر رہے تھے گزر ہوا اور آپس میں دونوں قسمیں کھا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور شاید یہ وہ عتبہ ہیں جن کا ذکر اس بیان کے بعد آئے گا اور وہ عتبہ بن عبد سلمی ہیں۔ ابونعیم نے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن ناشح ان سے روایت کرتے ہیں بعض راویوں نے ان کے والد کو عبداللہ اور بعض نے عبد کہا ہے اس قسم کا اختلاف راویوں میں بہت ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۴۵۔ حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی

حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی ان کی (روایت کردہ) حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس بات پر قسم کھالوں تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ پورے بیس بھی نہ ہوں گے منجملہ ان کے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمرن علیہم السلام ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے یعقوب بن سفیان کی تاریخ میں اسی طرح پایا ہے اور صحیح عبداللہ بن عبد ہی ہیں ہم ان کو پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۶۔ حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی

حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی اور نام عتلہ تھا۔ نبی ﷺ نے عتبہ نام رکھا یہ حمص میں رہتے تھے ان کی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبداللہ بن ناسح اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبید الرحبی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس کا نام آپؐ کو پسند نہ آتا تو آپ اس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص (آئے) تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی۔ ہم کو ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھ سے بہتر ہیں اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے پاس مجھ سے ایک برس پیشتر پہنچے تھے۔ ہم کو ابومحمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ام مجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہم کو ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مندل بن علی نے ثور بن یزید سے انہوں نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترو کیونکہ ان کی پیشانیوں میں بھلائی وابستہ ہے اور ان کی یالیں نہ کترو کیونکہ یالیں ان کے اوڑھنے کی چیزیں ہیں اور نہ ان کی دمیں کترو وہ ان کے پنکھے ہیں۔ یہ حدیث عبید بن عبد کے حال میں پہلے گزر چکی ہے مگر عتبہ صحیح ہے عبید تصحیف ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے مجھ کو (ایک مرتبہ) بلایا میں (اس وقت) بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا کہ عتلہ آپ نے فرمایا بلکہ تمہارا نام عتبہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے واقعہ قریظہ اور نضیر میں فرمایا جو اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کر دے گا اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی میں نے جب آپ کا کلام سنا تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعہ کے اندر تین تیر داخل کیئے اس کو ابن ماکولا نے بیان کر کے کہا ہے کہ عبدالغنی نے عتلہ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اسی طرح (حدیث میں) قریظہ اور نضیر آیا ہے حالانکہ ان دونوں واقعوں کا دن ایک دن نہیں ہے کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غزوۂ خندق کے بعد ۵ ہجری میں ہے لیکن نضیر کو جلا وطن کرنے کا واقعہ ۴ ہجری میں ہوا تھا مگر ابو عمر نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن ندر کو ایک ہی کہا ہے اس کے نسبت انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کیا جائے گا۔

۳۵۴۷۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن جروہ بن عدی بن عامر بن کعب بن خزر بن حارث بن خزرج انصاری ہیں یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۸۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن صالح بن زبحان عینی پھر ذبجانی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ میں شریک تھے۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۹۔ حضرت عتبہؓ بن عویم

حضرت عتبہؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان میں شریک تھے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ عبدالرحمٰن بن سالم بن عبدالرحمٰن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہیں (ان کو تمام عالم سے) منتخب (کر کے تجویز) کیا ہے اور ان صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنا دیا ہے۔ جس شخص نے ان کو برا کہا اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۰۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان

حضرت عتبہؓ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان۔ اور بعض نے (اس طرح نسب) بیان کیا ہے کہ غزوان بن حارث بن جابر۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے (اس طرح) بیان کیا ہے کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن۔ ان دونوں نے ان کے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہے ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ غزوان بن ہلال بن عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوئی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس کو ابن ابی خیثمہ نے مصعب زبیری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے ساتھ ہو گئے تھے ان میں یہ ساتویں شخص تھے اور اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو انہوں نے اپنے خطبے میں بمقام بصرہ بیان کیا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہ ؐ کے پاس اسلام میں ساتواں شخص دیکھا (اور عسرت کی حالت یہ تھی کہ) ہمیں کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختوں کے پتوں کے (جس سے) ہم لوگوں کی باچھیں زخمی ہو جاتی تھی (جب) انہوں نے شہر حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس کے تھے پھر رسول اللہ ؐ کے پاس واپس آئے (اس زمانے میں) رسول اللہ ؐ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ یہ بھی وہیں رہنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی یہ دونوں شخص اول اسلام لانے والے لوگوں میں سے ہیں اور یہ دونوں کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تاکہ (ان کی معیت میں) مدینہ پہنچ جائیں کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جس کا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثناء راہ میں ان کو مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر جس کے سردار عبید بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانوں میں (جاکر) مل گئے۔ اس کے بعد عتبہ غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ساتھ شریک رہے حضرت عمر ﷛ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا اُبلہ والوں سے جو ملک فارس میں ایک موضع ہے جہاد کریں جب حضرت عمر ﷛ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اور تمہارے ہمراہی یہاں سے برابر چلے جاؤ یہاں تک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ پس وہاں قیام کر دینا اللہ کی برکت کے ساتھ چلے جاؤ اور جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے مقابلہ پر جا رہے ہو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر تمہاری مدد کرے گا اور میں نے علاء بن حضرمی کو لکھ دیا ہے کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو تمہاری مدد کے لئے بھیج دیں وہ دشمن سے لڑنے میں بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہیں پس تم ان سے مشورہ لیا کرنا اور (فتح یاب ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانا جو شخص تمہاری بات مان لے اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو شخص نہ مانے اس پر جزیہ مقرر کرنا جس کو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور جو اس کو اس بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہاں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو نہ مارنا اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار یعنی اللہ سے ڈرتے رہنا۔

چنانچہ عتبہ روانہ ہو گئے اور انہوں نے مقام اُبلہ کو فتح کر کے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انہوں نے محجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کو نرکل سے (چھت پاٹ کر) تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہاں خلیفہ کر دیا اور ان کو فرات کی طرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں جب عتبہ حضرت عمر کے پاس پہنچے تو انہوں نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نہ کیا تو انہوں نے دعا کی اے اللہ بصرہ میں اب مجھ کو نہ بھیج (یہ دعا ان کی مقبول ہوگئی) یہ اپنے اونٹ پر سے گر پڑے (اسی صدمہ میں) ان کا ۱۷ ہجری میں انتقال ہو گیا (یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ) یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کی طرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہنچ گئے تھے جس کو لوگ معدان بنی سلیم کہتے تھے اس کو ابن سعد نے بیان کیا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ ۱۷ ہجری میں مقام ربذہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا کہ ۱۵ ہجری میں۔ ان کی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ہم کو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انہوں نے خالد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اسلام) میں ساتواں شخص دیکھا ہے ہمارے پاس کیلے کے پتے کے سوا کچھ کھانے کو نہ تھا (اسی کو کھاتے تھے) یہاں تک کہ ہمارا منہ زخمی ہو جاتا تھا۔ عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہاں مال تھا اس کو لوٹ لیا تھا اور ان کی عورتوں اور اولاد کو قید کر لیا تھا اور جن لوگوں کو انہوں نے گرفتار کیا تھا ان میں یسار یعنی ابوالحسن بصری اور ارطبان جد عبداللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے انہوں نے خالد بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرے کے سردار تھے (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں کہا (اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دنیا بہت جلدی پھر جائے گی اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوا پس خوردہ کے جیسا کہ برتن میں پس جو کوئی شخص تم میں سے چھوڑ دے تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہو جاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا میں تمہارے سامنے ہے ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جائے گا وہ ستر برس تک دوزخ میں گرتا رہے گا مگر اس کے قعر تک نہ پہنچے گا اور خدا کی قسم وہ دوزخ باوجود اس (قعر کے) بھر جائے گی اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اس پر بھی ایک دن آئے گا کہ وہ بھی آدمیوں سے ہوگی اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ کو تو میں بڑا سمجھوں اور لوگوں کی نظر میں حقیر سمجھا جاؤں اور تم لوگ میرے بعد امیروں کا تجربہ کرو گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۱۔ حضرت عتبہؓ بن فرقد

حضرت عتبہؓ بن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن رفاعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہے کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہے۔ ان کی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں یہ صحابی تھے اور صاحب روایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو جہاد کئے تھے۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم بن سعد مؤدب نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگوں میں) تقسیم کر دیا گیا تو ان کو اس میں سے ایک حصہ ملا انہوں نے اس حصہ کو ایک سال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور ماموں کے لیے ایک سال کے واسطے (معین) کر دیا پس بنو سلیم ایک سال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایک سال ان کے ماموں آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہے کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب ﷺ کی طرف سے سردار تھے ہم کو یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سندوں کے ساتھ ابوالحجاج یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد عبداللہ بن یونس نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم احول نے ابوعثمان سے نقل کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان میں تھے کہ ہم کو حضرت عمر ﷺ نے ایک خط لکھا اے عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمہاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہے نہ تمہارے والد کی کوشش سے (تم کو ملا ہے) اور نہ تمہاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہنچا) ہے پس مسلمانوں کو ان کی منزلوں میں اسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل میں سیر ہوتے ہو یعنی جس طرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اسی طرح بفراغت سب مسلمانوں کی بسر ہونی چاہیے) اور تم امیرانہ عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ عتبہ کی ہم تین بیویاں تھیں ہر ایک ان میں سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والوں سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے (ایک دن) ہم سب نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) میں رسول اللہ کے زمانہ میں پتی کے مرض میں مبتلا ہو گیا میں نے اس کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ میں اپنا لعاب دہن لے کر اسے میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا اسی وقت سے یہ بینظیر خوشبو میرے جسم میں پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے ہیں ام عاصم سے ان کی اولاد باقی رہی تھی جن کو فراقدہ کہتے ہیں۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم تھے اور بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے موصول کو فتح کیا تھا (اور راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے (وہیں) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے کہا ہے ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو خلیفہ بن خیاط سے نقل کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس انہوں نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعوں میں سے ایک قطعہ کا سردار بنا دیا اور انہوں نے سوائے حصن کے کل شہروں کو بزور شمشیر فتح کیا تھا کیونکہ حصن والوں نے ان سے وہیں پر صلح کر لی تھی یہ صلح ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی (راوی نے کہا ہے کہ) ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے سیف بن عمر سے انہوں نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی میں جو ۱۷ ہجری میں ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول میں ہے کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبداللہ بن معتمر کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اس کو میں صحیح نہیں سمجھتا (کیونکہ) ان کے نسب میں سلیم تک کوئی مازن نہیں ہے کہ اس کی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آ گیا یا اس کتاب سے نقل کیا ہے جس میں غلطی اور اسقاط ہے یا ابن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جس کو ہم نہیں جانتے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۲۔ حضرت عتبہؓ بن ابی لہب

حضرت عتبہؓ بن ابی لہب۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عبدالمطلب کا بیٹا تھا یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے۔ نبیؐ کے چچازاد بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ان کی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب یہی تھی عتبہ اور ان کے بھائی معتب فتح مکہ میں ایمان لائے تھے یہ دونوں نبی (کے خوف سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پس نبیؐ نے عباس بن عبدالمطلب کو جو ان دونوں کے چچا تھے ان کے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس دونوں کو لے آئے اور دونوں اسلام بھی لائے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونوں رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور اس دن یہ ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے اور نہیں بھاگے اور غزوۂ طائف میں بھی شریک تھے یہ دونوں مکے سے کبھی نہیں نکلے اور مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں نے اپنے اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ و معتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ دونوں ثابت قدم لوگوں میں سے تھے مکہ ہی میں رہتے تھے مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں کی اولاد ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے مگر میں ایسا نہیں سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی ان کے کلام کو رد کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۳۔ حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی

حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے میں بھی آئے تھے غزوۂ احد اور اس کے بعد کے کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ مسائل دینی کو نہ جانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کر گئے تھے۔ زہری سے یہ بھی منقول ہے کہ عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے جب عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو ان کے بھائی عبداللہ ان کو رونے لگے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا تم روتے ہو انہوں نے کہا کہ (اس میں تعجب کیا ہے کیا عتبہ) میرے بھائی اور رسول کے یہاں میرے ساتھی تھے اور سوا عمر بن خطاب ؓ کے سب لوگوں سے مجھ کو زیادہ محبوب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وفات پائی تھی جیسا کہ کہا گیا ہے اور وہ جو کہ قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کی گئی ہے کہ عتبہ نے ۴۴ ہجری میں وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۴۔ حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی

حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی ہیں۔ شام میں رہتے تھے ان سے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مصفیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے مسلمہ بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک دن ہم لوگ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے آپ نے سورۂ طسم پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے بیان تک پہنچے (پھر) فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیٹ بھرنے کے واسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ دس برس اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر بن عبد سلمی ہیں صحابی تھے ان کا نام عتلہ تھا نبیؐ نے ان کے نام کو بدل کر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحییٰ بن عتبہ بن عبد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عتلہ آپ نے فرمایا (عتلہ نہیں بلکہ) عتبہ (تمہارا نام ہے) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام نشبہ تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابو عمر نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد رسولؐ کے ساتھ خیبر میں شریک تھے ان کی کنیت ابو الولید تھی بعہد ولید بن عبد الملک ۸۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام میں ان کا شمار تھا۔ ان سے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے خالد بن معدان اور عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور علی بن رباح ہیں واقدی نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد کی وفات ان تمام اصحاب نبیؐ کے بعد ہوئی تھی جو شام میں رہتے تھے ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا (ہاں) ان دونوں کے سلمی ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونوں سے روایت کی ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر شامی ہیں ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہے اور دوسرے باب میں ان کو عتبہ بن عبد سلمی ابو الولید شامی بیان کیا ہے ان سے خالد بن معدان اور عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی نے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے عبد الرحمٰن بن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور عبد اللہ بن عائذ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعہ اور عبد الرحمٰن بن ابی عوف اور ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے یہ سب انہوں نے عتبہ بن عبد کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے عتبہ بن ندر کے نام میں سوائے دو راویوں کے جنہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہیں اور کسی کو نہیں ذکر کیا اور اس میں (بھی) کلام ہے اس لئے کہ میرے نزدیک صحیح وہی ہے جو میں نے ذکر کیا ہے یہ تمام قول ابو عمر کا ہے وہ اس طرف مائل ہیں کہ ابن ندر اور ابن عبد دونوں ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

۳۵۵۵۔ حضرت عتبہؓ بن نیار

حضرت عتبہؓ بن نیار ان کو رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد من محمد رسول اللہ الی زرعة بن ذی یزن اذا اتاکم رسلی فامر کم بھم خیراً معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادة و عتبہ بن نیار "شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اما بعد محمد رسول اللہ کی طرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمہارے پاس میرے قاصد پہنچیں تو میں تم کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں (میرے قاصدوں کے نام یہ ہیں) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عباد اور عتبہ بن نیار" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس بیان میں کلام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کے لوگوں سے بعد فتح مکہ کے ۹ ہجری میں خط کتابت کی تھی اور عبد اللہ رواحہ ۸ ہجری میں واقعہ موتہ میں شہید ہو چکے تھے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۵۶۔ حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص

حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے ان سے ان کے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی ہے (تم اس کو لے لینا) اس کو زہری نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہے (ابو نعیم نے) کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ کے روئے مبارک کو زخمی کیا تھا اور آگے کے دانت شہید کیے تھے۔ ان کا اسلام لانا مجھ کو معلوم نہیں ہے ان کو متقدمین نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کافر مرے معمر سے روایت ہے انہوں نے عثمان جزری سے انہوں نے مقسم سے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے (جب) رسول اللہ ﷺ کے آگے کے دانت شہید کیے تو آنحضرت نے ان پر بددعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ایک سال نہ گزرنے پائے کہ یہ کافر مر جائے پس ان پر سے ایک سال نہ گزرا اور کافر ہی مر گیا یہ کلام ابو نعیم کا تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے قریش میں ایک خون کیا تھا جس کی وجہ سے وہ (وہاں سے) قبل ہجرت مدینے چلا گیا تھا پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام میں ہوئی تھی انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھیں۔

۳۵۵۷۔ حضرت عتبہؓ

حضرت عتبہؓ۔ یہ دوسرے شخص ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے انہوں نے ان کے اور دوسروں کے درمیان فرق ظاہر کیا ہے اور ان کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھیں اور پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۵۸۔ حضرت عتریسؓ بن عرقوب

حضرت عتریسؓ بن عرقوب جن لوگوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہیں میں یہ بھی مذکور ہیں۔ ان سے طارق بن شہاب نے روایت کی ہے یہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۹۔ حضرت عتیبہؓ بلوی

حضرت عتیبہؓ بلوی۔ یہ بلوی النسب ہیں۔ پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے۔ حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءاً و سواء ظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم "پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت دیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں نے گناہ کیا ہے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے۔'' آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ ان کا نام تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ تیرے منہ سے یہ کلمات ختم بھی نہ ہونے پائے تھے کہ میں نے گیارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ لکھنے میں سبقت کرتے کہ کون لکھ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۰۔ حضرت عتیرؓ بدری

حضرت عتیرؓ۔ بدری ہیں نبی ﷺ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی۔ ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن ازدی نے روایت کی ہے مستغفری نے ان کا نام عشیر بیان کیا ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ وہی عتیر عذری ہیں جن کو ہم بیان کریں گے یا دوسرے شخص ہیں۔

۳۵۶۱۔ حضرت عتیرؓ عذری

حضرت عتیرؓ عذری ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کی نسبت ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عُس (ان کا نام) ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں نام ہیں اور برذعی نے ان کو عش کہا ہے اسی طرح عثامہ بن قیس کی بابت بعض لوگوں نے عسامہ کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابواحمد نے ان کے نام کو عشیر کہا ہے اور ان کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے۔ الخ ابواحمد نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔

۳۵۶۲۔ حضرت عتیقؓ بن قیس

حضرت عتیقؓ بن قیس۔ ہم نے ان کا حال ان کے بیٹے حارث کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۳۔ حضرت عتیقہؓ بن حارث

حضرت عتیقہؓ بن حارث انصاری ہیں۔ مکحول نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ یکایک عتقیہ بن حارث آئے اور کہا کہ اس وقت مجھے اچھا موقع ملا ہے چاہتا ہوں کہ آپ سے چند باتیں پوچھوں آپ نے فرمایا جو چاہے پوچھو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص اپنی گردن میں فی سبیل اللہ تلوار لٹکا دے (یعنی جہاد کرے) تو اس کو کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے واسطے جنت کے ہاروں میں سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت وزبرجد کا) ہوگا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤں اور رکاب کا درمیان میں رکھا اس کے واسطے (قیامت میں) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس کے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہنچانا جائے گا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکا دے اس کے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے جنت کی چادروں میں سے ایک سبز چادر ہوگی۔اور جہاد فی سبیل اللہ عزوجل کی فضیلت میں ایک بڑی حدیث بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۶۴۔ حضرت عتیقہؓ

حضرت عتیقہؓ۔ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ہے اور ان کی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہیں ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۶۵۔ حضرت عتیکؓ بن تیہان

حضرت عتیکؓ بن تیہان یہ ابوہیثم ہیں۔ تیہان کے بھائی تھے انصاری اوسی اشہلی ہیں۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام عتیک بیان کیا ہے اور میرے نسخہ میں عتید ہے اور وہ زہری اور ابن اسحٰق سے روایت کیا گیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہے اور ان کا نام عبید بھی بیان کیا جاتا ہے اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے اس کو بھی ذکر کیا ہے جس نے عبید کے نام میں کہا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہے کہ صفین میں شہید ہوئے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ تیہان کہے جاتے ہیں اور تیہان بھی کہے جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۶۔ حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ

حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے جابر نے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اللہ اس کو ناپسند کرتا ہے پس وہ غیرت کہ جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ غیرت ہے کہ جو مقام شک میں ہوتی ہے اور وہ غیرت کہ جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو غیر شک میں ہوتی ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے کہ انسان لڑائی کے وقت بطور رجز کے کرتا ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ تکبر ہے جو ناحق فسق و فجور میں ہوتا ہے۔اس کو بہت لوگوں نے جابر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہے اور یہ بہت صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والثاء

۳۵۶۷۔ حضرت عثامہؓ بن قیس

حضرت عثامہؓ بن قیس۔بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہے ابوبشر نے عثامہ بن قیس ازدی سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان ازدی سے روایت کی ہے یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے (دور کردیتا ہے) ... نے کہا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے عثامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک (اشارہ ہے اس آیت قرآنی کی طرف کہ حضرت ابراہیم نے ایک مرتبہ عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اللہ نے فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایمان تو لایا ہوں مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں شک کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک و شبہ سے پاک ہوتے ہیں۔) کرنے کے حقدار ہیں اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ رکن شدید (اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں فرشتے بشکل انسان مہمان بن کر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانوں کو اپنی خوئے بد کے موافق مانگنے کو آئے حضرت لوط علیہ السلام اس وقت بہت پریشان ہوئے اور پریشانی میں جو کلمہ ان کی زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا تو میں اس کی پناہ لیتا یہ کلمہ ایک پیغمبر کی زبان سے خدا تعالیٰ کو خوش نہ آیا اور عتاب ہوا کہ لوط ہم سے زیادہ تمہارے لئے کون سہارا ہے) کی طرف پناہ ڈھونڈ ھتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۸۔ حضرت عثم ؓ بن ربعہ

حضرت عثم ؓ بن ربعہ جہنی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے (پہلے) ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے بدل دیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۹۔ حضرت عثمان ؓ بن ارقم

حضرت عثمان ؓ بن ارقم مخزومی ہیں۔ ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان وہ کہتے تھے مجھ سے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں (ایک روز) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ اس میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی) ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے پھر بیت المقدس کا کوئی کیوں ارادہ کرے اس کو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے ہم کو ابن ابی عاصم نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ اور کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہنچا کر اس حدیث کی اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کر کے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول اللہ ﷺ انہیں کے گھر میں جو مقام صفا میں تھا تشریف فرما ہوتے تھے۔ ارقم کے نام میں اس کا بیان ہو چکا ہے۔ جو اس کی تائید کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۷۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ازرق

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ازرق۔ ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) عثمان بن ازرق ہم لوگوں کے پاس جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس انہوں نے آگے آنے میں کمی کی اور وہیں مسجد میں بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ان سے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگوں تک پہنچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ خروج امام کے بعد (یعنی) امام جب مسجد میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے جو شخص آدمیوں پر سے گزرے یا آدمیوں میں تفرقہ ڈال دے (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے) وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو دوزخ میں اپنی انتریوں کو کھینچے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف انصاری

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف انصاری اوسی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ تھی یہ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک عراق کی پیائش کرنے پر مقرر کیا تھا انہوں نے وہاں کی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمایش کی اور اس پر خراج مقرر کیا اور ان کو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنا دیا تھا چنانچہ وہاں عامل رہے یہاں تک کہ حضرت طلحہ و زبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل میں وہاں پہنچے تو انہوں نے ان کو بصرہ سے نکال دیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے میں آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی اور جب حضرت علی نے لوگوں پر فتح پائی تو عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے ان سے ان کے بھتیجے ابوامامہ بن سہل اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہے ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوجعفر سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے عثمان بن حنیف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو اچھا کر دے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور چاہے صبر کر۔ وہی تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے **اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی** "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہے تاکہ میری یہ حاجت روا ہو جائے پس یا اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔" ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۷۲۔ حضرت عثمانؓ بن ربیعہ جمحی

حضرت عثمانؓ بن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۳۔ حضرت عثمانؓ بن شماس

حضرت عثمانؓ بن شماس بن لبید مخزومی مہاجری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ہجرت کے ذکر میں روایت کی ہے کہ پھر مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جن کا انہوں نے اپنی روایت میں نام بیان کیا ہے (ہجرت کے واسطے) نکلے۔ اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عثمان بن شماس بن لبید ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کیں ہیں اور ان کو اپنی کتاب میں یاد کیا ہے ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام میں ایسا ہی بیان کیا ہے اور جس شخص نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے وہ غلط ہے اسی طرح ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے کہ وہ شماس بن عفان بن شرید ہیں جو بنی مخزوم سے تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ حال شماس کے نام میں بیان ہو چکا ہے اور زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کر کے کہا ہے کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن ہرمی کے بیٹے شرید تھے اور شرید بن ہرمی کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہیں یہ نہایت نیک ذات تھے اور مہاجر تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۴۔ حضرت عثمانؓ بن ابی طلحہ

حضرت عثمانؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی ہیں ام سعید ان کی والدہ تھیں اور عمرو بن عوف کی اولاد میں سے تھیں ان کے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ احد میں بحالت کفر قتل کیے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلہ کے وقت قتل کیا تھا۔ نیز واقعہ احد میں مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کیے گئے عاصم بن ثابت بن ابی افلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر آئے تھے (اثنا راہ میں) ان دونوں نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آرہے تھے پس یہ سب ساتھ ہو گئے اور رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے ان کو رسول اللہؐ نے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے حوالے کر دیئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہیں عثمان نبیؐ کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے آپ نے ان کو اور ان کے بھتیجے شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ مشرفہ کی کنجی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دی اور فرمایا کہ تم کنجی لو ہمیشہ اس کے مالک رہو یہ کنجی تم سے وہی لے گا جو ظالم ہوگا یہ عثمان مدینے میں رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اجنادین کے واقعہ میں شہید ہوئے ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی اور حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تمہارے سامنے ہی دو رکعت نماز دونوں ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۵۔ حضرت عثمانؓ بن ابی عاص

حضرت عثمانؓ بن ابی عاص بن بشر بن عبد بن دہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہے۔ ابن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن سیار بن مالک بن حطیط بن خشم بن ثقیف ثقفی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ ثقیف کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو رسول اللہؐ نے شہر طائف کا عامل کر دیا تھا ہم کو عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کر کے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی اور عثمان بن ابی عاص کو ان کا امیر کر دیا یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اس زمانے میں یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہؐ میں اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں سب سے زیادہ حریص پاتا ہوں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے کہا ہم سے یونس بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرأت نہ کرنا) اور لوگوں (کی حالت) کا اندازہ جو ان میں ضعیف ہوں ان کی حالت سے کرنا کیونکہ ان میں بڑے بھی ہوں گے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہوں گے یہ عثمان رسول اللہؐ کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر ان کو حضرت عمر نے ۱۵ ہجری میں عمان اور بحرین کا عامل کر دیا انہوں نے عمان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کی طرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کی طرف کوچ کی اور اس کو فتح کیا اور آباد کیا اور وہاں کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ ۲۱ ہجری میں ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر و عثمان کی خلافت کے زمانے میں جہاد کرتے رہے یہ گرمی میں جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام میں توج میں رہتے تھے یہ عثمان وہی شخص ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور ان لوگوں نے ان کی فرمانبرداری کی تھی بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان سے ان کے عزیزوں نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہے حسن بصری نے بھی ان سے روایت کی ہے اور بہت روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) ان سے کوئی حدیث نہیں سنی ہم کو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن عبدالجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن عبداللہ بن محمد بن طلاعب انماطی نے خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حامد احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبدالکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہثیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لقیط بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گزر ہوا اور کلاب اس وقت شہر ایلہ میں تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو کلاب نے کہا میں اسی بستی پر مقرر کیا گیا ہوں عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہاں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ (دنیا میں) پکار دے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دوں ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کو دوں پس کسی دعا کرنے والے کی دعا نہیں رد کرتا ہے سوا اس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنے والے کی۔ عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۶۔ حضرت عثمانؓ بن عامر قریشی

حضرت عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ قریشی تیمی ہیں۔ ان کی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابوبکر صدیق کے والد تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان کی والدہ آمنہ بنت عبدالعزیٰ بن حرثان بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب تھیں اس کو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے۔ یہ حضرت ابوبکر کے ساتھ نبیؐ کے پاس اس واسطے آئے تھے کہ آپ کی بیعت کریں ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول اللہؐ کے خضاب لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابوبکر اور عمرؓ نے آپ کے بعد مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود میں اٹھا کر رسول اللہؐ کے پاس لائے یہاں تک کہ ان کو رسول اللہؐ کے سامنے بٹھا دیا آنحضرت ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا کہ تم اس شیخ کو گھر ہی میں رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود ان کے دیکھنے کو وہیں آتے (یہ کلمہ محض ابوبکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابو قحافہ اسلام لائے ان کے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ (ایک درخت کا نام ہے جس کے پھل سفید براق ہوتے ہیں۔) کے سفید تھے رسول اللہ نے ان سے فرمایا ان بالوں کا رنگ بدل دو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابوبکر کے بعد بھی زندہ رہے اور ان کی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہیں جو خلیفہ اسلام کے وارث ہوئے لیکن انہوں نے اپنے حصہ کو جو کہ ان کو میراث میں ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دے دیا۔

ہم کو ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کر کے بیان کیا کہ فتح مکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن آنحضرت ﷺ مقام ذوطوی میں فروکش تھے ابوقحافہ نے اپنی لڑکی سے جوان کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابوقیس پر چڑھ چلو کیونکہ ان کی آنکھیں جا چکی تھی یہ لڑکی ان کو لئے ہوئے (کوہ) ابوقیس پر چڑ گئی پھر ابوقحافہ نے لڑکی سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہاں) کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا میں (یہاں) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہوں اور ایک شخص کو دیکھتی ہوں کہ وہ اس مجمع میں آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے ابوقحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے سپہ سالار ہے ابوقحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہوں کہ پراگندہ ہو گیا انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جائے تو جلدی سے گھر چلی چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ ان کو لے کر چلی وہ جب ان کو لئے ہوئے ابطح تک پہنچی تو وہاں لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوئے تھی اس کو کسی شخص نے اس کی گردن سے اتار لیا جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر بھی اپنے والد کو ساتھ لائے جب ان کو رسول اللہؐ نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تم نے گھر میں کیوں نہ رہنے دیا میں ان کے پاس خود آتا ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کے پاس آ ہی رہے تھے پھر ان کو آنحضرتؐ کے سامنے بٹھلا دیا آنحضرتؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤ گے یہ اسلام لے آئے پھر حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہوئے اور کہا میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں کسی نے پھر جواب نہیں دیا۔ تو انہوں نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگوں میں اب امانت بہت کم ہے ابوقحافہ کی وفات ۱۴ ہجری میں ہوئی اور ان کی عمر چورانوے برس کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۷۔ حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن تیمی ہیں۔ حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ۷۴ ہجری میں وفات پائی اور صحابی تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۷۸۔ حضرت عثمانؓ بن عبد غنم قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہیں۔ یہ اول زمانے میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے مگر ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ یہ عامر بن عبد غنم ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۹۔ حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ

حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ بن عثمان۔ ان کا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبیداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے ان کی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھیں یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی ﷺ کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھ کو ان کی کوئی روایت نہیں یاد ہے ان کی اولاد میں سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۸۰۔ حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ بن ہدیر بن عبد العزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۱۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی

حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عوف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ ایک سال مرنے کے پیشتر قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک مہینے پہلے پھر فرمایا ایک دن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۲۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید

حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزومی قریشی مخزومی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہمشیر عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسی طرح ان کو ابن اسحٰق نے ذکر کر کے کہا ہے کہ شماس بن عثمان ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہے ان کا نام شماس اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ ایام جاہلیت میں نصرانیوں کے بعض سردار مکے میں آئے تھے لوگ ان کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو ان کے ماموں تھے کہا (یہ بات کیا تعجب خیز ہے) میں تمہارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤں جو ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اسی دن سے ان کا نام شماس ہو گیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے۔ ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہے اور زہری تک اس کا نسب بیان کیا ہے شماس بن عثمان کی ردیف میں بھی یہ حال بیان ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۸۳۔ حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذوالنورین) بن عفان

حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذوالنورین) بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہیں ان کا نسب اور رسول اللہ ﷺ کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے ان کی کنیت بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جن کی والدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ تھیں پھر ان کی کنیت ابو عمرو ہو گئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور اروی کی والدہ بیضاء بنت عبد المطلب تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں ذوالنورین انہیں کا لقب ہے امیر المومنین تھے یہ اول (زمانہ) اسلام میں میں اسلام لائے تھے ان کو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس اسلام لے آئے یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں ہم کو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو انہوں نے لوگوں کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف بلایا حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر کو ان کی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش میں جس قدر واقعات اچھے یا برے گزرے تھے ان سے خوب واقف تھے۔ قریشی ان کے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات میں دوستانہ صلاح لیتے تھے بوجہ ان کے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونے کے اور حضرت ابوبکر (اسی ذریعہ سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے یعنی ان کو جن پر انہیں وثوق تھا اور جو ان کے پاس آمدورفت رکھتے تھے پس ان کے ہاتھ پر موافق ان روایات کے جو مجھے پہنچی ہیں حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابوبکر کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا قرآن پڑھکر سنایا اسلام کے سچے ہونے کی خبر دی پس وہ ایمان لے آئے اور سچے اسلام کا اقرار کرلیا۔ یہ آٹھ آدمی تھے جنہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا حضرت عثمان جب اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ کا ان کے ساتھ نکاح کر دیا ان دونوں نے حبشہ کی طرف دومرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت کے بھائی اوس بن ثابت کے یہاں فروکش ہوئے اسی وجہ سے حضرت حسان عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور ان کی شہادت کے بعد روتے تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے انہوں نے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح کرلیا تھا جب ان کا بھی انتقال ہوگیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تمہارے ساتھ اس کو منسوب کر دیتا ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوبکر بن مردویہ الحافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن اسحٰق مفسر مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن منصور العنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوجنوب عقبہ بن علقمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری لڑکیاں چالیس ہوتیں تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کر دیتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبداللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوئے تھے ان کی چھ سال کی عمر تھی ۴ ہجری میں وفات پائی حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے کیونکہ ان کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ مرض موت میں مبتلا تھیں۔

رسول اللہ نے ان کو یہیں رہنے کا حکم دیا تھا پس (جناب کے فرمان کے موافق) حضرت عثمان وہیں رہے جس روز نبی کی اور مسلمانوں کے مشرکوں پر فتح پانے کی خبر مدینہ میں آئی اسی روز حضرت رقیہ کا انتقال ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر میں شریک نہ تھے) لیکن رسول اللہؐ نے (مال غنیمت میں) ان کا حصہ اور جہاد کا ثواب قائم کر دیا تھا پس وہ رتبہ میں انہیں لوگوں کے برابر ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ رسول اللہؐ نے جن دس آدمیوں کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ خطیب بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد ابوخطاب اجازتاً خبر دی اگرچہ سماع نہ تھا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعثمان نہدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ فلاں شخص کے باغ میں تھا اور اس باغ کا دروازہ بند کرلیا گیا تھا کہ یک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! اٹھو اور دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا وہ ابوبکر صدیق تھے ان کو میں نے اس کی خبر دی جو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا انہوں نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے میں نے پھر دروازہ کو بند کر دیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اٹھو اس کے واسطے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو پس میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول اللہ نے حکم دیا تھا میں نے ان کو خبر دی پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور میں نے دروازہ بند کرلیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اس کے لئے دروازہ کھول کر اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے معاوضہ میں جو ان کو پیش آئے گی بس میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا او روہ حضرت عثمان تھے جو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تھا ان کو اس کی میں نے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے پھر باغ کے اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے حر بن صیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبیداللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں زبیر جنت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد جنت میں اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا بھی نام بتاؤں بعد اس کے انہوں نے اپنا نام بتایا ابوالمنصور نے کہا کہ ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابوطالب سے انہوں نے سعید بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ میں حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہوں ہے۔ کہ ان سے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہیں سمجھتا ہوں سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہوں کہ مجھ کو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہیں ہے۔ سعید نے کہا برا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے آپ نے فرمایا (اے) حرا ثابت رہ (کیونکہ) تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہیں ہے ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید بن عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے بیان کیا ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا سعید بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا ابوالاحوص نے ابوابراہیم اسدی سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان اللہ برتر نے تمہارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخش دیئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہیں۔ہم کو ابوالفرج یعنی یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور میں اپنی موجودگی میں سنتا تھا وہ کہتے تھے ہم کو حافظ احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا۔

www.KitaboSunnat.com

نیز ابونعیم نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن حسن بن بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) کوہ احد پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر وعمر وعثمان بھی تھے پھر کوہ (احد) ہلنے لگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے احد قائم رہ (تجھ پر) نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ہم کو ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی احمد بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان معمار نے مقام صفا میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن احمد یمامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت ونزعنا ما فی صدورھم من غلّ میں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی وہ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر سعد عبدالرحمٰن بن عوف سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ہم کو ابومحمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوالقاسم یعنی علی بن محمد مصیصی سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون بن موسیٰ بن عبداللہ غسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمانؓ کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے واقعہ دار میں (اپنے آقا) حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ (بھی ان لوگوں سے) لڑیں اور عبداللہ نے بھی کہا کہ یا امیر المومنین آپ بھی لڑیں حضرت عثمان نے کہا نہیں خدا کی قسم میں (ان سے) نہ لڑوں گا (کیونکہ) مجھ سے رسول اللہؐ نے ایک بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخر کار وہ بات حاصل ہونے والی ہے۔ابونعیم نے کہا اور ہم سے ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسفیان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔کہا حضرت علی نے وہ ایک شخص تھے کہ ملاءاعلیٰ میں ذوالنورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہیں اور رسول اللہؐ کے داماد تھے آپ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو بیٹیاں ان کے عقد میں آئی تھیں آنحضرتؐ نے ان کے واسطے جنت میں ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیر ہمانے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ سے انہوں نے حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اس زمانے میں) حضرت عثمان رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے اہل مکہ کے پاس گئے تھے۔ انس بن مالک نے فرمایا کہ لوگوں نے بیعت کی پھر انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں (یہ فرما کر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور (فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے میں ان کی طرف سے خود بیعت کرتا ہوں) پس نبیؐ کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگوں کے ہاتھوں سے جو اپنے لئے وہ پیش کرتے تھے بہتر تھا۔

راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے قلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت حضرت عثمان کے) چند خطیب شام میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان میں کچھ لوگ نبیؐ کے اصحاب کے بھی تھے پس ان میں ایک آخری شخص کھڑے ہوئے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے تھے اور کہا اگر میں نے رسول اللہؐ سے ایک حدیث نہ سُنی ہوتی تو ہرگز اس وقت نہ کھڑا ہوتا۔ حضرت نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کو بہت قریب بتایا پھر ادھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے میں نے اٹھ کے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے ان کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہیں حضرت نے فرمایا ہاں (ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔) راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالجبار عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کی زندگی میں کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان (بہتر امت ہیں بعض لوگوں نے کہا بزرگی میں اور بعض لوگوں نے کہا خلافت میں۔ ہم کو ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوقطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابن ابی اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت میں مکان سے (کوٹھے پر) چڑھ آئے اور کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کس نے رسول اللہ ﷺ کو واقعہ حرا میں سنا ہے کہ جب وہ جنبش میں آیا اور آنحضرتؐ نے اس کو لات مار کر فرمایا اے حرا سکون کر کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔

پس بہت سے لوگوں نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ میں موجود تھے جب مجھے رسول اللہؐ نے مشرکین یعنی اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس میرے لئے بیعت کر لی اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد میں اضافہ کر دے اس کو جنت میں ایک گھر ملے گا پس میں نے اس کو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے کہ جو جیش العسرت کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے میں نے آدھے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگوں نے اس کو گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے کہا میں لوگوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہیں کہ اس کا پانی مسافروں کے ہاتھ بیچا جاتا تھا میں نے اس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافروں کے لئے وقف کر دیا پس اس کی بھی سب لوگوں نے گواہی دی۔ راوی کہتا ہے اور ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم یعنی ابن افضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے (بحالت محصور ہونے کے) رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ مجھے سچ سچ جواب دینا تم سے اللہ واسطے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ تمام لوگوں سے قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب لوگوں نے سنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوتیں تو میں بنی امیہ (یعنی رسول اللہ کا قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا شرعاً جائز ہے اسی وجہ سے میں اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہوں لوگ حضرت عثمان پر برابر اعتراض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہیں۔) کو دے دیتا ہوں تا کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جائیں پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا میں تم سے عمار کی حالت نہ بیان کروں میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کے ساتھ آ رہا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحا مکہ میں ٹہل رہے تھے یہاں تک کہ عمار کے والد پر آپ کا گزر ہوا اور ان دونوں کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد نے کہا یا رسول اللہؐ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے پس ان سے نبیؐ نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اے اللہ یاسر کی اولاد کو بخش دے اور تو بخش چکا۔ راوی نے کہا اور ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا ان کو سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عثمان دونوں نے اس کو بیان کیا کہ حضرت ابو بکر نے نبی ﷺ سے (اندر آنے کے واسطے) اجازت طلب کی اور رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے رہے اور ان سے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی پس آپ (اٹھ کر) بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوڑھ لو پھر میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ ابوبکر و عمر کے واسطے اٹھ کر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لئے آپ اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہیں اور میں اندیشہ کرتا ہوں کہ اگر ان کو اسی حالت میں اجازت دے دوں تو وہ اپنی حاجت مجھ سے نہ بیان کریں گے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اس سے شرم نہ کروں جس سے ملائکہ شرم کرتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج یعنی محمد بن عبدالرحمٰن واسطی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونوں کی کیا رائے ہے کیا (معاملہ خلافت میں تمہارا خیال یہ ہے کہ) زمین پر تم نے ایسا بار ڈالا جس کی وہ متحمل نہ تھی ان دونوں نے کہا کہ (نہیں بلکہ) ہم نے ایسا بوجھ لادا کہ جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور حضرت عمرؓ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگوں نے حضرت عمر سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کرنے کی آپ وصیت کر دیجئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں کسی کو اس امر میں ان لوگوں یا گروہ سے زیادہ حقدار نہیں پاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ان سے (زیادہ خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبدالرحمٰن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہارے پاس حاضر رہا کرے گا مگر اس کو خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبداللہ بن عمر کی تسکین کے لئے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اس کے قابل ہیں ورنہ جو شخص تم میں خلیفہ ہو ان سے مدد لیتا رہے کیونکہ میں نے ان کو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور انصار کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے ہی مدینہ میں سکونت اختیار کی تھی کہ ان کے محاسن تو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرے اور اس کو میں تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہیں اور دشمنوں کے غصہ کا سبب ہیں کہ ان سے کچھ نہ لیا جائے سوا اس کے جو ان کی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی ان کی خوشی سے اور بدوں کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہیں اور منجملہ اس کے یہ ہے کہ ان کے زائد مال سے زکوٰۃ لی جائے اور ان کے فقیروں کو دے دی جائے اور میں خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ان لوگوں کے معاہدوں کو پورا کرے اور یہ کہ ان کے ہمراہ جہاد کرے اور لوگوں کو ان کی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرہ نبوی کے قریب پہنچ گیا تو) عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ ان کو داخل کرو (یعنی حجرہ میں دفن کرو)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس لوگوں نے ان کو داخل کیا اور ان کے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن کیا۔ جب ان کے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے میں سے تین شخصوں کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ میں نے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا میں نے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن کو سپرد کر دیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا تم میں سے کون خلافت سے بری ہوتا ہے کہ ہم اس کو امر خلافت کو اس کے سپرد کر دیں اور اس کو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اسی کو خلیفہ بنائے (یہ سن کر) عثمان و علی عبدالرحمٰن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو میں خلیفہ بناؤں گا دونوں نے اس کو منظور کیا پس عبدالرحمٰن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم کو رسول اللہؐ کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہے پس میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ اگر میں تم کو خلیفہ بنا دوں تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنا دوں تو تم ان کی اطاعت کرنا بعد اس کے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونوں سے عہد لے چکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھائے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد اس کے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ ہجری میں حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

حضرت عثمانؓ کی شہادت مدینہ میں جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی اس کو نافع نے بیان کیا ہے اور ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے وسط میں شہادت ہوئی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھویں سال اور گیارھویں مہینہ اور بائیسویں دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسویں سال رسول اللہ ﷺ کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتیں گزر کر یوم ترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ) ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی بعض نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ کو لوگوں نے انچاس روز محصور رکھا زبیر نے کہا ہے کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ طباع نے ابو معشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہویں ذی الحجہ کی گزرنے کے بعد ۳۵ ہجری میں میں شہید ہوئے اور ان کی خلافت بارہ دن کم بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ گیارہ برس گیارہ ماہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابو الیعفور عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ﷺ نے محصور ہونے کی حالت میں بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگا کر پہنا اس سے پہلے انہوں نے پاجامہ کا استعمال نہ کیا تھا نہ زمانہ اسلام میں نہ زمانہ جاہلیت میں اور کہا میں نے آج شب کو رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھ سے کہتے تھے صبر کرو کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کرو گے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرأت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کی) پس جب شہید ہوئے تو قرآن پاک ان کے سامنے تھا۔
ہم کو ابراہیم بن محمد اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجین بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمان امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ تم سے وہ لباس اتارنا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا۔ نیز ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود سلیمان نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے عطا بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت میں قتل کئے جاؤ گے اور تمہارے خون کا قطرہ فسیکفیکھم اللہ۔ الآیۃ پر گرے گا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ ان کی مصحف میں اس آیت پر اب تک خون کا نشان ہے جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ کا (زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور ان کے ساتھ میں بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان سے خلافت نکل جائے مگر یہ نہ کر سکے اور (اس بات سے) ڈرے کہ ان کے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آ جائے اور حُجاج آ جائیں اور سب کو ہلاک کر دیں پھر حضرت عثمان کو انہوں نے گھیر لیا اور ان کو قتل کیا ہم نے ان کی شہادت اور خلافت اور تمام فتوح اور ان کے حالات اور جو اعتراضات ان پر کئے گئے تھے ان کی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے ان پر بغاوت کی ترغیب دی بہ تفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پس ہم (کوئی وجہ) نہیں دیکھتے ہیں کہ اس ذکر سے یہاں طوالت دیں اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوئے اور ان کے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان پر کسی نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ) باغیوں نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب میں بمقام بقیع دفن ہوئے حش کوکب کو حضرت عثمان نے مول لے کر بقیع میں زیادہ کر دیا تھا اور عبداللہ بن زبیر ان کے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاریہ اور نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ ان کی دونوں بیویاں موجود تھیں۔ جب ان کو قبر میں لے چلے تو ان کی بیٹی عائشہ چلائیں ان سے ابن زبیر نے کہا چپ رہ ورنہ میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا جب حضرت عثمان کو انہوں نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب رو جب تک رونے کو جی چاہے ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انہوں نے ام موسیٰ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہے کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رنگ تھا بال بہت تھے ان کے تمام اعضا فربہ تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے۔ ان کی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ چھیاسی برس کی تھی اس کو قتادہ نے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نوے برس کی تھی بہت سے شاعروں نے ان کا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہے۔

من سره الموت صرفا لامزاج له — فليات مادبة في دار عثمانا
ضحوا باشمط عنوان السجود به — يقطع الليل تسبيحا و قراناً
صبر افد الكم امي وما ولدت — قد ينفع الصبر في المكروه احيانا
لتسمعن و شيكا في ديارهم — الله اكبريا ثارات عثمانا

جس کو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ اس میں اور کسی چیز کی آمیزش نہیں۔اس کو چاہیے کہ عثمان کے گھر جائے۔ لوگوں نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت میں بسر کرتا تھا۔ اے مسمانوں صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی اور فدا ہو جائیں۔ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہے یقیناً تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے۔ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائے گا۔۱۲

بعض اہل شام نے اس مرثیہ میں اور شعر بڑھائے ہیں ان کے بیان کی کوئی حاجت نہیں ہے چنانچہ اس میں کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

يا ليت شعري وليت الطير تخبرني — ما كان بين علي وابن عفانا

کاش مجھے معلوم ہو جاتا یا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان میں کیا واقعات پیش آئے۔۱۲

یہ اشعار ان لوگوں نے صرف اس لئے بڑھائے تھے تا کہ لوگوں کو حضرت علی سے لڑنی کی ترغیب ہو اور ان کے اس خیال کو قوت پہنچے کہ عثمان کو علی نے قتل کیا ہے نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہیں

ان تمس دار بني عفان موحشه — باب صريع و باب محرق حرب
فقد يصادف باغي الخير حاجته — فيها و ياوي اليها الجود والحسب

گو عفان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہیں۔ کوئی دروازہ گرا ہوا ہے اور کوئی جلا ہوا۔ مگر اب بھی حاجت مندوں کی وہاں حاجت روائی ہوتی ہے اور جود و حسب وہیں پناہ لیتا ہے۔۱۲

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلت نے کہا ہے

لعمري لبئس الذبح ضحيتم به — خلاف رسول الله يوم الاضاحيا

قسم اپنی جان کی اے لوگو! تم بہت نے بری قربانی کی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد قربانی والے دن۔

ان دونوں کے علاوہ اور شاعروں نے مرثیہ کہا ہے ہم اس کے بیان میں طول نہ دیں گے۔

۳۵۸۴۔ حضرت عثمانؓ بن عمرو انصاری

حضرت عثمانؓ بن عمرو انصاری ان کو ابو القاسم طبرانی معجم میں بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہیں اور انہوں نے دو حدیثیں روایت کی ہیں جو ہم ... ابو موسیٰ نے کتابتہً ... کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان انصار کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۵۔ حضرت عثمانؓ بن عمرو

حضرت عثمانؓ بن عمرو۔ حضرت انس کی (روایت کردہ) حدیث میں ذکر ہے (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول نہ دیا کرو کیونکہ اس میں بوڑھے اور کمزور اور حاجت مند لوگ (ہوتے) ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ عثمان بن عمرو ہیں اور بدری تھے اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہے۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

۳۵۸۶۔ حضرت عثمانؓ بن قیس

حضرت عثمانؓ بن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہیں یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے کہا ہے۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے (ایک مرتبہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگوں نے تحت الشجرہ بیعت کی ہے جو تمہارے سامنے موجود ہیں ہر ایک کو دو سو (درہم مشاہرہ) وظیفہ دیا کرو اور وہی اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو ان کے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۷۔ حضرت عثمانؓ بن محمد تیمی

حضرت عثمانؓ بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی ہیں۔ ابن ابی علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے ہم کو محمد بن ابی بکر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی رجاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی (وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابوحنیفہ) یعنی نعمان بن ثابت) سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جس کو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اس کو احرام والے کھا سکتے ہیں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خواب استراحت فرما رہے تھے یہاں تک کہ (اسی ذکر میں) ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں آپ بیدار ہوئے اور فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کی کہ شکار کے گوشت میں کہ اس کو غیر محرم صید کرے آیا اس کو محرم کھا سکتا ہے راوی نے کہا کہ اس کو کھانے کا آنحضرتؐ نے ہم کو حکم دیا۔ عبداللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اس کو اسد بن موسیٰ نے ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور فلاں فلاں نے یہاں تک کہ ان لوگوں کو پندرہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس میں (کچھ) خلاف نہیں ہے کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ ان کے والد ۳۶ ہجری میں واقعہ جمل میں شہید ہوئے تھے اور وہ اس وقت جوان تھے اور ان کی پیدائش رسول اللہؐ کے آخر زمانے میں تھی پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ ان کے بیٹے حجتہ الوداع میں ان لوگوں میں سے ہوں جو احکام شریعت میں مناظرہ کریں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس میں کچھ رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۸۸۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون

حضرت عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئی بن غالب قریشی جمحی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسائب تھی۔ سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح ان کی والدہ تھیں اور یہی سائب بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون کی والدہ تھیں یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (میں) اسلام لائے تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے انہوں نے اور ان کے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی۔ عثمان حبش ہی میں تھے کہ ان کو خبر پہنچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ان لوگوں کو جو کہ حبش میں تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل مکہ (یہ واقعہ اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپ نے ان کو سورہ والنجم سنائی و اثنائے تلاوت میں شیطان نے بتوں کی تعریف کچھ ایسے لہجہ میں بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہیں لہٰذا سورہ النجم میں جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سب نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب یہ کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا میں نے نہیں کہا اس پر سب کافر پھر خلاف ہو گئے۔) کے سجدہ کرنے کی خبر پہنچی تو یہ لوگ وہاں سے چل نکلے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہو گئے تو ان کی خبر ان لوگوں کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) ان کو حبش جانا گران گزرا اور مکہ میں بغیر پڑوس دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس و پیش میں) وہیں پر ٹھہر گئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان میں مکہ کے اندر داخل ہوا۔ عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے صالح بن ابراہیم ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے انہوں نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا ہے جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان میں رات دن (چین سے بسر) کرتے ہیں عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح و شام ایک مشرک کی امان میں امن کے ساتھ گزرتی ہے اور میرے دوستوں اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ میں تکلیف اور اذیت پہنچ رہی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ مجھ میں کوئی سخت نقص ہے پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمہارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ میں تمہاری امان میں تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکل کر رسول اللہؐ کے پاس جاؤں مجھ کو ان کی اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اصحاب کی پیروی (لازم ہے۔
ولید نے کہا شاید اے بھتیجے تم کو کوئی تکلیف پہنچی یا تمہارے بے حرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہیں لیکن میں اللہ کی امان سے راضی ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کے سوائے دوسروں سے امن چاہوں ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہیں) میرے امان مجھ پر علانیہ پھیر دو جیسے کہ میں نے تم کو پناہ دینے کا علانیہ اعلان کیا تھا۔ عثمان نے کہا چلو پس دونوں گھر سے نکل کر مسجد کی طرف چلے (وہاں پہنچ کر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (یہاں اس واسطے) آئے ہیں کہ مجھ پر امان کو پھیر دیں عثمان نے کہا کہ سچ ہے میں نے ولید کو وعدہ کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا مگر میں نہیں چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان میں رہوں اور میں نے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس میں گئے اور ان کے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر ان کو پڑھ کر سنایا کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوائے سب چیزیں باطل ہیں عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضروری زوال ہے۔ عثمان نے بھی پھر اس کے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہیں ہے قوم کے لوگوں اسکی طرف توجہ کی اور لبید سے کہا دوبارہ مصرعہ پڑھو تو حضرت عثمان اسی طرح ایک مصرعہ کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب کی۔ لبید نے کہا خدا کی قسم اے گروہ قریش تمہاری محفلیں تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھیں (آج کیا ہو گا) پس ان میں سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اس نے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جس کی وجہ سے ان کی آنکھ نیلی ہو گئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوئے) تھے انہوں نے کہا اے عثمان بے شک تم ایک مضبوط پناہ میں تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اس وقت) تم کو (مصیبت) پہنچی ہے عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہے اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہے جو اس آنکھ کو پہنچی مجھ کو رسول اللہ کی اور جو ایمان لا کر ان کے ساتھ ہیں ان کی پیروی لازم ہے ولید نے کہا کہ میری امان میں (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہے۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہیں ہے پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ عبادت میں تمام لوگوں سے زیادہ کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتوں سے کنارہ کشی رکھتے تھے انہوں نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تھی مگر آپ نے اس سے منع کیا۔ یہ ان شخصوں میں ہیں جنہوں نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں شراب نہ پیوں گا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہے اور مجھ سے کم درجہ کے لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔ یہ مہاجرین میں اول شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی ۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد ان کی وفات ہوئی تھی یہ پہلے شخص ہیں کہ بقیع میں دفن ہوئے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ فرماتی تھیں کہ نبیؐ نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے۔ آپ کی دونوں آنکھوں سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہؐ نے وفات پائی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ نے (ان سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جا کر مل جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جملہ آپ نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے فرمایا تھا۔ آنحضرتؐ نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لئے رکھ دیا تھا اور ان کی قبر پر تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے اوپر جھکے پھر سر اٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھا لیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہ اے ابوالسائب اللہ تم سے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہیں ہوئے یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے کہا کہ جنت تم کو مبارک ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کے سوار اور آپ کے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ میں خدا کا رسول ہوں مگر میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اس عورت کی بابت اختلاف ہے جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ انہیں کی بیوی ام سائب تھیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ام علاء انصاریہ تھیں جن کے یہاں وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھیں۔ ان کی بیوی نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے تھے

یا عین جو دی بدمع غیر ممنون	علی رزیۃ عثمان بن مظعون
علی امرء بات فی رضوان خالقہ	طوبی لہ من فقید الشخص مدفون
طاب البقیع لہ سکنی و غرقدہ	واشرقت ارضہ من بعد نعین
واورث القلب حزنا لاانقطاع لہ	حتی الممات فماترقی لہ شونی

اے آنکھ جاری کر آنسو جن کا سلسلہ قطع نہ ہو۔ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے۔ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضامندی میں شب بسر کرتا تھا۔ خوشخبری ہو اس کے لئے جسم اس کا دفن ہو چکا ہے۔ بقیع اور اس کا گورستان پاکیزہ ہو گیا۔ زمین اس کے دفن سے روشن ہوگئی۔ اس کی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو موت تک منقطع نہ ہوگا۔ اور میری یہ حالت نہ بدلے گی۔

ام علاء کہتی تھیں میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لئے ایک نہر جاری ہے پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو جا کر اس کی خبر دی آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے اعمال نیک کا ثمرہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۸۹۔ حضرت عثمانؓ بن معاذ قریشی

حضرت عثمانؓ بن معاذ۔ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا نام معاذ بن عثمان ہے۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریوں سے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۹۰۔ حضرت عثمہ ؓ (کنیت ابوابراہیم) جہنی

حضرت عثمہ ؓ ابوابراہیم جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے چنانچہ اس کو یحیٰی بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن عثمہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہے وہ کہتے تھے ایک دن نبیؐ (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوں مجھے رنج ہو رہا ہے اس کیفیت کو دیکھ کر جو آپ کے چہرہ سے ظاہر ہے آنحضرتؐ نے تھوڑی دیر ان کی طرف دیکھا بعد اس کے فرمایا کہ (اس کی وجہ) گرسنگی (ہے) وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر میں کچھ کھانا نہیں پایا (وہاں سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہاں مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض میں ایک کھجور ٹھرا لیا یہاں تک کہ ایک مٹھی بھر کھجوریں جمع ہوگئیں پس ان کھجوروں کو لے کر یہ حاضر ہوئے اور حضرت کے سامنے رکھ دئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کھائیے۔ نبیؐ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ کہ تم اللہ ورسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تم کو فاقہ اور مصیبت کے لئے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے ہے اس کو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہیں جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابونعیم نے ان کا نام ''ث'' کے ساتھ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے بجائے ''ث'' کے نون لکھا ہے اور ابن ماکولا اور ابوعمر نے بھی نون لکھا ہے۔

۳۵۹۱۔ حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب

حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آرہے تھے۔ ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے واقدی سے پس کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن منیب سے انہوں نیع ثیم بن کثیر بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہے شاید اصل میں محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجائے عن کے ابن ہو گیا کیونکہ اس سند میں صحابی کلیب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والجیم

۳۵۹۲۔ حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی

حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے۔ اس کو ابن یونس نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۹۳۔ حضرت عجوزؓ بن نمیر

حضرت عجوزؓ بن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں سے ابو سلیل سے انہوں نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کعبہ میں دروازہ کے سامنے منہ کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (یہ بھی دعا) مانگتے ہوئے میں نے سنا اللهم اغفرلي ذنبي عمدي وحطني ''اے اللہ میرے گناہ بخش دے وہ گناہ میرے قصد سے ہوئے ہوں یا میری خطا سے ہوں۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہے اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیرہما نے شعبہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہیں۔ ہم کو عبدالوہاب ابن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے شعبہ سے انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو ہجرت کے قبل ابطح میں کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی آپ کو فرماتے ہوئے سنا اللهم اغفرلي ذنبي خطئي و جهلي اور ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۹۴۔ حضرت عجیرؓ بن عبد یزید

حضرت عجیرؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے حرم کے حدود قائم کرنے کے واسطے بھیجا تھا۔ یہ قریش کے بزرگوں میں تھے سب سے معمر تھے رسول اللہؐ نے ان کو غنیمت خیبر میں سے تیس وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۹۵۔ حضرت عجیرؓ بن یزید

حضرت عجیرؓ بن یزید بن عبدالعزیٰ مکہ میں رہتے تھے۔ اس کو طبرانی نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسروں نے مقبرہ مکہ کے بزرگی میں ایک حدیث ان کی نسبت روایت کی ہے کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبروں میں) سے ستر ہزار آدمی اٹھائے جائیں گے کہ ان سے حساب نہ ہوگا۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے تیس وسق خیبر سے حصہ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجیر بن عبد یزید ہیں جن کا حال ان سے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (ان کے والد کے نام میں سے) ساقط کر دیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہؐ نے خیبر میں سے تیس وسق ان کو دیئے تھے ہم کو ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جن کو رسول اللہؐ نے خیبر میں سے حصہ دیا تھا نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیئے تھے پس غالب گمان یہ ہے کہ پہلا ہی صحیح ہے اور دوسرا بیان غلط ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب العین والدال

۳۵۹۶۔ حضرت عدا رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت عدا رضی اللہ عنہ بن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکاء بن عامر کے بھائی ہیں اور بکاء کا نام ربیعہ ہے اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی انف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ انف الناقہ نہیں ہیں کہ جن کے قبیلہ کی مدح حطیئہ نے کی ہے۔ یہ عدا بصرے کے بدوؤں میں شمار کئے گئے ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ان سے ابورجاء عطاردی اور عبدالمجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے واقعہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہم کو اللہ نے غلبہ نہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور ان کا نسب اچھا ہوا ہم کو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدا ابن خالد نے کہا کیا تم کو (وہ) تحریر پڑھ کر نہ سناؤں (جو) کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو لکھ دی میں نے کہا کہ ہاں سنائیے پس انہوں نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذه من رسول الله عبد ابو أمة لاداء و لا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم "یہ تحریر ہے اس بات کی کہ عدا بن خالد بن ہوذہ نے رسول اللہ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جس میں نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید فروخت ایسی ہوئی ہے جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے۔

اصمعی نے کہا میں نے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولیٰ کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا میں مبتلا ہونا اور انہیں سے میں نے خبثہ کے معنی دریافت کئے انہوں نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچ ڈالنا جس سے مسلمانوں سے معاہدہ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۹۷۔ حضرت عداس رضی اللہ عنہ بن شیبہ

حضرت عداس رضی اللہ عنہ بن شیبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والے سے ہیں۔ یہ نصرانی تھے۔ نبی ﷺ کے حلیہ کے (حدیث میں) ان کا ذکر ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیلی نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کر کے خبر دی اور رسول اللہ ﷺ کے طائف کی طرف تشریف لے جانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپ کو پہنچے ان کو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونوں اس باغ میں (موجود) تھے پس آپ نے انگور کے سایہ (میں آرام لینے) کا قصد کیا۔

چنانچہ وہیں سایہ میں آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونوں بیٹے آپ کو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلائے طائف آپ کو کیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب دے رہے ہیں پس ان دونوں کے خون نے جوش کیا۔ ان دونوں نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جس کا نام عداس تھا بلایا اور اس سے کہا کہ ان انگوروں میں سے ایک خوشہ لے کر اس شخص کے سامنے رکھ دے (یہ اشارہ آنحضرت ﷺ کی طرف تھا) چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور آپ کے پاس آ کر اس نے وہ انگور کا خوشہ رکھ کر کہا اس کو نوش کیجئے جب رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لئے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اس کو کھانا شروع کیا۔ عداس نے آپ کے چہرہ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہیں کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا اے عداس تم کس شہر کے ہو اور تمہارا دین کیا ہے۔ اس نے کہا میں نصرانی ہوں اور نینوی کے باشندگان سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والوں میں ہے۔ عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میرے بھائی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں پس عداس نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمہارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں نے ان سے کہا کہ اے عداس تمہاری خرابی ہو تم کو کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انہوں نے کہا اے آقا اس سے بہتر دنیا میں کوئی نہیں ہے ان دونوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے اے عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمہارا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۵۹۸۔ حضرت عدسؓ بن عاصم

حضرت عدسؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن سعد بن وائل عکلی ہیں۔ اس کو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبداللہ بن عدس نے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عدس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی ﷺ کے پاس وفد میں آتے تھے۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۹۹۔ حضرت عدیؓ بن بداء

حضرت عدیؓ بن بداء کو عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگوں نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے ابونضر سے انہوں نے باذان سے جوام ہانی کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے تمیم داری سے آیت یا ایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احد کم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بدا کے علاوہ کسی اور کے حق میں خیال کرتے ہیں یہ دونوں نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونوں کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور ان کے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (وہاں آ کر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ہم دونوں کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔ تمیم داری کہتے تھے ہم نے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر ڈالا۔ پھر اس کو آپس میں ہم نے اور عدی نے بانٹ لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم لوگ بدیل کے عزیزوں کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہم نے ان کے عزیزوں کو دے دیا جب ان لوگوں نے اسباب میں جام کو نہ پایا تو ہم سے اس کی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انہوں نے (ہمارے پاس) اس کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب میں نبیؐ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو میں پھر بدیل کے عزیزوں کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور میں نے (وہ) پانچ سو درہم (جو جام فروخت کر کے لئے تھے) ان کو دے دیئے اور یہ بھی ان کو میں نے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لئے ہیں پس رسول اللہؐ کے پاس وہ لوگ ان کو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے گواہ طلب کئے انہوں نے گواہوں کو نہ پایا پس آنحضرتؐ نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جس کی اس کے ہم مذہب تعظیم کرتے ہیں پس انہوں نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے **یا ایھا الذین آمنو شھادۃ بینکم** ...... الآیۃ کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے اور بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہے کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہیں لائے کیونکہ تمیم حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا ان سے اس کا حلف لو جس کو ان کے دین والے معظم جانتے ہیں۔ یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے۔ واللہ اعلم

۳۶۰۰۔ حضرت عدیؓ بن ابوالبداح

حضرت عدیؓ بن ابوالبداح۔ ہم کو اسماعیل وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالبداح بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے عام رغبت کے واسطے اجازت دے دی تھی کہ ایک دن تیراندازی کیا کرو اور ایک دن اس کو موقوف رکھا کرو۔ اسی طرح اس کو ابن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اس کو مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالبداح ابن عاصم بن عدی نے انہوں سے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۱۔ حضرت عدیؓ بن تمیم

حضرت عدیؓ بن تمیم کنیت ابورفاعہ اسی طرح ان کو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگوں نے تمیم بن اسید اور بعض نے عبداللہ بن حارث کہا ہے مگر جہاں تک میں جانتا ہوں تو سوا ابن علی کے دوسروں نے ان کو عدی نہیں کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۲۔ حضرت عدیؓ تیمی

حضرت عدیؓ۔ تیمی ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے وازع بن نافع نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عدی تیمی سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیوں پر قائم ہوگئی۔ ان کا تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۳۔ حضرت عدیؓ جذامی

حضرت عدیؓ۔ جذامی ہیں۔ ہم کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہبل طبیب بغدادی نے جو موصول میں فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد یعنی عبدالعزیز بن احمد کنانی خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر اور ابوالقاسم تمام بن محمد رازی اور ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون نے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابوالقاسم یعنی عبدالرحمٰن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابوبکر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حفص ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کی رسول اللہ ﷺ سے کسی سفر میں ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے میں نے کہا یارسول اللہؐ میری دو عورتیں ہیں وہ دونوں (مجھ سے) لڑنے لگیں میں نے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈال دی گئی پس وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کی دیت دو اور اس کے مال کے وارث نہ بنو وہ کہتے تھے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ سرخ ناقہ پر ہیں اور آپ فرماتے ہیں اے لوگوں تم جان لو کہ ہاتھ تین ہیں (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہے (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہے (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جس کو دیا جائے وہ سب سے نیچے ہے پس تم لوگ مال دنیا سے بچو اے اللہ میں نے (تیرے احکام کو) پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے دونوں کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہے یا انہوں نے کسی اور شخص سے اور اس نے عدی جذامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کو تیر مار دیا وہ مرگئی اور عبداللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن یہ دونوں دو شخص ہیں ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ دونوں حدیثیں عدی بن زید جذامی کے تذکرہ میں لکھی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۶۰۴۔ حضرت عدیؓ بن حاتم

حضرت عدیؓ بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہیں ان کے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ ان کی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی کنیت ابوطریف تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ابووہب تھی ان کے نسب میں طی تک بعض ناموں کی نسبت نسب جاننے والوں نے اختلاف کیا ہے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس ۹ ہجری میں ماہ شعبان میں وفد ہو کر آئے تھے بعض نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عدی بن حاتم کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے میں نے کہا کہ خود انہیں سے چل کر کیوں نہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مبعوث ہوئے تو آپ نے بلوا بھیجا تو مجھ کو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہ ہوئی پس میں وہاں سے چل دیا یہاں تک کے جب میں روم کی سرحد کے قریب پہنچ گیا تھا تو مجھ کو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں معلوم ہوئی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر میں اس شخص (یعنی رسول اللہؐ کے پاس جاؤں اگر وہ کاذب ہوں گے تو مجھ کو کوئی خوف نہیں ہے اور اگر سچے ہوں گے تو میں ان کی پیروی کرلوں گا اور آگے بڑھنے لگا جب میں مدینہ میں آیا تو لوگ میری اطلاع پا کر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ جہنم سے محفوظ ہو جاؤ گے میں نے کہا کہ میرا بھی دین ہے آپ نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ تمہارے دین کا جاننے والا ہوں میں نے کہا آپ مجھ سے زیادہ میرے دین کو جانتے ہیں آپ نے دو یا تین بار فرمایا ہاں آپ نے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہیں ہو کیا تم مرباع کھاتے ہو میں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہیں ہو کیا تم مرباع نہیں کھاتے ہو میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو تمہارے مذہب میں جائز نہیں ہے۔

حضرت عدی نے یہ سنکر اپنے منہ میں زبان کو حرکت دی۔ پھر حضور نے فرمایا۔ اے عدی! اسلام لے آؤ تو دوزخ سے بچ جاؤ گے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا تم کو اسلام لانے سے کیا یہ چیز مانع ہے کہ میرے اردگرد لوگ غریب ہیں اور لوگ جمع ہو کر ہمارے خلاف آتے ہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا تم حیرہ آئے ہو؟ میں نے کہا میں حیرہ تو نہیں آیا البتہ اسکی جگہ کے بارہ میں جانتا ہوں حضورؐ نے فرمایا۔ قریب ہی وہ وقت ہے کہ ایک عورت بغیر کسی کے سہارے حیرہ سے چلے گی طواف کرے گی بیت اللہ کا اور ہم پر کسریٰ بن ہرمز؟ فرمایا ہاں کسریٰ بن ہرمز دو یا تین دفعہ فرمایا۔ مال اتنا ہو جائے گا کہ لوگ غمگین ہوں گے اس وجہ سے کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دو نشانیاں تو دیکھ لیں کہ عورت نے ایک سفر کیا اور طواف کیا۔ کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر میں نے خود حملہ کیا اور حلف اٹھا سکتا ہوں کہ تیسری علامت بھی ضرور پوری ہوگی۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہؐ نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بیوی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہیں چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانوں نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا پس وہ اسلام لے آئیں اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے ان کا اسلام اچھا ہو گیا ہم نے ان کو (آئندہ) ان کے ہمشیرہ سفانہ کے حال میں ذکر کیا ہے انہوں نے رسول اللہؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ردت کے وقت میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہیں ہوئے اور ان کی قوم بھی ان کے ساتھ ثابت (قدم) رہی یہ بڑے سخی اور اپنی قوم میں بڑے شریف تھے سب لوگ ان کی تعظیم کرتے تھے خواہ ان کی قوم کے ہوں یا غیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم کے حاضر جواب تھے۔ ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ پر کوئی نماز کا وقت نہیں داخل ہوا لیکن اس حال کہ میں اس کا مشتاق رہتا تھا یہ رسول اللہؐ کے پاس جس وقت آتے تھے تو آپ ان کا اکرام کرتے تھے ہم کو بہت سے لوگوں ۔ بازتا ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابو عمر بن حیویہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم۔ یزید بن ہارون یعلی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے جب عمرؓ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا ت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی دیکھی تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھ کو پہچانتے ہیں حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم پہچانتا ہوں۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا میں تم کو پہچانتا ہوں خدا کی قسم تم اسلام اس وقت لا ہو کہ لوگوں نے کفر کیا اور تم نے پہچانا جب لوگوں نے انکار کیا اور تم نے وفا کی جب لوگوں نے بدعہدی کی تم آگے ہوئے ج لوگ پیچھے ہٹے۔ عدی نے کہا کافی ہے مجھ کو اے امیر المومنین مجھ کو کافی ہے عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران او قعہ خیبر میں ابوعبیدہ کے ساتھ شریک تھے اور اس کے علاوہ (اور بھی فتوح میں شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گ تھے تو یہ انکے ساتھ بعض فتوح میں شریک رہے۔ خالد بن ولید نے ان کے ہمرہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس خمس بھیجا تھا یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ شعبی نے کہا ہے کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے حاتم کی دیگیں یت مانگے انہوں نے ان دیگوں کو بھر دیا اور مزدوروں پر لاد کر وہ دیگیں اشعث کے پاس بھیج دیں اشعث نے (یہ کیفیت) کر) عدی کے پس کہلا بھیجا کہ ہم نے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم خلای دیگیں عاریت نہیں دیتے عدی (کی ت کی یہ حالت تھی) چیونٹیوں کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کر کے ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے. تھے کہ یہ ہمسایہ ہیں کا بھی حق ہے یہ عدی حضرت عثمانؓ سے منحرف تھے جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ان کے قتل کی بابر یک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جائے گا۔ جب واقعہ جمل میں ان کی ایک آنکھ پھوڑ دی گئی اور ان کا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا وران کا دوسرا بیٹا خارجیوں کے ساتھ مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابوطریف کیا حضرت عثمان کی شہادت میں بکری کا بچہ مارا گیا ں نے کہا ہاں خدا کی قسم بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین میں علی کے ساتھ شریک تھے ان سے شعبی اور تمیم بن طرفہ اور عبداللہ معقل اور ابواسحٰق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے ۶۷ ہجری میں وفات پائی تھی بعض نے کہا ہے ۶۸ ہجری بعض نے کہا ہے کہ ۶۹ ہجری میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ میں مختار کے زمانے میں ت پائی تھی بعض نے کہا کہ قرقیسا میں وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۵ حضرت عدیؓ بن ربیعہ بن سواءۃ

حضر عدیؓ بن ربیعہ بن سواءۃ بن جشم بن سعد جشمی ہیں محمد بن عدی کے والد تھے یہ عدی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیہ یں اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا مگر میں نہیں جانتا ہوں یہ نبیؐ کی بعثت کے زمانے میں زندہ تھے یا نہیں ہم نے ان کے بیٹے مح کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔

۳۶۰۶۔ حضرت عدیؓ بن ربیعہ

حضرت عدیؓ بن ربیعہ ان کو لوگوں نے ان شخصوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نو مسلموں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں اور وہ ابوالعاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہیں پس اگر ان کا خیال سچا ہے تو یہ دونوں دو شخص ہیں یعنی یہ عدی اور ان سے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

۳۶۰۷۔ حضرت عدیؓ بن ابی زغباء

حضرت عدیؓ بن ابی زغباء ابوزغبا کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہدین میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر میں ابوسفیان کے قافلہ کی تجسس میں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت عدیؓ بن زید جذامی

حضرت عدیؓ بن زید جذامی، حجازی ہیں۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث میں اختلاف ہے ان سے عبداللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اطراف مدینہ میں ایک ایک بریدہ مویشیوں کی چراگاہ بنائی تھی کہ اس کے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائیں سوا اس کی لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جاتے ہیں اور کوئی چیز کاٹی نہ جائے ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے قبیلہ جذام میں سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے ایک شخص سے نقل کیا جن کو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جس کی وجہ سے وہ عورت مرگئی یہ شخص رسول اللہ ﷺ سے تبوک میں پیچھے آکر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اس کی تم دیت دو اور اس کے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے اور ابوعمر نے عدی جذامی کہا ہے اور ان سے ایک حدیث انہیں کی عورت کے قتل کی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے انہوں نے انہیں میں سے ایک شخص سے سنی جن کو لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہیں بیان کیا وہ یہی ہیں اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عدی بن زید عدوی جذامی ہیں اور طبرانی نے ان دونوں کو دو عنوان میں بیان کیا ہے عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی مدینہ کی نسبت روایت کی ہے اور جذامی سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی۔ ابوموسیٰ نے کہا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا حالانکہ وہ دونوں دو شخص ہیں عدی جذامی کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۰۹۔ حضرت عدیؓ بن شراحیل

حضرت عدیؓ بن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد میں ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد ہو کر اپنے اور اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لے کر) آئے تھے اور انہوں نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک خط لکھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۰۔ حضرت عدیؓ بن عبد

حضرت عدیؓ بن عبد بن سواءہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن تدیل بن جشم بن جذام جذامی ہیں یہ نبی کے پاس وفد ہو کر آئے تھے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۶۱۱۔ حضرت عدیؓ بن عدی

حضرت عدیؓ بن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں ان کی کنیت ابو فروہ تھی ان کو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کے والد کے صحابی ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان کے مال (تلف کرنے) میں قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ میں پائے گا اور یہ حدیث بہت سے لوگوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے۔ ہم کو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انہوں نے عرس سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام میں کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس کام کو برا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود نہیں ہے اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو مگر اس کو پسند کرے وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود ہو۔ (مقصود یہ ہے کہ برے کام کو سن کر اس سے بیزاری ظاہر کر دینا چاہیے یا کم از کم اس سے دل میں ناراض ہونا چاہیے۔) یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہیں نیز اس کو ابو داؤد نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابو شہاب سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے پس جہاں یہ حدیثیں مرسل روایت ہوئی ہیں ان کو دیکھ کر بعض لوگوں نے ان کو صحابی خیال کیا ہے۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا نیز ابو زکریا نے کہا کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رجا ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے اپنے والد سے انہوں نے عدی بن عمیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے ایسی حلف کی کہ اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک میں کر لے وہ اللہ برتر کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا ابوزکریا نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول اللہ کے صحابی تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عدی صحابی نہ تھے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ اور موصول کا عامل بنا دیا تھا اور یہ بڑے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبدالعزیز کا ان کو عامل بنانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ ان کی خلافت ۱۰۰ ہجری میں تھی۔اور یہ عدی ان کے بعد بھی زندہ رہے۔

۳۶۱۲۔حضرت عدیؓ بن عمرو

حضرت عدیؓ بن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہیں۔یہ مغنی اور شاعر ہیں ابن کلبی نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انہوں نے کہے تھے۔اس میں سے چند یہ ہیں

ترکت الشعر واستبدلت منه　　اذا داعی صلوۃ الصبح قاما

کتاب الله ليس له شريك　　و ودعت المدامة والندامی

و ودعت القداح وقدا رانی　　بهاسدکا وان کانت حراما

میں نے شعر گوئی ترک کر دی اور اس کے عوض میں۔یہ بات اختیار کی ہے کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔کتاب اللہ کا کوئی شریک نہیں۔میں نے شراب خواری اور رندانہ مجلسیں چھوڑ دیں۔میں نے جام نوشی ترک کر دی اور میں اپنے آپ کو اس کی وجہ سے خوش دل پاتا ہوں اور یقیناً حرام تھی۔اور یہ معروف تھے اعرج کے ساتھ۔

۳۶۱۳۔حضرت عدیؓ بن عمیرہ کندی

حضرت عدیؓ بن عمیرہ بن فروہ کندی ہیں ان کی کنیت ابوزرارہ تھی انہوں نے مقام رہا میں وفات پائی تھی۔ان سے قیس بن ابوحازم نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدی کندی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بن کر جائے تو وہ اگر ایک دگہ بھی (وہاں کی آمدنی کا) ہم سے چھپائے تو یہ خیانت ہے قیامت کے دن اسے لائے گا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے گویا کہ وہ میری نظر کے سامنے ہے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اپنا کام واپس لیجئے حضرت نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا ابھی آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ میں اس شخص کے لئے کہتا ہوں جس کو عامل بناؤں کہ وہ قلیل و کثیر سب لے آئے پھر جس قدر اس کو دے دیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ کندی ہیں۔

۳۶۱۴۔ حضرت عدیؓ بن عمیرہ

حضرت عدیؓ بن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے ان سے ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہیں ثیبہ عورت تو اپنی رضا مندی یا نا رضا مندی بیان کر دے مگر بکر کی رضا اس کا خاموش ہوتا ہے اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ دو شخص رسول اللہؐ کے پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہے اور دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہے اور اس نے اس کو غصب کر لیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ میں زمین ہے وہ قسم کھا دے جب لوگوں نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار رہو جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس نے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے خیال میں پہلے ہی شخص ہیں یعنی عدی بن عمیر بن عروہ۔ میں کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں لیکن ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ میں رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہاں گئے تو انہوں نے اہل کوفہ سے حضرت عثمانؓ کے حق میں کچھ سخت و نا ملائم باتیں سنیں پس بنو ارقم نے جو قبیلہ کندہ کے خاندان سے اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے تھے کہا تھا کہ کہ ہم اس شہر میں نہیں رہتے ہیں کہ جس میں لوگ عثمانؓ کو اشنام دہی کرتے ہیں پس وہ وہاں سے حضرت معاویہؓ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراق آتا تھا تو یہ اس کو جزیرہ میں اترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھیں گے اور ان کو کچھ زمین دے دیتے تھے بعد اس کے انہوں نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نصیبین کے بچھو تم کو تکلیف پہنچائیں گے لہٰذا تم مقام رہا میں رہو اور وہیں ان کو زمین دے دی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ عدی کا انتقال مقام رہا میں ہوا ہے۔ ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ عدی اور وہ عدی جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہیں کنیت ان کی ابو فروہ ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن فروہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۱۵۔ حضرت عدیؓ بن فروہ

حضرت عدیؓ بن فروہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور (یہ بھی) کہا ہے کہ ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ ابن ارقم کندی ہیں کوفی الاصل تھے اور وہیں ان کا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہیں یہ اکثر لوگوں کے نزدیک پہلے عدی کے علاوہ تھے اسی طرح ابو حاتم وغیرہ نے کہا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہی عدی بن عدی فقیہ کندی کے بھائی ہیں جو عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب تھے اس کو بخاری نے کہا ہے اور بخاری کے علاوہ لوگوں نے بخاری کی مخالفت کی ہے اوران کو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہے اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہیں ہیں اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ یہ نہ تو عمیر کے بیٹے ہیں نہ فروہ کے اوران کے والد کو تیسرا شخص کہا ہے اوران سے ایک شخص نے روایت کی ہے جس کو لوگ عرس کہتے تھے رجا بن حیوہ نے عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے ۴۰ ہجری میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ ان کو میں پہلا ہی عدی خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کلام ایسا نہیں ہے کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابوحاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں ہاں احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عدی ان دونوں کے علاوہ شخص ہیں اور شک نہیں ہے کہ اس میں احمد بن زہیر نے غلطی کی اور میں بھی اس بات میں نہیں شک کرتا ہوں کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہیں نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہیں میرے خیال میں یہ تینوں شخص ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۶۱۶۔ حضرت عدیؓ بن قیس سہمی

حضرت عدیؓ بن قیس سہمی ہیں یہ بھی مولفۃ القلوب میں سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انہیں میں سے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انہیں میں عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۷۔ حضرت عدیؓ بن مرہ

حضرت عدیؓ بن مرہ سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہیں جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ ان کے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کے سینہ میں برچھا مار دیا گیا تھا اسی کے صدمہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۱۸۔ حضرت عدیؓ بن نضلہ

حضرت عدیؓ بن نضلہ۔ اسی طرح ابن اسحٰق اور واقدی نے لکھا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نضیلہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہیں اور عدی کی والدہ مسعود بن حذافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں انہوں نے اوران کے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں عدی ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام میں اول مورث ہیں کہ ان کے بیٹے نعمان نے ان کی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۹۔ حضرت عدیؓ بن نوفل

حضرت عدیؓ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اسدی قریشی ہیں یہ نوفل کے دونوں بیٹوں ورقہ اور صفوان کے بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھےان کی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شرا فہمی کی بہن تھیں اس کو زبیر نے بیان کیا ہے عدی فتح مکہ میں اسلام لائے تھے پھر حضرت عمرو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے حضرت موت کے عامل رہے ام عبداللہ بنت ابی بختری بن ہشام ان کی زوجہ تھیں ان کو برابر لکھ لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آؤ مگر وہ نہ آتی تھیں بالآخر عدی نے ان کو یہ شعر لکھ کر بھیجا

اذا ما ام عبدالله لم تعلل بواديه ولم تمس قريبا هيج الشوق دواعيه

جب ام عبداللہ نے اس کے یہاں آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئیں تو ان کا شوق اور بھی جوش میں آیا۔

تو ام عبداللہ سے ان کے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمہارے چچازاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا ہے تم اس کے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (ان کے پاس) چلی گئیں۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۲۰۔حضرت عدی ؓ بن ہمام

حضرت عدی ؓ بن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہیں ابو عائذ ان کی کنیت تھی یہ نبی ﷺ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اس کو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

باب العين والراء

۳۶۲۱۔حضرت عرابہ ؓ بن اوس

حضرت عرابہ ؓ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہیں ان کے والد اوس بن قیظی ان منافقوں کے سرداروں سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا عورۃ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو احد میں بوجہ کمسنی کے چند اور لوگوں کے ہمراہ جن میں ابن عمر اور براء بن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سرداروں سے تھے بڑے سخی تھے سخاوت میں عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے۔ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہے کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شماخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کیوں جاتے ہو اس نے کہا اپنے گھر والوں کے واسطے غلہ لینے جاتا ہوں اس کے ساتھ دو اونٹ تھے پس انہوں نے کھجوریں اور گیہوں سے ان کو بھر دیا اور اس کو کپڑے پہنا دیئے اور اس کی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور ان کی اپنے اس قصیدہ میں مدح کی

رايت عرابة الاوسى يسمو الى الخيرات منقطع القرين

اذا مارايه رفعت لمجد تلقاها عرابة باليمين

اذا بلغتنى وحملت رحلى عرابة فاشرقى بدم الوتين

میں نے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیوں کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کوئی ان کا ساتھی نہیں ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہے تو عرابہ اس کو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں جب تم نے مجھے پہنچا دیا اور سواری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری غلہ سے لاد دی تو نے اے عرابہ تو اب رگ گردن کو سرخ کرلے۔

۳۶۲۲۔ حضرت عرابہؓ بن شماخ

حضرت عرابہؓ بن شماخ جہنی ہیں۔ یہ اس تحریر میں گواہ تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے علا بن حضرمی کے لئے بحرین بھیجنے کے وقت لکھ دی تھی۔ اس کو دباغ نے اس میں ذکر کیا ہے کہ جس میں ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۶۲۳۔ حضرت عرابہؓ

حضرت عرابہؓ۔ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے ان کی سندوں میں ان کا ذکر ہے اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان ہے۔

۳۶۲۴۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے روایت کی ہے یہ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابو بکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ معروف بابن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلا یعنی احمد بن مکی بن حسنویہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبداللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر یزدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگوں کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونے والے کی ہے پس آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہو پس جو شخص تم میں سے زندہ رہے گا بڑا اختلاف دیکھے گا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہیں پس جو شخص تم میں سے اس کو پائے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرلے اور خلفاء مہدیین وراشدین کے طریقہ کو (اختیار کرے) اور سخت پکڑو اس کو عرباض کی وفات ۷۵ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر والے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۵۔ حضرت عزبؓ کندی

حضرت عزبؓ۔ کندی' کندی تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابو عفیف یعنی عبدالملک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزیں پیدا کرو گے مگر محدثات عمرؓ مجھ کو بہت محبوب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۲۶۔ حضرت عرس ؓ بن عامر

حضرت عرس ؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکاء بن عامر بن صعصعہ ہیں یہ عرس اور ان کے بھائی عمرو بن عامر نبیؐ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے آپ نے ان کے رہنے کے مقامات یعنی مصنعہ اور قرار ہبہ کر دئے تھے۔ اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۲۷۔ حضرت عرس ؓ بن عمیرہ

حضرت عرس ؓ بن عمیرہ کندی ہیں۔ عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی عدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان سے ان کے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہے ان سے زہدم بن حارث نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ دوزخ میں تلاش کرے اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ عورتوں کی ترویج میں عورتوں ہی سے مشورہ لو اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انہوں نے عرس سے روایت کی ہے۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کے نسب میں جو کچھ کلام ہے وہ پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۸۔ حضرت عرس ؓ بن قیس

حضرت عرس ؓ بن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہیں۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو نہیں جانتا ہوں بعض نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

۳۶۲۹۔ حضرت عرفجہ ؓ بن اسعد

حضرت عرفجہ ؓ بن سعد بن کرب تمیمی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہیں۔ بصری تھے یہ وہی شخص ہیں کہ ایام جاہلیت میں واقعہ کلاب کے دن ان کی ناک کو صدمہ پہنچا تھا ہم کو ابو منصور بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابو الاشہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ بن عرفجہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے ان کے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور ان کے دادا کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگا لی تھی۔ وہ بدبو کرنے لگی (انہوں نے کہا) مجھ کو نبی ﷺ نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگا لوں اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید صنعانی نے ابو الاشہب سے اپنی سند کے ساتھ نقل کر کے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۰۔ حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ

حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ یہ وہ شخص ہیں کہ عمر بن خطاب ؓ نے عتبہ بن غزوان سے ان کے حق میں کہا تھا اور ان کو مدد کے لئے بھیجا تھا کہ ان سے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہیں میں نے اس کو بہت سے ان صحیح نسخوں میں دیکھا ہے جو کہ نہایت معتبر ہیں کہ خزیمہ غلط ہے بلکہ وہ ہرثمہ ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جن کو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لئے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابوبکر صدیق نے بھی عمان میں ان سے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اس وقت) کہ جب وہاں کے لوگ نقیط بن مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن قلعانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انہوں نے مرتدوں پر فتح پائی۔

۳۶۳۱۔ حضرت عرفجہؓ بن شریح

حضرت عرفجہؓ بن شریح اشجعی ہیں۔ بعض نے کہا کندی ہیں اور بعض نے ان کے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کے علاوہ کہا ہے اور ان میں سے بعض لوگوں نے ان کو اسلمی کہا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور لسبیعی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آج کی شب (میں نے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کئے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کئے گئے پھر عمر وزن کئے گئے دونوں بھاری اترے مگر پھر عثمان وزن کئے گئے تو ہلکے اترے۔ ہم کو یحیٰی بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انہوں نے عرفجہ بن شریک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہوگا پس جو ارادہ کرے کہ محمد ﷺ کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع ہوں تو تم لوگ اس کو تلوار سے مارو خواہ کوئی ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ عرفجہ اشجعی عرفجہ بن شریح کندی کے علاوہ ہیں اور کہا کہ جس طرح احمد نے کہا ہے وہ میرے نزدیک نہیں اور ان سے ابوعمر نے یہ دونوں حدیثیں روایت کی ہیں اور کہا ہے کہ عرفجہ کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۲۔ حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ

حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ بن عبدالعزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن عمرو مزیقی یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے موصل میں لشکر جمع کیا تھا اور اس کے حاکم ہوئے اور موصل کی نسبت ان کی بہت خبریں ہیں یہ وہی شخص ہیں کہ ان کے ذریعہ عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ میں عرفجہ بن ہرثمہ سے تمہاری مدد کرتا ہوں کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنیوالے ہیں۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے (امور جنگ میں) مشورہ لیتے رہنا ہشام کلبی نے ان کو اسی نسب سے ذکر کیا ہے اور ان کو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا شمار بارق میں ہے طبرانی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں کہ جنہیں حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابوعمر نے ان کو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہے پس اس میں تصحیف ہوگئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں کہ ان کی غلطی پہنچان لی جائے ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابو غسان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہاں چار ہزار لوگوں کو ازد اور طی اور کندہ اور عبدالقیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انہوں نے فارس سے موصل تک ان کو معافی میں دے دیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شب خون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور ہم سے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے سیف بن عمرو سے انہوں نے محمد' طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق میں جمع ہو رہے ہیں اور میں وہاں سے چلا آیا ہوں تکریت میں مقیم ہوں پس حضرت عمر نے ان کے پاس لکھا کہ عبداللہ بن مغنم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کرو اور مقدمۃ الجیش ان کے ربعی بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہوں اور تکریب وموصول کی فتح میں پوری حدیث بیان کی۔ واللہ اعلم

۳۶۳۳۔ حضرت عرفجہؓ بن ابی یزید

حضرت عرفجہؓ بن ابی یزید۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہیا ور کہا ہے کہ جعفر مستغفری نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ ان کو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث ان کی نہیں بیان کی۔

۳۶۳۴۔ حضرت عرفطہؓ انصاری

حضرت عرفطہؓ انصاری' انصاری ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون. الایۃ ''مردوں کے لئے حصہ ہے اس (مال) میں جو چھوڑ جائیں والدین اور رشتہ دار۔'' (اس کی شان نزول یہ ہے کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیاں چھوڑیں اور ایک بیوی جو ام کجہ کے نام مشہور تھیں پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوئے جن کا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونوں نے اوس کا مال لے لیا۔ تو ام کجہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیاں چھوڑیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ ان کی معاش میں خرچ کروں حالانکہ انہوں نے اچھا مال چھوڑا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ اور عرفطہ لے گئے اور انہوں نے لڑکیوں کو کچھ بھی نہیں دیا اور وہ لڑکیاں میرے پاس ہیں اور وہ دونوں ان لڑکیوں کو کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتے اور میرے پاس ایسا نہیں کہ ان کو کفایت کرے رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ میں دیکھوں اللہ برتر اس کے بارہ میں کیا حکم دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون اور آپ نے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شئے کے قریب نہ ہونا (یعنی اس میں سے کچھ صرف نہ کرنا) یہاں تک کہ میں تم کو دیکھوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۳۵۔ حضرت عرفطہؓ بن حباب

حضرت عرفطہؓ بن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن جبیر ازدی ہیں۔ بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعہ طائف میں شہید ہوئے انہوں نے اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت معروف نہیں ان کو ابن اسحٰق نے بھی ذکر کیا ہے کہ ابن جناب ہیں اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ ابن حباب کہے جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۳۶۔ حضرت عرفطہؓ بن نضلہ

حضرت عرفطہؓ بن نضلہ اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مکعت تھی۔ ان کا تذکرہ ابو مکعت اور ابو مصعت میں کیا گیا ہے پس چاہیے کہ وہاں ان کا حال دیکھا جائے۔

۳۶۳۷۔ حضرت عرفطہؓ بن نہیک

حضرت عرفطہؓ بن نہیک تمیمی ہیں یہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یزید بن عبداللہ صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تمیمی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہیں اور اس میں ہمارے لئے حصہ و برکت ہے اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہے اور ہم کو اسی کی طرف حاجت ہے کیا پس آپ اس کو حلال کہتے ہیں یا حرام آپ نے فرمایا حلال کہتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے اور پوری حدیث بیان کی۔

۳۶۳۸۔ حضرت عروہؓ بن اثاثہ

حضرت عروہؓ بن اثاثہ عدوی ہیں۔ مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اس کو ابو موسیٰ نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحٰق نے ان کو مہاجرین حبش میں نہیں ذکر کیا ہے ہاں موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ میں نہیں آتا ہجرت فتح مکہ کے ساتھ ہی منقطع ہو گئی تھی۔ ابو موسیٰ نے ان کے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان پر وہاں کلام وارد ہوگا۔

۳۶۳۹۔ حضرت عروہؓ بن اسماء

حضرت عروہؓ بن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحٰق اور واقدی نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ مشرکوں نے واقعہ بیر معونہ میں عروہ بن اسماء کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجود کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی قوم بنی سلیم نے ان کو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انہوں نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھیوں سے اپنی جان عزیز نہیں رکھتا بعد اس کے آگے بڑھے اور لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۰۔ حضرت عروہؓ بن جعد

حضرت عروہؓ بن جعد۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن ابی الجعد بارقی ہیں اور بعض نے ازدی کہا ہے یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ میں تھے اور سرحدروز کے محافظ تھے اور ان کے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے ان میں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جس کو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہے کہ عروہ بن جعدہ کے گھر میں میں نے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بندھے ہوئے دیکھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر ابن حریت ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان دونوں کا بارقی لکھنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہے ایک ہی ہے کیونکہ بارق اور ازدہی کی شاخ ہے اور وہ بارق بن عدی بن حارثہ بن امرءالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہیں ان کو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوئے تھے اس کا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہو گئے تھے اور بعض نے اس کے علاوہ کہا ہے۔

۳۶۴۱۔ حضرت عروہؓ سعدی

حضرت عروہؓ سعدی ہیں۔ اس کو ابوبکر اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے محمد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ ویران (مقام) آباد ہو جائیں اور آباد (مقام) ویران ہو جائیں گے اور جہاد (کامال غنیمت) ہو جائے گا اور آدمی امانت کو قلب سے اس طرح نکال ڈالے گا جس طرح اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۴۲۔ حضرت عروہؓ بن جہنی

حضرت عروہؓ بن جہنی ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کو عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد (بجستانی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حنبل و ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فال بد کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہے اور مسلمانوں کے فال بد پر خیال نہ کرنا چاہیے پس جس وقت کوئی شخص تم میں سے فال بد دیکھے تو کہے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیات الا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت لا حول ولا قوۃ الا بک ''اے اللہ نیکیاں تو ہی لاتا ہے اور برائیاں تو ہی دفع کرتا ہے نہیں طاقت وقوت مگر تیری مدد سے۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہے ان سے حبیب نے روایت کی ہے اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر جہنی ہیں انہوں نے نبیؐ سے مرسل روایت کی ہے اس کو ہم نے ذکر کردیا تاکہ پہچان ہو جائے۔

۳۶۴۳۔ حضرت عروہؓ بن عامر

حضرت عروہؓ بن عامر بن عبید بن رفاعہ ان کو بھی اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ ابن عامر بن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت عمیس اپنے تین لڑکوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان لڑکوں کو افسوں سکھانے کی آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا سکھا دو۔ اسماعیلی نے کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۴۴۔ حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہیں فوت ہوئے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہاں ان کا نسب نہیں بیان کیا پھر یہاں ان کو عروہ بن عبدالعزیٰ کہا ہے اور نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مہاجرین حبش سے ہیں اور وہ دونوں ایک ہیں حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان کے بیان میں ان کا نسب پہلے گزر چکا ہے۔ جس طرح کہ ابوعمر اور زبیر وغیر ہمانے ذکر کیا ہے اور شک نہیں کہ ابوموسیٰ نے چونکہ اس تذکرہ میں عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور ان کا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہاں عروہ کو ابن عبدالعزیٰ لکھا ہوا دیکھا عبدالعزیٰ نام ان کے دادا کا تھا لہٰذا انہوں نے ان دونوں کو دو شخص خیال کیا اگر غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہیں اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہیں وہم اور غلطی بعض کاتبوں کی ہے۔ واللہ اعلم اور جس نے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ان عبدالعزیٰ کی طرف منسوب ہیں اور ان کی صلبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہے منجملہ ان کے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان ہیں نعمان کے اور عبدالعزیٰ کے درمیان میں دو شخص ہیں علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہے کہ بعض لوگوں نے عروہ و اثاثہ بن عبدالعزیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ ابواثاثہ بن عبدالعزیٰ کے بیٹے عمرو ابن اثاثہ ہیں عروہ بن اثاثہ اور وہ مہاجرین حبش سے ہیں اور ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ تھیں یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے ہم نے ان کو عمرو بن اثاثہ کے نام میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۴۵۔ حضرت عروہؓ بن عیاض

حضرت عروہؓ بن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہیں۔ اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارق ایک پہاڑ (کا نام) ہے بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہاں فروکش ہوئے تھے پس وہ اس (کے نام) سے منسوب ہو گئے حضرت عمر ﷺ نے انہیں عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور ان کے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور یہ حدیث ان سے مروی ہے کہ گھوڑی کی پیشانی میں خیر وابستہ ہے اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن الجعد کے بیان میں لکھا ہے اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہے۔ یہ پہلے گزر چکا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا حالانکہ ایسے تذکروں کی ان کی عادت ہے۔ عروہ کے پاس ستر گھوڑے رہتے تھے جن لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان ﷺ کی خلافت کے زمانہ میں کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تھا یہ ان سب میں بڑے تھے۔

۳۶۴۶۔ حضرت عروہ قشیری رضی اللہ عنہ (کنیت ابوغاضرہ)

حضرت عروہ قشیری رضی اللہ عنہ۔ ان کی کنیت ابوغاضرہ تھی۔ فقیمی تھے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی کہ میں مدینہ آ کر مسجد میں داخل ہوا اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے ان کے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپ رہے تھے یا غسل کے پس انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ ان کی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ فلاں بات بتایئے فلاں بات بتایئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۷۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ قشیری

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ۔ ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہے کہ عروہ نے کہا میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤں کی پرستش کیا کرتے تھے ان سے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہ ہوتی تھی پھر خدا نے آپ کو مبعوث کیا اور ہم کو ان خداؤں سے نجات دی نبی ﷺ نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اس کے آپ نے میرے لئے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

۳۶۴۸۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک اسلمی

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک اسلمی ہیں۔ صحابی تھے اس کو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انہوں نے ان کی نسبت ذکر نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۴۹۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن شداد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگوں نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا اس کو جعفر نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۰۔ حضرت عروہؓ مرادی

حضرت عروہؓ مرادی' مرادی ہیں۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے اور نبی ﷺ سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۱۔ حضرت عروہؓ بن مرہ

حضرت عروہؓ بن مرہ بن سراقہ انصاری ہیں اوسی ہیں واقعہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۲۔ حضرت عروہؓ بن مسعود

حضرت عروہؓ بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس عیلان ثقفی ہیں کنیت ان کی ابومسعود تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابویعفور تھی اور ان کی والدہ سبیعہ بنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھیں۔ عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود میں جا کر مل جاتا ہے یہ عروہ وہی شخص ہیں کہ جن کو قریش نے نبیؐ کے پاس واقعہ حدیبیہ میں بھیجا تھا یہ (وہاں سے جب) قریش کے پاس واپس آئے تو ان سے کہا کہ تم لوگوں پر ایک واضح امر پیش ہے اس کو قبول کرو۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے اسحٰق سے روایت کی ہے جب رسول اللہؐ ثقیف سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپ کے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرتؐ سے مدینہ میں پہنچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا جیسا کہ ان کی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تم کو قتل کر ڈالیں گے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ پہچان لیا کہ ان میں نخوت ہے بوجہ اس کے وہ اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی قوم میں ان کی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہوں قوم ان کی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے۔

پس یہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوئے چلے اور یہ امید کر لی کہ ان کے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں گے جب یہ ان سے نزدیک ہوئے اور ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ان کو اپنا دین ظاہر کیا۔ ان لوگوں نے ہر طرف سے ان کے تیر مارنا شروع کر دیئے پس ایک تیر ایسا پڑا (کہ اس کے صدمہ سے) شہید ہو گئے۔ بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہیں کہ انہی لوگوں میں سے ایک شخص نے ان کو قتل کیا اور اس کا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے تھا اور احلاف کا خیال ہے کہ عتاب بن مالک کی اولاد میں سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا۔ عروہ سے کہا گیا کہ تم اپنے خون میں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کرامت کہ اسی سے مجھ کو اللہ نے بزرگی دی اللہ برتر نے شہادت کو میرے پاس بھیجا ہے نہیں ہے۔ مجھ میں کوئی چیز لیکن جو ان شہیدوں میں تھی جو رسول اللہؐ کے شریک ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے قبل اس کے کہ آنحضرتؐ ہجرت کریں پس تم لوگ مجھ کو ان کے ساتھ دفن کر دو پس ان لوگوں نے انہیں کے ساتھ دفن کر دیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ عروہ کا حال ان کی قوم میں مثل حال صاحب یٰسین کے ہے ان کی قوم میں اور قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لولا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزل هذا القران علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجھ پر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گاؤں سے مراد مکہ اور طائف ہے اور عروہ حضرت مسیح سے صورت میں مشابہ تھے۔ ان سے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہوں کو ہدم کر دیتا ہے جس طرح بھیہ بنیادوں کو ہدم کر دیتی ہے کہا گیا یا رسول اللہ زندوں کے واسطے اس کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ زندوں کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہے۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جس کو لوگ ابوالملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۳۔ حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری

حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری' غفاری ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس کے واسطے ایک سیاق ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کسی نے ان کا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود کہے جاتے ہیں ان ان کا کوئی نام نہیں بیان کیا گیا ہے ہاں بعض لوگوں نے عبداللہ نام بیان کیا ہے ہم اس پہلے تذکرہ میں اس کو ذکر کر چکے ہیں پس اگر قول محفوظ ہے تو وہ ضرور ہی نادر ہے۔

۳۶۵۴۔ حضرت عروہؓ بن مضرس

حضرت عروہؓ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن زہل بن رومان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ ان کے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہیں جن کے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصن فزاری کو بھیجا جبکہ انہوں نے ان کو زمانہ ردت میں قید کر کے ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا تھا ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم ابن محمد وغیرہ ہمانے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں قبیلہ طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو پست کر دیا ہے اور اپنے آپ کو بہت تکلیف میں ڈالا ہے خدا کی قسم جو پہاڑ مجھ کو ملا میں اس پر ٹھہرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۵۵۔ حضرت عروہؓ بن معتب

حضرت عروہؓ بن معتب انصاری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے (امام) بخاری نے کہا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہے اور یہی درست ہے ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان سے ولید بن عامر بن مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک اس کے صدر مقام میں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۶۔ حضرت عریبؓ (کنیت ابوعبداللہ)

حضرت عریبؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی ملیکی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے بخاری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی تھے ہم کو محمد بن عمر بن ابی عیسٰی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے وہ کہتے تھے ہمیں سے احمد بن عبدالرحمٰن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعد ابن سنان نے یزید بن عبداللہ بن عریب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سر او علانیہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۷۔ حضرت عریبؓ بن عبد کلال

حضرت عریبؓ بن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہیں نبیؐ نے ان کے اور ان کے بھائی حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیر ان دونوں کے متعلق تھی۔ اس کو کلبی نے کہا ہے ان کے بھائی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ بیان ہوا ہے۔

باب العین والسین

۳۶۵۸۔ حضرت عسؓ عذری

حضرت عسؓ۔ عذری ہیں۔ اور بعض لوگوں ان کو غفاری کہتے ہیں انہوں نے نبیؐ سے ایک زمین وادی قریٰ میں مانگی تھی جو آپ نے انہیں دے دی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو غزوۂ تبوک میں دیکھا تھا آپ نے مسجد وادی القریٰ میں نماز پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے اسی طرح عس کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے عُنیر کے نام میں بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس میں اختلاف ہے امیر ابونصر نے عنتر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عذری ہیں اور صحابی ہیں ان کی حدیث ابوحاتم رازی نے روایت کی ہے بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہی اس کے ساتھ متفرد ہیں اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے اور یہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہے مگر ابوعمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخوں میں میں نے عنتر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۵۹۔ حضرت عسجدیؓ بن مانع

حضرت عسجدیؓ بن مانع سکسکی۔ ان کا شمار نبی ﷺ کے اصحابہ میں ہے فتح مصر میں شریک تھے اہل مصر میں مشہور ہیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۶۰۔ حضرت عسعسؓ بن سلامہ

حضرت عسعسؓ بن سلامہ تمیمی ہیں بصری تھے بصرہ میں رہتے تھے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے حسن اور ازرق بن قیس حارثی نے روایت کی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے خود حدیث نہیں سنی ان کی حدیث مرسل ان کی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو صفیر اور بعض نے کہا کہ ابو سفرہ تھی۔ شعبہ نے ازرق بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اصحاب نبیؐ میں سے ایک شخص پہاڑ میں عبادت کرنے کو چلے آئے پس (وہیں) گم ہو گئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبیؐ کے حضور میں حاضر کئے گئے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ میں گوشہ نشینی کرلوں گا اور عبادت کیا کروں گا نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نہ کرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات (کیونکہ اسلامی مقامات میں رہنے سے یا تو خود اس کو مسلمانوں سے دینی نفع پہنچے گا یا اس سے دوسرے مسلمان کو نفع اٹھائیں گے۔) میں ایک تھوڑی دیر ٹھہرنا بہتر ہے تنہائی میں چالیس برس عبادت کرنے سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والصاد

۳۶۶۱۔ حضرت عصام مزنیؓ

حضرت عصام مزنیؓ۔ مزنی ہیں صحابی تھے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے انہوں نے بن عصام مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ صحابی تھے فرماتے تھے کہ نبیؐ نے جب (کہیں) لشکر بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہے) موذن (کی اذان) کو سنو تو (اس وقت) تم کسی کو قتل نہ کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۲۔ حضرت عصمہؓ بن ابیر

حضرت عصمہؓ بن ابیر بن زید بن عبداللہ بن صریم بن وائلہ بن عمرو بن عبداللہ بن لوئی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبد مناۃ بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر تیمی تیم ربابی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبد مناہ کے اسلام کی خبر لے کر آئے تھے۔ یہ تیم تمیم بن مرہ بن اُدّ بن طابخہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار میں شریک تھے (کیونکہ) اس نے حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ان دنوں بنی عبد مناہ کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۶۳۔ حضرت عصمہؓ اسدی

حضرت عصمہؓ۔ اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے ان کا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہے عصیمہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا حال بیان کیا جائے گا۔

۳۶۶۴۔ حضرت عصمہؓ انصاری

حضرت عصمہؓ۔ انصاری ہیں یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ ان کے نسب میں بھی جو کچھ کلام ہے انشاء اللہ تعالیٰ عصیمہ کے نام میں ذکر کیا جائے گا۔

۳۶۶۵۔ حضرت عصمہؓ بن حصین

حضرت عصمہؓ بن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کیے گئے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہے مگر ابن اسحٰق اور ابو معشر نے ان کو اہل بدر سے نہیں کہا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان میں ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونوں جو وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح ان کو ابن کلبی نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۶۶۔ حضرت عصمہؓ بن رباب

حضرت عصمہؓ بن ریاب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے۔ انہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اس کے بعد تمام غزوات میں شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۷۔ حضرت عصمہؓ بن سرح

حضرت عصمہؓ بن سرح۔ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ابو احمد عسکری نے ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ عصمہ بن سرج ہیں۔

۳۶۶۸۔ حضرت عصمہؓ بن قیس ہوزنی

حضرت عصمہؓ بن قیس۔ ہوزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ سلمی ہیں ان نام عصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عصمہ رکھا ان سے ازہر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے ان سے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہے انہوں نے کہا وہ بہت بڑا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۶۹۔ حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری

حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری خطمی ہیں۔ اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ عصمہ بن مالک بن امیہ بن نسیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انہیں کے مانند ابن مندہ نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے لیکن کہا ہے کہ خشعمی تھے ان سے عبداللہ بن موہب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اس کا دنیا میں رہنا جو حق کلام کرے اور اس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ نیز ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا طلاق کا اختیار اسی کو ہے جس ہاتھ میں عورت کی پنڈلی ہے (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہے غیر کو اختیار نہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خشعمی ہیں ان کی غلطی ہے اور یہ نسب جس کو انہوں نے بیان کیا ہے انصار میں مشہور ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ناسخ کی بھی غلطی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو بہت سے صحیح نسخوں میں دیکھا ہے (بنابریں وجہ) میں نہیں جانتا ہوں کہ ابن مندہ نے (خشعمی ہونا) کہاں سے کہہ دیا۔

۳۶۷۰۔ حضرت عصمہؓ بن مدرک

حضرت عصمہؓ بن مدرک انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ دھوپ میں بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اس کو نعیم بن حماد نے زاجر بن صلت سے انہوں نے بسطام بن عبید سے انہوں نے عصمہ بن مدرک سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۷۱۔ حضرت عصیمہؓ اسدی

حضرت عصیمہؓ اسدی۔ یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے۔ اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کو ابونعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہے اور (بیان کیا ہے کہ) کہا گیا ہے (کہ یہ) عصیمہ ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے (یہ) ابن شہاب وابن اسحٰق کے قول میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ عصمہ کے نام میں لکھا ہے۔

۳۶۷۲۔ حضرت عصیمہؓ اشجعی

حضرت عصیمہؓ۔ یہ اشجعی ہیں۔ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہے کہ یہ اشجعی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور وہ یہی ہیں اگر یہ کہتے اس ترجمہ میں کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہے اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب العین والطاء

۳۶۷۳۔ حضرت عطاءؓ بن ابراہیم

حضرت عطاءؓ بن ابراہیم اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہیں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہم کو یحییٰ بن محمود نے سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن عطا بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والوں میں سے تھے۔ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو مقام منیٰ میں لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! اپنے جوتوں میں دو تسمے لگایا کرو۔ ابوعاصم نے کہا ہے کہ ہم ان کو یحییٰ بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کا نام یحییٰ بن عطا بن ابراہیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا اس طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عطا ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جوتے میں دو تسمے لگایا کرو۔ اس کو ابوعاصم نبیل نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے کہا ہے کہ جوتی میں دو تسمہ لگایا کرو۔

۳۶۷۴۔ حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ

حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ شیبی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہیں۔ ان کا نسب ابوبکر طلحی نے اس طرح بیان کیا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے فطر بن خلیفہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام (کعبہ) میں دیکھا تھا کہ آپ کا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔

۳۶۷۵۔ حضرت عطاءؓ (کنیت ابوعبداللہ)

حضرت عطاءؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ عطا نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا موذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہے جو کہ) اللہ کی راہ میں (کشتہ ہو کر) اپنے خون میں تڑپتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۷۶۔ حضرت عطاءؓ مزنی

حضرت عطاءؓ۔ مزنی ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل سے انہوں نے ابن عطا مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپ نے اس کے آدمیوں سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھو تو (وہاں) کسی کو قتل نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر دونوں نے کہا ہے کہ سند میں یہ غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۷۷۔ حضرت عطاءؓ بن یعقوب

حضرت عطاءؓ بن یعقوب۔ ابن سباع کے غلام تھے۔ ان کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے مگر معرفت صحابہ میں ان کو نہیں بیان کیا ہے نبی ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا (ان کی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۷۸۔ حضرت عطاردؓ بن برز

حضرت عطاردؓ بن برز۔ ابوعشراء دارمی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے ابوعشراءؒ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران میں برچھا مار دو تب بھی تم کو کافی ہے۔ اور ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

۳۶۷۹۔ حضرت عطاردؓ بن حاجب

حضرت عطاردؓ بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہو کر آئے تھے ان میں سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ ۹ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ ۱۰ ہجری کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطارد وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کو وہ ریشمی کپڑا ہدیتاً دیا تھا جو ان کو کسریٰ نے پہننے کے لئے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھ کر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تم لوگ اس کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میرے واسطے اس کے عوض میں ایک کرتہ بھیج دیں جب سجاح تیمیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ ان لوگوں میں تھے جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں ؂

امست نبیتنا انثی نطیف بھا — واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

ہماری نبی ایک عورت ہے جس کو ہم لئے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوا کرتے ہیں۔

پھر یہ اسلام لائے اور ان کا اچھا اسلام ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۰۔ حضرت عطیہؓ بن بسر مازنی

حضرت عطیہؓ بن بسر۔ مازنی ہیں عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی موصلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا کہ ابوطالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے کہا ہے۔ کہ ہم سے بقیہ بن عبدالولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کیا۔ وہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۱۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن حصن

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن حصن بن ضباب تغلبی ہیں۔ مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور واقعہ قادسیہ میں (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے۔ اس کو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۶۸۲۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن سفیان

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہیں۔ اور بعض نے ان کو سفیان بن عطیہ کہا ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان میں ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے ان کے واسطے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپ کے ساتھ انہوں نے روزہ رکھا مگر ابن اسحٰق نے یہ نہیں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا ان کو حکم دیا اور اس کو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۳۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عازب

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عازب بن عفیف نضری ہیں۔ لوگوں نے ان کو صحابی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا ہوں اور حضرت عائشہ سے ان کا نام عفیف روایت کیا ہے اس کو ابونضر نے بیان کر کے کہا ہے کہ یہ صحابی تھے شام میں رہتے تھے۔

۳۶۸۴۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عامر

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عامر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اس کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ ان کا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن عامر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۵۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عروہ

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بن عروہ سعدی ہیں۔ سعد بن بکر کے خاندان سے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ آیا اور میں ان سب میں بہت چھوٹا تھا چنانچہ ان لوگوں نے مجھ کو اپنے قافلہ میں چھوڑ دیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی حاجتیں بیان کیں آپ نے فرمایا کیا تم میں اور کوئی بھی باقی ہے ان سب نے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ہمارے قافلہ میں ہے تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھ کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیں پس ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کے دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہے۔ اسماعیل بن عبید اللہ نے عطیہ بن عمرو سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عروہ بن محمد بن عطیہ مروان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے ابوحمزہ خارجی کو اور طالب حق کو (یہ اعور ہیں یمن میں رہتے تھے۔) قتل کیا تھا ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابوداؤد بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن حلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابووائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو ان سے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا ان کو غصہ آ گیا (فوراً) وہ کھڑے ہو گئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہوتا ہے اور شیطان آگ سے (پیدا) ہے اور آگ کسی چیز سے نہیں گل ہوتی ہے لیکن پانی سے لہٰذا جب تم کو غصہ آئے تو وضو کیا کرو۔ واللہ اعلم

۳۶۸۶۔ حضرت عطیہؓ بن عفیف

حضرت عطیہؓ بن عفیف۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ اس کو ابوزکریا بن مندہ نے کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو بعض محدثین نے ذکر کیا ہے اور اس کو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور وہاں پر ان کے دادا تک ان کا نسب بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۸۷۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو

حضرت عطیہؓ بن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو ابن منیع نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۸۸۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو غفاری

حضرت عطیہؓ بن عمرو۔ یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے۔ اس کو ابن شاہین نے کہا ہے احمد بن سیار مروزی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ ان کو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مروہ میں مرے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور ان دونوں کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہے حکم بن عمرو مروہ میں مرے تھے۔ ان کی اور ان کے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہیں ہے اور وہ صحابی تھے۔ نیز ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۶۸۹۔ حضرت عطیہؓ قرظی

حضرت عطیہؓ۔ قرظی ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ میں فروکش تھے ان کا نسب مشہور نہیں ہے ان سے مجاہد اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوغالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناولتہً پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قریظہ میں سے میں بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جس کے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جس کے نہ نکلے تھے وہ قتل نہیں کیا جاتا تھا اور میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۰۔ حضرت عطیہؓ بن نویرہ

حضرت عطیہؓ بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن کلبی نے بھی یوں ہی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۹۱۔ حضرت عطیہؓ

حضرت عطیہؓ۔ ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنی ابوعرفجہ سے انہوں نے عطیہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک روز) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھیں پس آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بنا چکیں اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علی ؓ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اس بستر کو جس پر وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچ کر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں ان سے پلیدی کو دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے۔ (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا کہ تم (ان سے) بہتری پر ہو۔ (بہتری پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقتاً اس آیت کی فضیلت میں داخل ہو کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقتاً ازواج ہی کے لئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگوں پر اس لفظ کا اطلاق مجازاً ہے۔)

باب العین والفاء

۳۶۹۲۔ حضرت عفانؓ بن بجیر

حضرت عفانؓ بن بجیر سلمی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عفان بن عتر سلمی ہیں جو اصحاب رسول حمص میں فروکش تھے۔ ان میں ان کا بھی تذکرہ ہے ان سے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۹۳۔ حضرت عفان ؓ بن حبیب

حضرت عفان ؓ بن حبیب۔ ان کو زکریا نے بیان ہے اور کہا ہے کہ صحابی تھے ان سے ان کے بیٹے داؤد نے روایت کی ہے مگر ابوزکریا نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۹۴۔ حضرت عفیر ؓ بن ابی عفیر

حضرت عفیر ؓ بن ابی عفیر انصاری ہیں۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے یزید بن ہارون سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ؓ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک عربی سے جس کو لوگ عفیر یا عفیر کہتے تھے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ؐ کو دوستی کی نسبت کہتے ہوئے کیا سنا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے سنا ہے کہ دوستی میراث (یعنی دوستی دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسی چیز سے نہیں۔) میں ملتی ہے اور دشمنی بھی میراث میں ملتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۹۵۔ حضرت عفیف ؓ بن حارث

حضرت عفیف ؓ بن حارث یمانی ہیں طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ معافی بن عمران نے ابوبکر شیبانی سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے عفیف بن حارث یمانی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین میں پیدا کی ہو اس نے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسی طرح ان کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے اور ان دونوں نے ان کے نام میں تصحیف کی ہے ان کا صحیح نام غضیف بن حارث ثمالی ہیں اور شیبانی بھی تصحیف ہے صحیح نام ابوبکر بن ابی مریم غسانی ہے۔

۳۶۹۶۔ حضرت عفیف ؓ کندی

حضرت عفیف ؓ کندی۔ کندی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عفیف بن معدی کرب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے ان عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہیں جنہوں نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس کو ابوعمر نے کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عفیف ابن قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عفیف بن قیس ہے اس میں انہوں نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہیں۔ ان سے یحییٰ اور ان کے بیٹے ایاس نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن خثیم ہلالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اسد بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے ابن یحیٰی بن عفیف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عفیف سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں مکہ میں آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور ان کے واسطے کچھ خوشبو خریدلوں پس میں عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس میں ان کے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آ کر ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھی پھر اس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس میں نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ اے عباس (یہ) عجیب واقعہ ہے عباس نے کہا (ہاں) یہ بڑا واقعہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہیں میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہے اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بیوی ہیں میرے اس بھتیجے نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس کا پروردگار آسمان وزمین کا پروردگار ہے اس نے اس کو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر وہ (قائم) ہے خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصوں کے اس دین پر نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والقاف

۳۶۹۷۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ (کنیت ابوعبدالرحمٰن)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ۔ یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم کو منصور بن ابی الحسن دینی نے اپنی سند کو ابواحمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک کے غلام تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں اپنے آقا کے ساتھ میں شریک تھا اور اس میں مشرکوں کے ایک آدمی کو میں نے مارا جب میں نے اس کو قتل کیا تو اس سے میں نے کہا کہ لے (یہ حملہ لے جا) اور میں ایک فارسی کا لڑکا ہوں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھ سے اور میں انصاری لڑکا ہوں کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہے اسی سے منسوب ہوتا ہے اور اس کو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہے اور اس کو یحیٰی بن علاء نے داؤد سے انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ یعنی ابوعبدالرحمٰن جہنی جبر بن عتیک کے غلام تھے اور ان کا یہ قول ان کی طرف منسوب کیا ہے کہ میں غلام فارسی ہوں اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اس کے متعلق جو باتیں باقی ہیں وہ ابوعبدالرحمٰن جہنی کے نام میں ذکر ہوں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۹۸۔ حضرت عقبہؓ بن حارث

حضرت عقبہؓ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسروعہ تھی۔ ان کی والدہ بنت عیاض ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھیں یہ بقول مصعب مکہ میں رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہے لیکن اہل نسب کہتے ہیں کہ عقبہ ابوسروعہ کے بھائی ہیں اور یہ دونوں فتح مکہ کے زمانے میں ساتھ ہی ایمان لائے تھے۔ یہ قول بہت صحیح ہے زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابوسروعہ کو قتل کیا تھا۔ ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا (راوی) نے کہا اور میں نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہے وہ کہتے تھے میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت بنت فلاں سے نکاح کیا پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہی آپ نے یہ سن کر میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا پس اس عورت کو چھوڑ دو اور جس عورت سے انہوں نے نکاح کیا تھا ان کا نام ام یحییٰ بنت ابی اہاب تھا۔ یہ عقبہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عبدالرحمٰن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر میں شراب پی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۹۔ حضرت عقبہؓ بن حلیس

حضرت عقبہؓ بن حلیس بن نصر بن دہمان بن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ ان کا لقب مذبح تھا کیونکہ انہوں نے واقعہ رقم میں قیدوں کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابن ہشام ابن کلبی نے کہا ہے اور ان کے دادا نصر بن دہمان وہ شخص ہیں جن کی عمر زیادہ تھی اور ان کے بال دوبارہ سیاہ ہو گئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے ان کے حق میں کہا گیا ہے:

ونصر بن دهمان الهنيدة عاشها وستين عاما ثم قوم فانصاتا

نصر بن دہمان بہت دنوں تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر وہ جوان ہو گئے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۰۔ حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ

حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ۔ صحابی تھے۔ ان کے بھائی سہل کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کو ابن دباغ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۰۱۔ حضرت عقبہؓ بن رافع

حضرت عقبہؓ بن رافع بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن نافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں فتح مصر میں شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ میں شہید ہوئے اس کو ابو نعیم نے کہا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عقبہ بن رافع ہیں ابو نعیم نے ان کو اور عقبہ بن نافع کو ایک کر دیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں دو شخص ہیں ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے کامل بن طلحہ جحدری نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عمارۃ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے عقبہ بن رافع سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہے تو اس کو دنیا سے متنفر کر دیتا ہے جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جائے اس حدیث کو ابو الفضل کے علاوہ لوگوں نے عمارہ سے روایت کیا ہے اور بجائے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہے ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

مگر میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسیٰ کے ساتھ ہے کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہیں ان کا نسب ان کے غیر میں مشتبہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سی تاریخوں اور سیر میں ان کا تذکرہ ہے میں کسی شخص کو نہیں دیکھتا ہوں کہ اس نے ان کے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہاں نام ان کا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر ذکر ہوگا۔

۳۷۰۲۔ حضرت عقبہؓ بن ربیعہ انصاری

حضرت عقبہؓ بن ربیعہ انصاری ہیں بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۷۰۳۔ حضرت عقبہؓ ابو سعد زرقی

حضرت عقبہؓ۔ ابو سعد زرقی ہیں ان سے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر میں قسم کھاتا ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال میں سے کچھ کسی کو نہ دے گا تو اس کا مال ہمیشہ کم ہوتا رہے گا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۰۴۔ حضرت عقبہؓ بن طویع مازنی

حضرت عقبہؓ بن طویع مازنی۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انہوں نے عقبہ بن طویع مازنی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلاموں میں سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کچھ ابن مندہ نے عتبہ کے نام میں ذکر کیا ہے وہی فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ ان دونوں میں کی ایک نام کی تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ عتبہ عقبہ کے مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۰۵۔حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس

حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودوعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوحماد تھی بعض نے کہا ہے کہ ابولبید اور ابوعمرو اور ابوعبس اور ابواسید اور ابواسد اور اس کے علاوہ اور بھی تھے ان سے ابوعشانہ نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اور میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ان کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو بیعت کرا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو میں نے اپنی حالت بیان کی آپ نے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تم کو بیعت کرادوں بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت میں نے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپ نے مجھ کو بیعت کرادی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں سے تھے یہ والی مصر کر دیئے گئے تھے وہیں انہوں نے سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ۵۸ ہجری میں وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے ان سے صحابہ میں سے ابن عباس اور ابوایوب اور ابوامامہ وغیرہم نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابوالخیر، علی بن رباح اور ابوقبیل' سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہے، ہم کو عبداللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے عبدالرحمٰن ابن عائذ سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہ مسجد اقصیٰ کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیچھے لوگ آرہے ہیں انہوں نے ان سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس اس وجہ سے آئے ہیں کہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں جو کچھ آپ نے رسول اللہؐ سے سنا ہو اس کو بیان کیجئے انہوں نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ اس نے اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو اور خون حرام سے آلودہ نہ ہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت میں جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کی طرف فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے میں ان کا لہجہ بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۶۔حضرت عقبہؓ بن عامر نابی بن زید

حضرت عقبہؓ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں۔ یہ عقبہ اولی اور بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کو ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں کہا ہے کہ بدر وغیرہ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے لڑکے کو لئے ہوئے آیا اور وہ بہت کم سن تھا میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں میرے لڑکے کو کچھ دعائیں تعلیم کر دیجئے کہ اس کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس پر آسانی بھی ہو تو آپ نے فرمایا اے لڑکے کہو اللھم انی اسالک صحة فی ایمان و ایمانا فی حسن خلق و صلاحا یتبعه نجاح ''یا اللہ میں تجھ سے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جس کے بعد نجات ہو چاہتا ہوں۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابونعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہیں صحابی تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابونعیم نے ان کو جہنی سے علیحدہ لکھا ہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے شک کیا کہ کیا وہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو شخص ہیں اسی وجہ سے انہوں نے ابونعیم پر حیلہ کیا یا انہوں نے ان کا تذکرہ ابن مندہ سے نہیں پایا تو گمان کیا دونوں کو کہ ایک ہی شخص ہیں لیکن ابونعیم کی اتباع کے سبب سے ان کا تذکرہ لکھ کر انہیں پر حیلہ کیا۔ حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہیں شاید ابوموسیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ ابونعیم نے ان کے حق میں یہ ذکر کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر اور (بیعت) عقبہ میں شریک تھے ان پر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابونعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہیں اور ان سے قدر و مرتبہ میں بہت بزرگ اور اعلیٰ ہیں عقبہ اولیٰ اور بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ اور احد میں ان کو سبز جھنڈا دیا گیا تھا جو کہ انہوں نے اپنے خود میں لگایا ہوا تھا۔

اور تمام مشاہد میں شریک تھے ہم کو ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی روایت کی ہے جو کہ عقبہ اولیٰ میں شریک تھے پس بارہ آدمیوں کو ذکر کیا ہے ان میں عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہے اور ان کا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جو لوگ بدر میں شریک تھے ان میں عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اس کے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث ان سے مرسل ہے کیونکہ انہوں نے عقبہ کو نہیں پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابوموسیٰ کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنی ہیں اور ان کا نسب ابن کلبی نے انصار میں بیان کیا ہے مثل ابونعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونوں کے پہلے تذکرہ میں بیان ہوا اور ابن اسحٰق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہیں اور وہ عقبہ پہلے والے ہیں جہنی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۷۰۷۔ حضرت عقبہؓ

حضرت عقبہؓ۔ عبداللہ کے والد تھے۔ شریک نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے مرفوع بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اس چیز میں مجتہد پاؤ گے جس میں وہ قدرت رکھتا ہے اور جس چیز میں قدرت نہیں رکھتا اس میں افسوس کرنے والا پاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۰۸۔ حضرت عقبہؓ (کنیت ابوعبدالرحمٰن) جہنی

حضرت عقبہؓ۔ ابوعبدالرحمٰن جہنی ہیں۔ ان کو طبرانی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے یعنی طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں ان کو ایک تیر لگ گیا تھا۔ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اور نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے نہ وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا ان کو کہا ہے اور دونوں کو دو شخص کہا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ ابوعبدالرحمٰن جہنی بن عتیک کے غلام ہیں اور یہ متناقض ہے کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہیں جہنی نہیں ہیں اور جبر بن عتیک انصاری ہیں پس ان کو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے جب انہوں نے کہا کہ میں فارسی لڑکا ہوں تو نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا میں انصاری ہوں لیکن ابوعمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہیں ذکر کیا اور شک نہیں ہے کہ ابن مندہ کو اشتباہ اس میں ہو گیا کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونوں میں سے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن ہے حافظ ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ ان دونوں میں سے کسی کا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابوموسیٰ نے اس وجہ سے استدراک ترک کر دیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انہوں نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونوں سے ایک کو ملا دیا۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۳۷۰۹۔ حضرت عقبہؓ بن عبد

حضرت عقبہؓ بن عبد۔ ان کو نبی ﷺ نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اس کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انہوں نے عقبہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۰۔ حضرت عقبہؓ بن عثمان

حضرت عقبہؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ اور ان کے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر میں موجود تھے خبر دے کر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابوعبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور ان کے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحٰق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ میں عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور اعوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہنچے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہاں سے واپس ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے پھر انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے چلے گئے وسعت پا کر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۱۔ حضرت عقبہؓ بن عمرو

حضرت عقبہؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہے ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہیں۔ ان کی کنیت ابومسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے بلکہ بدر (یعنی جس مقام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رہنے والے تھے۔) میں رہتے تھے۔ ہاں عقبہ ثانیہ میں شریک تھے جو لوگ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے ان سب سے یہ کم سن تھے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے غزوۂ احد اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو ان کو کوفہ میں نائب کر دیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور ابو وائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن حراش وغیرہ نے روایت کی ہے ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۱۲۔ حضرت عقبہؓ بن قیظی

حضرت عقبہؓ بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہیں یہ اپنے والد اور عبداللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبداللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۱۳۔ حضرت عقبہؓ بن کدیم

حضرت عقبہؓ بن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ انہوں نے مصر میں اپنی اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے اس کو ابن یونس نے ذکر کیا ہے عدوی نے کہا ہے کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۱۴۔ حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی

حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن زحر ضمری سے انہوں نے ابو سعید رعینی سے انہوں نے عبداللہ بن مالک یحصبی سے نقل کیا ہے کہ ان کو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوئے جاؤں گی۔ عقبہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہہ دو کہ سوار ہوئے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزے رکھے اس کو ایک گروہ نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ عقبہ ابن عامر ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۵۔ حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی

حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی ہیں صحابی تھے۔ ان کا اہل بصرہ میں شمار تھا۔ ہم کو ابو الفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بشر بن عاصم سے انہوں نے عقبہ ابن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ایک چھوٹا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکر میں سے ایک شخص تلوار ننگی لئے ہوئے اس کے پیچھے چلا تو اس سے بھاگنے والے نے کہا میں مسلمان ہوں اس نے اس کے کہنے کی طرف کچھ خیال نہ کیا اور ضرب لگا کر اس کو مار ڈالا۔ پس یہ خبر رسول اللہ ؐ کو پہنچی آپ نے قاتل کے حق میں سخت کلام کہا اس کی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول اللہ ؐ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکا یک قاتل نے کہا کہ (وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ) قتل سے بچنے کے واسطے اس نے کہا تھا پس آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا (چوتھی بار) آپ نے اس کی طرف منہ کیا تو آپ کے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہے اس شخص پر جس نے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہیں کہ ان کو ابویعلی موصلی نے اس مسند میں ذکر کیا ہے کہ جس کو ہم نے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہے شاید یہ کاتب کی تصحیف ہے۔ واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہے۔

۳۷۱۶۔ حضرت عقبہ ؓ بن نافع بن عبدالقیس

حضرت عقبہ ؓ بن نافع بن عبدالقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر آپ کی فیض صحبت سے شرف یاب نہیں ہوئے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی تھے عمرو بن عاص نے ان کو افریقہ پر حاکم کر دیا جب کہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لوانہ اور مزانہ کے پاس گئے تو ان لوگوں نے ان کی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اسی سال میں انہوں نے ان پر جہاد کیا پس وہ قتل کئے گئے اور قید کئے گئے اور یہ ۴۱ ہجری کا واقعہ اور ۴۲ ہجری میں عدامس کو فتح کیا اور وہاں والوں کو قتل کیا اور قید کیا اور ۴۳ ہجری میں انہوں نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کئے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقہ کے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہے اور بربر کے تمام شہروں کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے یہ قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ میں بنیاد ڈالی تھی اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہروں سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہاں سے چلے گئے اور یہ مقام اب تک عامرہ میں ہے اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہے جب اس کو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہ ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے وہاں ایک جنگل تھا جس میں درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپوں کا مسکن تھا انہوں نے اس کے کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا اور شہر کو محدود کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہاں مکان بنالیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ عقبہ نے ۵۰ ہجری میں قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہاں رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصیٰ کے جہاد کے بعد ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے ان کو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور ان کے ساتھ ابوالمہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا۔ کسیلہ عیسائی تھا اسی سال یا اگلے سال اس کو بھی قتل کر دیا گیا اس کو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عقبہ بن نافع کہا ہے اور ابونعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور یہی صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۱۷۔ حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری

حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انہوں نے عقبہ بن نافع انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہے کہ میں پا پیادہ حج کروں گی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہولے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہیں ہے اسماعیلی نے کہا یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو عقبہ بن مالک کہا ہے ان کے متعلق جو حدیث ہے اس کو ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔

۳۷۱۸۔ حضرت عقبہؓ بن نعمان

حضرت عقبہؓ بن نعمان عتکی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس اس وقت آئے تھے کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا یہ اہل عمان سے تھے۔اس کو وثیمہ نے ذکر کیا ہے ان کو دباغ نے ان میں بیان کیا ہے کہ جن میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۷۱۹۔ حضرت عقبہؓ بن نمر

حضرت عقبہؓ بن نمر اور بعض نے کہا ہے کہ ابن مر ہمدانی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس وفد ہمدان میں وفد ہو کر آئے تھے۔ رسول اللہؐ نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اس میں ان کا ذکر تھا۔مغازی ابن اسحٰق میں (ان کا نام) عقبہ (ذکر کیا گیا ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۰۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی وہب بن ربیعہ اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہیں ان کنیت ابوسنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔یہ دونوں بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔یہ اور ان کے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

۳۷۲۱۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہشہ بن عبداللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہیں بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے عقبہ اولیٰ اور اور عقبہ آخری اور بدر میں یہ شریک تھے۔ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عقبہ وہ ہیں جو کہ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مل گئے اور وہیں مکہ میں رہنے لگے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔رسول اللہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں سے احد کے واقعہ میں دونوں حلقے (خود کے) نکالے تھے۔بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ان دونوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہے کہ ان دونوں نے مل کر علاج کیا تھا اور حلقوں کو ان دونوں نے آپؐ کی کنپٹیوں سے نکالا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے شاید ان دونوں نے ان کو پہلا ہی شخص خیال کیا ہے حالانکہ یہ ان سے علاوہ ہیں اور دونوں میں بہت وجہ سے فرق ظاہر ہے منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہے کہ یہ غطفانی ہیں اور پہلے والے اسدی تھے اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انہوں نے اس میں کم کیا ہے کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہے۔ واللہ اعلم

۳۷۲۲۔ حضرت عقربہؓ جہنی

حضرت عقربہؓ۔ جہنی ہیں۔ عقبہ بن عبداللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد عقربہ احد میں شہید ہو گئے تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عقربہ آپ نے فرمایا تو بشیر ہے کیا تو اس امر پر راضی نہیں ہے کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہ ماں ہو جائے۔ پھر بشیر نے سکوت کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۳۔ حضرت عقفانؓ بن شعثم

حضرت عقفانؓ بن شعثم۔ ان کی کنیت ابوورادتھی۔ بدویان بصری میں ان کا شمار ہے۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس یہ عقفان اور ان کے دونوں بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپ نے ان کے واسطے دعا کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۴۔ حضرت عقیبؓ بن عمرویہ

حضرت عقیبؓ بن عمرویہ۔ یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے۔ انصاری حارثی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جس کو سعد کہتے تھے۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی نبی ﷺ کے صحابی تھے مگر ان کو جنگ احد میں چھوٹا سمجھ کر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد میں نہیں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۷۲۵۔ حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ

حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ اور بعض نے کہا ہے کہ رقیبہ بن عقیبہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم مختصر لکھا ہے۔

۳۷۲۶۔ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب

حضرت عقیلؓ بن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے دس برس بڑے تھے اور جعفر علی سے دس برس بڑے تھے۔ اس کو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہے ان کی کنیت ابویزید تھی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تم کو بسبب دو محبتوں کے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تم سے اپنے چچا کی محبت کا میں زیادہ عالم ہوں۔ عقیل ان لوگوں میں ہیں جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر میں جبراً شریک تھے پس یہ اسی روز قید کر لئے گئے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا تو ان کے چچا عباس نے ان کا فدیہ دیا تھا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہو کر آ گئے تھے اور ۸ ہجری میں انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوۂ موتہ میں شریک تھے پھر وہاں سے لوٹ کر آئے پھر ان کو ایک مرض لاحق ہو گیا۔

چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف میں ان کا تذکرہ نہیں سنا گیا نبیؐ نے ان کو خیبر میں ہر سال کے لئے ایک سو چالیس وسق عنایت کئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حنین کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ یہ ثابت قدموں سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا۔ ان کی ذات میں بہت سی خصلتیں نیک تھیں جن کے ذکر سے ہم طول نہ دیں گے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت زیادہ جانتے تھے مگر قریش ان سے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ ان کی برائیوں کا شمار رکھتے تھے اور ان کے پاس ایک بوریا تھا وہ ان کے واسطے رسول اللہؐ کی مسجد میں بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم میں ان کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں نے ان کو دشمن سمجھا اور ان کے حق میں غلط باتیں کہیں اور ان لوگوں نے ان کو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور ان کے اوپر جھوٹے بیان کا افترا باندھا اور ان باتوں کا موقع بوجہ اس کے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہو گئے زیادہ ملا اور یہ حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ نے ان کے واسطے ایک روز کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نہ جانتے کہ میں بہتر ہوں ان کے لئے ان کے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے۔ تو عقیل نے کہا کہ میرا بھائی حالت دینی میں میرے واسطے بہتر ہے اور تم دنیا میں میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہو گئی اور اللہ سے بذریعہ اس کے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہوں یہ حضرت معاویہ کے پاس اس وجہ سے گئے تھے کہ وہ ان کی خالہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد محمد عبداللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن احمد سے نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عیاش مرہبی اور اسحٰق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہو گئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ میں آئے تو انہوں نے ان کو اتارا اور اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ ان کو کپڑے پہنا دیں) پس انہوں نے ان کو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انہوں نے ان کو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی۔

پس عقیل نے کہا کہ جس کو میں خیال کرتا ہوں وہی ہے حضرت علی نے کہا نہیں تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجئے حضرت علی نے کہا کہ تمہارا قرض کس قدر ہے انہوں نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اس قدر میرے پاس نہیں ہے لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک تم صبر کرو کہ مجھ کو جو چار ہزار وظیفہ ملتا ہے وہ مل جائے تو میں تم کو دے دوں تو عقیل نے ان سے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھ کو اپنے وظیفہ کی بابت تاخیر میں ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھ کو حکم دیتے ہو کہ مسلمان کا مال تمہیں دے دوں حالانکہ انہوں نے مجھ کو امین بنایا ہے۔ عقیل نے کہا مجھ کو معاویہ کے پاس جانے کی اجازت ہے حضرت نے اجازت دی اور یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہؓ نے ان سے کہا کہ اے ابو یزید! تم نے علی اور ان کے اصحاب کو کیوں چھوڑ دیا انہوں نے کہا ہاں وہ لوگ اصحاب محمد ہیں صرف میں ان میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا نہیں ہوں اور تم ہو اور تمہارے اصحاب ابوسفیان اور ان کے اصحاب لیکن میں تمہارے درمیان میں ابوسفیان کو نہیں دیکھتا ہوں جب دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور ان کو تخت کے پہلو میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر تمام لوگوں کو (آنے کا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوئے اور ضحاک بن قیس ان کے ساتھ ان کے تخت پر بیٹھے ہوئے پھر انہوں نے عقیل کو اذن دیا وہ بھی ان کے پاس آئے اور کہا اے معاویہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہیں عقیل نے کہا الحمد اللہ جس نے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہیں کہ جس کا باپ ہمارے مویشیوں کو مقام الطبح میں خصی کیا کرتا تھا اس فن میں وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بے شک میں قریش کی خوبیوں کا عالم ہوں اور عقیل قریش کے معائب کے۔ حضرت معاویہ نے ان کو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔

چنانچہ انہوں نے لے لئے اور لوٹ آئے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا قریش میں چار شخص ایسے تھے کہ لوگ ان کے پاس جاتے اور ان کو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابوجہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبدالعزیٰ عامری ان میں سے تین آدمی قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی ان میں سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص میں برائیاں زیادہ ہوتیں تو وہ کہتا کہ کاش میں ان کے پاس نہ آتا انہوں نے میرے ایسے معائب بیان کر دیئے جو لوگ نہ جانتے تھے۔

حضرت عقیل سے ان کے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہے مگر ان کی روایت سے بہت کم حدیثیں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل بن عیاش نے سالم ابن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہم نے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیاں تمہاری کثرت سے ہوں انہوں نے کہا یہ نہ کہو نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ کہو اللہ تمہارے لئے برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے اور تمہارے لئے اس بیوی میں برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۲۷۔ حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری

حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری۔ شہزادوں میں سے ہیں۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے پڑوسی تھے۔ مسلمان تھے مجتہد تھے انہوں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قبیلہ کے لوگوں کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جب کہ ان لوگوں نے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے ان کی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے کہا۔

۳۷۲۸۔ حضرت عقیلؓ بن مقرن

حضرت عقیلؓ بن مقرن مزنی کنیت ان کی ابو حکیم ہے۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے پاس آئے تھے اور آپ کی صحبت میں رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں چلے آئے تھے ان میں عقیل بن مقرن یعنی ابو حکیم بھی تھے۔ اور بخاری نے ان کو عقیل بن مقرن ابو حکیم مزنی کہا ہے اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

چھٹی جلد ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہفتم

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہفتم

باب العین والکاف

۳۷۲۹۔ حضرت عک ؓ ذوخیوان

حضرت عک ؓ۔ کنیت ان کی ذوخیوان تھی۔ ان کا ذکر ردیف ذال میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۳۰۔ حضرت عکاشہ ؓ بن ثور

حضرت عکاشہ ؓ بن ثور بن اصغر غوثی: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معاویہ میں جو کندہ کی ایک شاخ ہے عامل تھے۔ ان کو سیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا حال اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

۳۷۳۱۔ حضرت عکاشہ ؓ غنوی

حضرت عکاشہ ؓ غنوی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عکاشہ غنوی سے روایت کی ہے کہ ان کی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھو گئی تو انہوں نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول اللہ ﷺ سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ مومنہ ہے تو یقیناً میں اس کو آزاد کر دیتا پس نبی ﷺ نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو مجھے جانتی ہے اس نے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا (ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق مکلف ہوتا ہے وہ عورت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔) آسمان میں پس نبی ﷺ نے (عکاشہ سے) فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ مومنہ ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہے (نہ عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۳۷۳۲۔ حضرت عکاشہ ؓ بن محصن

حضرت عکاشہ ؓ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ان کی ابو محصن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے بدر میں شریک تھے اور اس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اس دن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت تیز وار اور صاف لوہے کی تھی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لے کر رسول اللہؐ کے ہمراہ تمام مشاہد میں شریک ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ غزوۂ احد میں اور غزوۂ خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے ان کو رسول اللہؐ نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعہد حضرت ابوبکر صدیق شہید ہوئے ان کو طلیحہ بن خویلد اسدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخہ کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان تیمی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس میں یہ بھی تھے) پس ان کو طلیحہ ابن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول اللہؐ کے زمانہ سے قریب ہی گزرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبیؐ کے چوالیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی جمیل و حسین تھے۔ ان سے حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کاف کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

اور حرثان: حاء مہملہ کے ضمہ اور راء کے سکون اور ثاء مثلثہ اور اس کے بعد الف اور نون ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عکافؓ بن وداعہ

حضرت عکافؓ بن وداعہ ہلالی۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے۔ ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عکاف تمہاری بیوی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ لونڈی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپؐ نے پوچھا کہ تم تندرست اور مالدار ہو انہوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو جاؤ کیونکہ تم ان کے مثل ہو اور اگر ہم میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو نکاح ہماری سنت ہے۔ تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجرد رہیں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجرد مریں خرابی تمہاری اے عکاف نکاح کرو عکاف نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا (اچھا خدا کا نام لے کر کریمہ بنت کلثوم حمیری سے میں نے تمہارا نکاح کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۴۔ حضرت عکراشؓ بن ذویب

حضرت عکراشؓ بن ذویب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذویب حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی زکوۃ لے کر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیونکہ عبید جوان کے نسب میں آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔ جب یہ نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی مرہ کی زکوۃ لے کر آئے تو نبیؐ نے حکم دیا کہ (زکوۃ کے اونٹوں پر) داغ کر دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اسماعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالملک بن ابی سویہ یعنی ابوالہذیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبیداللہ بن عکراش بن ذؤیب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوۃ دے کر رسول اللہؐ کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ کے مکان پر لے گئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے پس ہمارے سامنے ایک ظرف لایا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھانے لگے رسول اللہؐ صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں ہر طرف سے اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہؐ اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عکراش جس طرف سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی آیا اور رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری کو اپنے منہ اور کہنیوں پر ملا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح وضو کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں ان کی غلطی ہے در حقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اس کی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم نبی مرہ بن عبید کی زکوۃ لے کر آئے تھے اور (یہ اس زمانے کا دستور تھا) کہ اپنی ہی قوم کی زکوۃ لے کر آتے تھے غیر کی زکوۃ لے کر نہ آتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۳۵۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام مجالد خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں۔ ابو جہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اس کی ابوالحکم تھی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے اس کو ابو جہل کہنا شروع کیا۔ ہاں یہی کنیت اس کی مشہور ہوئی اور اس کا نام اور پہلی کنیت بھولا دی گئی عکرمہ کی کنیت ابوعثمان تھی فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنوں بعد اسلام لے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہؐ کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہو اس کو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول اللہؐ جب مکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور ان کے ساتھ اور بھی چند لوگوں کے متعلق حکم دیا۔ ہمیں ابوالفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابو یعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول اللہؐ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ ان کی بابت حکم دیا تھا کہ جہاں پاؤں ان کو قتل کر دو اگرچہ ان کو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ (ان کے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور عمار بن یاسر اس کی طرف بڑھے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کرلیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک تیز ہوا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو! اب تنہا خدا کو پکارو اب اور معبود تمہارے اس وقت کام نہیں آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اللہ کے سوا کوئی میرے کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آسکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنے والا اور بزرگی والا پاؤں گا۔ چنانچہ یہ (اس سفر سے صحیح سالم واپس آکر) حاضر ہوئے اور اسلام لائے باقی رہے عبداللہ بن سعد یہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ رہے تھے پھر جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان ان کو لے کر نبیؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ عبداللہ کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ عبداللہ بن سعد کی طرف دیکھا بعد اس کے ان سے بیعت کر لی بعد اس کے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادت مند ایسا نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت میں تامل کیا فوراً اٹھتا اور اس کی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل بیوی ام حکیم جو ان کے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھیں رسول اللہؐ کے امان کی خبر لے کر ان کے پاس یمن گئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیم ان کو رسول اللہؐ کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے۔ تو رسول اللہؐ ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ مرحبا ہو سوار مہاجر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان ان کو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابوجہل کا بیٹا ہے یہ بات ان کو ناگوار گزرتی تھی لہٰذا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی نبیؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ لوگ ان کو عکرمہ بن ابی جہل کہیں۔ اللھم صل علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ دیکھو یہ خلق کیسا اچھا اور کیسا بڑا اشرف تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ میں نے جس قدر مال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ ان کو رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے سال میں ہوازن کے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے۔ روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا بالراکب المھاجر یعنی اے سوار مہاجر تم کو مرحبا ہے قتال مرتدین میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک لشکر کا سردار مقرر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ ان پر غالب آئے پھر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت۔ پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعہد حضرت ابوبکر بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام جرف میں جو مدینہ سے دو میل دور ہے قیام کر دیا تو حضرت ابوبکر پوشیدہ طور پر ان کے قیام گاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان مہیا تھا حضرت ابوبکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابوبکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو سلام کیا اور ان کے لئے جزائے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم ہم سے کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے مدد کی حاجت نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابوبکر نے ان کو دعائے دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفر میں۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے کتابۃً ابوالقاسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سری بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے ابوعثمان غسانی یعنی یزید بن اسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ بن ابی جہل نے یرموک میں (کفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے) کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول اللہ (جیسے اشجع الاشجعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدلوں) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ کون ہے جو مجھ سے موت کے اوپر بیعت کرے پس ان کے چچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع چار سو سرداران مسلمین و شہسواران مومنین کے (اسی شرط پر) ان سے بیعت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

نیز انہیں راویوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مسلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن علی قطان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیسیٰ عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے خبر دی نیز محمد ابن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمعان نے بھی زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اس دن یعنی یوم فحل (جنگ یرموک) میں بڑا کارنمایاں کیا نیزوں کے اندر گھستے ہوئے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا سینہ اور چہرہ زخمی ہو گیا ان سے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنی جان لات وعزیٰ کے جہاد میں تو فدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ان کی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

نیز ہمیں بہت سے لوگوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نحوی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ہلال ابوالمعالی ثعلب بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطلب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر ابن موسیٰ نے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول اللہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابوجہل کا ایک خوشہ جنت میں دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہی (اس خواب کی تعبیر) ہے حضرت عکرمہ کی کوئی اولاد نہ تھی ابوجہل کی نسل صرف اس کی دختری اولاد سے چلی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۳۶۔ حضرت عکرمہؓ بن عامر

حضرت عکرمہؓ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہی ہیں جنہوں نے دار الندوہ (نامی مکان کو) حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۷۳۷۔ حضرت عکرمہؓ بن عبید

حضرت عکرمہؓ بن عبید خولانی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب العین واللام

۳۷۳۸۔ حضرت علاءؓ بن حارثہ

حضرت علاءؓ بن حارثہ بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے ان کے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۹۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی

حضرت علاءؓ بن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبد اللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عویف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدف تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبد اللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبد اللہ بن ضمار اور بعض نے عبد اللہ بن عبیدہ بن ضمار بن مالک۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ املوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبد اللہ بن عباد تھا اس میں تصحیف ہو گئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرموت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو نبیؐ نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں ان کو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۱ میں جب کہ یہ بحرین کے عامل تھے ان کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہیں جن کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور ان کا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو بطور خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ ان کی بہن صعبہ بنت حضرمی تھیں جن سے ابوسفیان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی تھی ابوسفیان کے طلاق دینے کے بعد ان سے عبید اللہ بن عثمان تیمی نے نکاح کیا جن سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (بڑے) مستجاب الدعوات تھے ایک مرتب یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق نہ ہوئے) جب بحرین میں انہوں نے مرتدین سے قتال کیا تو اس لڑائی میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے جن کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات ان کے مشہور ہیں۔ ان کا ایک بھائی میمون بن حضرمی بھی تھا اس نے زمانہ جاہلیت میں مکہ کی بلندی پر ایک کنواں کھدوایا تھا جواب بیر میمون کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمان بن حمید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا مہاجر بعد ادائے ارکان حج کے مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے۔ اس حدیث کو اسماعیل بن محمد بن سعد بن حمید نے سائب سے انہوں نے علاء سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۰۔ حضرت علاءؓ بن خارجہ

حضرت علاءؓ بن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبدالملک بن یعلی نے روایت کی ہے وہیب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبدالملک بن یعلی سے انہوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے نسب کو اس قدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کرسکو صلہ رحم کرنے سے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام مخزومی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مسلم بن خالد زنگی نے اس کو عبدالملک بن یحییٰ بن علاء سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولیٰ منبعث سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۱۔ حضرت علاءؓ بن خباب

حضرت علاءؓ بن خباب۔ کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمان بن عابس نے روایت کی ہے سماک بن حرب نے عبداللہ بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب بیدار ہوئے (یہ واقعہ تعریس کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہو گئے کہ نماز فجر قضا ہوگئی سب بعد طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوئے حتیٰ کہ خود سرور عالمؐ کی یہی حالت ہوئی۔) تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لئے یہ کام ہو جائے۔ ان کی ایک حدیث لہسن کے کھانے کی بابت بھی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ ان کو علاء بن عبداللہ بن خباب کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۲۔ حضرت علاءؓ بن سبیع

حضرت علاءؓ بن سبیع۔ صحابی ہیں مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام کیا گیا ہے ان سے سائب بن یزید نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن سبیع ہے صحابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ان دونوں نے ان کا تذکرہ مختصر کیا ہے۔

۳۷۴۳۔ حضرت علاءؓ بن سعد

حضرت علاءؓ بن سعد ساعدی۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں سے میں تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔عطاء بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی حبلیٰ میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد علاء بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیا سنتے ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے اور آنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں پیر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون (اور بیشک یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بیشک یقیناً ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں اور اس آیت میں فرشتوں کا کلام مذکور ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۴۔ حضرت علاءؓ بن صحار

حضرت علاءؓ بن صحار۔بعض لوگ ان کا نام علاثہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلیطی ہیں۔قبیلہ بنی سلیط سے ان کا نام کعب بن حارث بن یربوع تھا تمیمی سلیطی تھے۔یہ علاء خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ان کے بارے ابوعبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔اور مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی وہ سلیطی ہیں جن سے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن صحار کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی خیثمہ سے انہوں نے ابوعبید سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبداللہ بن عشیر بن عبدقیس بن خفاف تھا قبیلہ بنی عمرو حنظلہ کے خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام علاثہ بن شجار تھا ابویعلی نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہے اور بردعی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

۳۷۴۵۔ حضرت علاءؓ بن عقبہ

حضرت علاءؓ بن عقبہ۔انہوں نے (کچھ دن) نبیؐ کی طرف سے خط و کتابت کا کام کیا ہے۔ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے ان کو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۶۔ حضرت علاءؓ بن عمرو

حضرت علاءؓ بن عمرو انصاری صحابی ہیں۔حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۴۷۔ حضرت علاءؓ بن مسروح

حضرت علاءؓ بن مسروح حجازی۔ عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن ملیکہ اور میرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دیں جس نے نہ کچھ پیا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول اللہؐ نے کہا کہ تم تو ایسی مقفیٰ عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۸۔ حضرت علاءؓ بن وہب

حضرت علاءؓ بن وہب بن محمد بن وہبان بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ ان کو جزیرہ کا عامل بنادو چنانچہ انہوں نے بنا دیا تھا۔ انہوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے تھے مقام رقہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ان کو ابو عروبہ اور ابو علی بن سعید نے جزریون کی تاریخ میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزریون کے امام ہیں۔

۳۷۴۹۔ حضرت علاءؓ بن یزید

حضرت علاءؓ بن یزید بن انیس فہری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اس کے فتح ہونے کے گئے تھے ان کی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابو الحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۰۔ حضرت علاثہؓ بن صحار

حضرت علاثہؓ بن صحار سلیطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خیثمہ نے ابو عبید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے۔ شعبی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے جب لوٹ کر اپنے وطن جانے لگے تو ان کا گزر ایک اعرابی پر ہوا جو مجنون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس مجنون کی دوا کریں آپ کے نبی تو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہیں انہوں نے کہا ہاں! پھر کہ میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کیا ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مجنون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے ان کو نہ لیا یہاں تک کہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اس خدا کا نام لے کر اپنے صرف میں لاؤ۔ لوگ تو بیہودہ جھاڑ پھونک کے عوض میں کماتے ہیں تم نے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض میں کمایا۔ ان کا تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۱۔ حضرت علاقہؓ بن صحار

حضرت علاقہؓ بن صحار۔ ان کے متعلق علاء بن صحار کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۳۷۵۲۔ حضرت علباءؓ اسدی

حضرت علباءؓ اسدی۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے علباء اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبیؐ جب سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد لله الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين (شکر ہے اللہ کا جس نے تابع کر دیا اس کو ہمارے اور نہ ہم اس کو قابو میں لا سکتے تھے ۱۲) عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابوالقاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد ابن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فرج ارزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابوالزبیر نے علباء ازدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول اللہؐ جب سفر میں اونٹ پر بیٹھتے تو تین بار تکبیر کہتے تھے الی آخر الحدیث عسکری نے ان علباء کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکون سین ہے یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل دیتے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہٰذا انہوں نے ان کو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اکابر علما میں سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اس نے ابن لتبیہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

۳۷۵۳۔ حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی

حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی۔ نبیؐ کے پاس وفد بن کر آئے تھے ان سے عباد بن جہور نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو ان کی آخرت خراب ہو جائے گی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگے گا اور دین کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۵۴۔ حضرت علباءؓ سلمی

حضرت علباءؓ سلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ثابت نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علباء سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام جہجاہ ہوگا لوگوں پر حکومت کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۵۔ حضرت علبہؓ بن زید

حضرت علبہؓ بن زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے یہ بھی منجملہ ان لوگوں کے تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا اعینھم تفیض من الدمع (جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ ان کے پاس راہ خرچ نہ تھا جس کو لے کر جہاد میں جاتے) اور عبدالحمید بن ابی عبس بن جبر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔ رسول اللہ نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علبہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص تیری مخلوق میں سے اس کو چاہے لے لے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۶۔ حضرت علسؓ بن اسود

حضرت علسؓ بن اسود کندی۔ طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۷۔ حضرت علسؓ

حضرت علسؓ۔ کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام ونسب یہ ہے) علس بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امراء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر کندی نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے دونوں بھائی حجر اور یزید اسی وفد میں تھے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر طبری نے کیا ہے اور ان کا نسب اسود تک بیان کیا ہے یا کوئی اور ہیں ہم نے اسی کے موافق لکھ دیا ہے جو ہشام کلبی نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۵۸۔ حضرت علسہؓ بن عدی

حضرت علسہؓ بن عدی بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے۔ بیعۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے ولید بن علسہ نے اور موسیٰ بن ابی اشعث نے روایت کی ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۹۔ حضرت علقمہؓ بن اعور

حضرت علقمہؓ بن اعور سلمی۔ اور بعض لوگ ان کو ابو علقمہ کہتے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابن عباس نے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شراب نوشی کی آخری سزا ان کو دی تھی۔ آپ جب غزوۂ تبوک میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعور سلمی نے نشہ کی حالت میں آ کے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ رسیاں بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے اٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۶۰۔ حضرت علقمہؓ ابواوفی اسلمی

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابواوفی یہ اسلمی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کے پاس اپنی زکوۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اوفی کے والد تھے۔ اصحاب بیعۃ الرضوان سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کے لئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۱۔ حضرت علقمہؓ بن جنادہ

حضرت علقمہؓ بن جنادہ بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الحجری۔ صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور بحرین میں حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم رہے تھے ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۲۔ حضرت علقمہؓ بن حارث

حضرت علقمہؓ بن حارث۔ احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انہوں نے ابوسلیمان دارانی سے انہوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے بجائے علقمہ کے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

۳۷۶۳۔ حضرت علقمہؓ بن حجر

حضرت علقمہؓ بن حجر۔ ان کا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے حجاج بن ارطاہ نے عبدالجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجدہ کرتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اس کو بہت لوگوں نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

۳۷۶۴۔ حضرت علقمہؓ حضرمی

حضرت علقمہؓ حضرمی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۷۶۵۔ حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری

حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری۔ ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بردعی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۷۶۶۔ حضرت علقمہؓ بن حویرث

حضرت علقمہؓ بن حویرث۔ بعض لوگ ان کو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن سلیمان نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آنکھوں کا زنا یہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کی جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۷۔ حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی

حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس تجیبی سے انہوں نے زہیر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن رمثہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اس کے بعد رسول اللہؐ خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول اللہؐ پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمرو پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمرو تھا اس کی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ عمرو کون ہے آپ نے فرمایا عمرو بن عاص کے لئے اللہ کے یہاں بہت بھلائی ہے زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہوں جس کے متعلق رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۶۸۔ حضرت علقمہؓ بن سفیان

حضرت علقمہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لئے دو خیمہ نصب کرا دیئے مغیرہ کے مکان کے پاس بلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطاری کراتے تھے۔ حالانکہ خوب [1] روشنی پھیلی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور زیاد بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ضحاک بن عثمان نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علماء کا سخت اختلاف ہے۔ یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے ہم نے ان کا تذکرہ عطیہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۹۔ حضرت علقمہؓ (ابوسماک)

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابوسماک تھی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بندار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے ابویونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہؐ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۷۰۔ حضرت علقمہؓ بن سمی

حضرت علقمہؓ بن سمی خولانی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۱۔ حضرت علقمہؓ بن طلحہ

حضرت علقمہؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ۔ عثمان بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے معاً روزہ افطار کر لیتے تھے تاریکی شب کا انتظار نہ کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۷۲۔ حضرت علقمہؓ بن علاثہ

حضرت علقمہؓ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے حلیم تھے عقل مند تھے مگر بخشش جیسی چاہیے ان میں نہ تھی یہی ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اوران کے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ ان کا مشہور ہے۔ جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فوراً یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابو بکر نے لشکر ان کی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان ان کے گھر کے لوگوں کو پکڑ کر حضرت ابو بکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف اسلام معلوم بھی نہ ہوئی تھی پس حضرت ابو بکر نے ان سب کو چھوڑ دیا بعد اس کے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابو بکر نے ان کا اسلام قبول کر لیا اوران کا اسلام اچھا ہو گیا ان کو حضرت عمر نے مقام حوران پر عامل مقرر کیا تھا وہیں ان کی وفات ہوئی حطیہ شاعر انہیں کے پاس گئے تھے مگر قبل اس کے کہ ان کے پاس پہنچیں ان کی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے ان کے لئے بھی اپنی اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیہ نے ان کی شان میں کچھ اشعار کہے تھے جس میں سے ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینی لو لقیتک سالما   وبین الغنی الالیال قلائل

اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالداری کے درمیان میں صرف چند روز باقی رہ گئے تھے۔

علقمہ کی والدہ لیلی بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نخع سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام ربیعہ تھا لوگ ان کو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں ان سے ابو سعید خدریؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۳۔ حضرت علقمہؓ بن فغواء

حضرت علقمہؓ بن فغواء۔بعض لوگ ان کو ابن ابی فغوا کہتے ہیں فغواء بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاعی تھے۔صحابی تھے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔عمرو بن فغوا کے بھائی تھے ان کو رسول اللہؐ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تا کہ وہ اس مال کو فقراء قریش میں تقسیم کر دیں غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ کے رہنما تھے۔ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن علقمہ بن فغوا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ جب پیشاب کے لئے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ اپنے گھر تشریف لے جا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ (اے مسلمانوں جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کو مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوؤ ۱۲) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۴۔ حضرت علقمہؓ بن مجزز

حضرت علقمہؓ بن مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج کنانی مدلجی۔ ان کو نبیؐ نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبداللہ حذافہ سہمی کو کسی سریہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ ان کی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انہوں نے خوب آگ دہکائی بعد اس کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے پس انہوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کود ے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معصیت میں ان کی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو جواس عذری نے ان کا مرثیہ ان اشعار میں کہا تھا:

ان السلام وحسن کل تحیۃ تغدو علی ابن مجزز وتروح

بے شک سلام اور اچھے اچھے تحفے۔ ہر صبح شام ابن مجزز کے پاس آتے ہیں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ مجزز: جیم اور دو زاؤں کے ساتھ ہے پہلے زاء مشدد مکسور ہے۔

۳۷۷۵۔ حضرت علقمہؓ بن ناجیہ

حضرت علقمہؓ بن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلقی۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر پھر بادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انہوں نے اپنے دادا علقمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہنچ کر واپس آ گئے ہم بھی ان کے پیچھے ہی چل دیئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ لے لی ولید ہم سے پہلے رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے (جھوٹ) کہہ دیا کہ یارسول اللہ میں جہاں گیا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے نہیں دی اس بات کو سن کر رسول اللہؐ نے اس کی تردید نہ فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا (اے مسلمانو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن نضلہ

حضرت علقمہؓ بن نضلہ بن عبدالرحمٰن بن علقمہ کنانی اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ اور ابوبکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین اس وقت تک وقف سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا اور جب اس کی احتیاج رفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں نے لکھا ہے۔اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔مگر یہ تابعین میں ہیں۔

۳۷۷۷۔حضرت علقمہؓ بن وقاص

حضرت علقمہؓ بن وقاص لیثی۔رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوۂ خندق میں شریک تھا اور اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاتم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے ان کو تابعین مین ذکر کیا ہے ان کی وفات عہد عبدالملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

۳۷۷۸۔حضرت علقمہؓ بن یزید

حضرت علقمہؓ بن یزید بن عمرو بن سلمہ بن منبہ بن ذہل بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد،ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے اور پھر یمن واپس گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبہ بن ابی سفیان نے ان کو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔اس کو ابوعقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۹۔حضرت علیؓ بن حکم

حضرت علیؓ بن حکم سلمی۔حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبیؐ کے حضور میں آئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیرا پس وہ اچھا ہو گیا۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم برادر معاویہ بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے بدیح بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قباء سے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے علی بن حکم کو سدرہ کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جن کا ذکر آگے آئے گا سدرہ کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دو شخص قرار دیئے ہیں اور ابوعمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۷۸۰۔حضرت علیؓ بن رفاعہ

حضرت علیؓ بن رفاعہ قرظی۔علی بن سعید عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے علی بن رفاعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گزر ان مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخراپن کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: اولئک یوتون اجرھم مرتین بما صبروا (ان لوگوں کو ان کا ثواب دوگنا دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر ان کے والد صحابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔(نہ کہ خود یہ)

۳۷۸۱۔ حضرت علیؓ بن رکانہ

حضرت علیؓ بن رکانہ۔ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۲۔ حضرت علیؓ بن شیبان

حضرت علیؓ بن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن سحیم بن مرہ بن دوئل بن حنیفہ۔ان کی کنیت ابویحیٰ ہے یمامہ میں رہتے تھے نبیؐ کے پاس وفد بن کر گئے تھے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کو ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ملازم بن عمرو حنفی سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان سے انہوں نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر نہ رکھتا تھا پس جب نبیؐ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں جو شخص اپنی پیٹھ رکوع و سجود میں برابر نہ رکھے اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبدالوارث بن سعید نے ابو عبداللہ شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۳۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب (امیر المومنین ابن عم رسول اللہؐ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہراء)

امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں۔ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو طالب ہی ان کا نام تھا اور کنیت بھی اور ہاشم کا نام عمرو تھا۔حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔کنیت ان کی ابوالحسن تھی۔رسول اللہ کے (چچا زاد) بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔یہ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں جو بنی ہاشم میں سے ہوئے، حضرت علی، جعفر اور عقیل اور طالب سے چھوٹے تھے۔بقول اکثر علماء سب سے پہلے [1] اسلام لائے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابو بکر صدیق یا کوئی اور محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید۔عورتوں میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجہ۔بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ اسلام لائے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "ازالۃ الخفاء" میں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس سبب سے فضیلت ہے کہ جو پہل اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والوں کے اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس لحاظ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں رہی کیونکہ انہیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور ان کی کوشش سے بڑے بڑے لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ اور کسی سے ظاہر ہوئی نہ ہو سکتی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بدر میں خندق میں اور بیعۃ الرضوان میں اور تمام مشاہد میں سوا تبوک کے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے ان کو اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہد میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں رسول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ ان کے غزوۂ بدر ہے مگر اس میں اختلاف ہے اور جب غزوۂ احد میں معصب بن عمیر جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول اللہؐ نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور ان سے رسول اللہؐ نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپ نے باہم مہاجرین میں مواخات کرائی اس کے بعد آپ نے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار میں مواخات کرائی اور دونوں مرتبہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ کا اسلام

ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جب کہ حضرت خدیجہ اسلام لا چکیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکیں اس کے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اے محمدؐ یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جس کی تبلیغ کے لئے پیغمبروں کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف اور اس پرستش کی طرف بلاتا ہوں اور لات وعزیٰ کے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو میں نے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہٰذا میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کرلوں رسول اللہؐ کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اس کے آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشائے راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ اے علی اگر تم اسلام نہیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی اور وہ صبح کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد شب کو آپ نے مجھ سے کیا فرمایا تھا رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور لات وعزیٰ کا انکار کردو اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو جاؤ۔ حضرت علی نے اس کو منظور کرلیا اور اسلام لائے حضرت ابو طالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔ حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انہوں نے قبل از اسلام رسول اللہؐ کے ہاتھوں پرورش پائی۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن حمید سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے وہ شعبہ سے وہ ابو بلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس نے مسلم ملائی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سہ شنبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن مثنی نے بیان کیا وہ دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابو لفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اجلح نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حبہ بن جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اس کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے سعید بن صفوان سے انہوں نے اجلح سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن کہیل نے حبہ عرنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمیں ابوالطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی اور نیز مجھ سے عثمان بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابوالطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عبدالاعلی صنعانی بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے علیم کندی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملے گا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی علی بن ابی طالب اس حدیث کو بری نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقریٔ علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی مخلد بن جعفر بن مخلد باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن اسود نے محمد بن عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کے لئے سات برس تک دعا مانگتے رہے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے قراءۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن غراب نے یوسف بن صہیب سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبیؐ پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور معمر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتادہ سے انہوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اور محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابوبکر انہوں نے کہا سبحان اللہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہہ صرف اس سبب سے ہے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابو طالب سے مخفی رکھا تھا اور حضرت ابوبکر جو اسلام لائے تو انہوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عفیف کندی کی حدیث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے ان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں اور ابوالاسود یعنی تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے، ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضیٰ کی ہجرت

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خدا کی طرف سے مکہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی سبز چادر اوڑھنا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہؐ اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد لوگ پے در پے ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور جس نے اپنے دین میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور تین دن تک ان کو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن لوگوں کے حقوق [1] میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے رسول اللہؐ سے جا کر مل گئے۔ ہمیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواعز قراتکین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبیداللہ بن حسن کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے

---

[1] وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس اکثر امانت رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپ کی امانت پر سب کو وثوق تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دادا سے انہوں نے ابورافع سے نیز عبیداللہ بن حسن نے کہا ہے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابورافع سے نبیؐ کی ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تا کہ وہ آپ کے گھر والوں کو لے کر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جس قدر امانتیں اور وصیتیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور فرمایا کہ جب تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کریں گے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اس پر لیٹا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ نبیؐ لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی اور انہوں نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے۔ بس اسی خیال میں وہ نبیؐ کی تلاش سے باز رہے نبیؐ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھ سے ملنا چنانچہ حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لے کر چلے شب کو چلتے تھے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبیؐ کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو دیکھ کر لپٹا لیا اور ان کے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ ورم کر گئے ہیں اور ان سے خون ٹپک رہا ہے تو آپ ازراہ محبت رونے لگے بعد اس کے آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کے پیروں پر مل دیا۔ اور ان کو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی ان کے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابواسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی ان میں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے صرف وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبرگیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابوعبداللہ بن محمد بن محمد بن سرایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے دادا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابوالفتح نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابورفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف بہ بجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے حکم سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ان کو یعنی حضرت علی کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے سنخ اللیل کانی جنی (رات دوڑی چلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری ہے گویا میں میوہ توڑ رہا ہوں ۱۲)

ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل احمد بن حسن بن صرون اور ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحیٰی بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابوالحسین یعنی یحیٰی بن حسن بن جعفر کہتے تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحیٰی نے محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں حصن بن حنادہ نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعید بن میتب ؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں حضرت علی کے سولہ ۱۶ زخم لگے تھے اور ہر زخم ان کو زمین پر گرا دیتا تھا پھر ان کو حضرت جبریل علیہ السلام اٹھاتے تھے نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبدالوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش حمصی نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول اللہ ؐ کی طرف سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوالحسین بن فراء اور ابو غالب اور ابو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم نے حضرت علی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عار و ننگ دلا کر حضرت علی کے قتل پر آمادہ کرے وہ اشعار یہ ہیں۔

فی کل مجمع غایۃ اخزاکم ... جذع ابر علی المذاکی القرح
للہ در کم الما تنکروا ... قدینکر الحی الکریم ویستحی
ھا ابن فاطمۃ الذی افناکم ... ذبحا وقتلۃ قعصۃ لم تذبح
اعطوہ خرجا واتقوا بضریبۃ ... فعل الذلیل وبیعۃ لم ترلج
این الکھول واین کل دعامۃ ... فی المعضلات واین زین الابطح
افناھم قعصا وضربا یفری ... بالسیف یعمل حدہ لم یصفح

ہر مجمع میں تمہیں انتہا درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان نے جو عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کے آتا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کیا تم کو یہ ناگوار نہیں ہے۔ بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گزرتی ہے مگر وہ شرم کرتا ہے۔ یہ فاطمہ (بنت اسد) کا بیٹا (یعنی علی) ہے جس نے تم کو فنا کر دیا۔ اس نے تم کو ذبح کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا جو جلدی میں ذبح نہ ہو سکے۔ (اچھا) اب اس کو خراج دو اور اس کی مار سے بچو۔ ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہو گی۔ کہاں ہیں وہ پختہ عمر سردار قوم کے۔ جو مشکلات میں کام آتے تھے اور امت ابطح کی زینت تھے۔ سب کو (فاطمہ کے بیٹے) نے فنا کر دیا اور خوب مار ماری۔ ایسی تلوار سے مارا جس کی باڑھ نہیں مڑی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مروان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد میں جب لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹ ا گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول اللہؐ کو نہ پایا۔

پس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہؐ بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اس حرکت کے جو ہم نے کی پس اللہ نے نبی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہٰذا میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ ان کے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابوبکر نے جھنڈا لیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول اللہؐ نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اس کے جھنڈا انہیں دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے حریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اس کی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔

حضرت علی مرتضٰی کا علم

حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے نبیؐ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں ان سے ان کے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابورافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ اور ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابوجحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حریث اور ابولیلیٰ اور براء بن عازب اور عمارہ بن رویبہ اور بشر بن سحیم اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر اور جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اور احنف بن قیس اور ابوعبدالرحمٰن سلمی اور ابوالاسود دیلمی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

ا غزوۂ احد میں ابلیس لعین نے یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اکثر صحابی اس مصلحت سے وہاں سے ہٹ آئے کہ اپنی قوت فراہم کر کے پھر آئیں غرض وہاں سے ہٹ جانے والوں کی بھی نیت بخیر تھی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے یمن بھیجا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے یمن بھیجتے ہیں اور لوگ مجھ سے مقدمات کا فیصلہ کرائیں گے حالانکہ مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اس کی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اس کے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں۔

ہمیں زید بن حسن بن زید اور ابوالیمن وغیرہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور یعنی زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد احمد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبدالرحمٰن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اس کے دروازہ سے آئے۔ اس حدیث کو ابومعاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابومعاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا اور شعبہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عہدہ قضا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سعید بن مسیّب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہے مجھ سے سوالات کرو۔ اور یحییٰ بن معین نے عبدہ بن سلیمان سے انہوں نے عبدالملک بن سلمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد (ﷺ) میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھے عطاء نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دیئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو لوگوں کو ملا تھا اس میں بھی وہ شریک تھے۔ اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبداللہ بن عیاش بن ابی (ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول اللہؐ کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت ان کی طبیعت میں تھی۔ اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگا کرتے تھے جس کے (حل کرنے کے) لئے ابوالحسن نہ ہوں۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک علی سے ثابت ہو جاتی تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن ہارون نے فطر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبیؐ کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کی ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جوان سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیّب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حنیف سے سناوہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لیے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسنون نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے املاءً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی رقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ہاشم غسانی نے علی بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابومریم سلولی سے سناوہ کہتے تھے میں نے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ اے علی اللہ عزوجل نے تم کو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خوبی کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنی بے رغبت) رہنا تم کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ نہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تم کو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تم کو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم ان کو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اس کی جو تم سے محبت رکھے اور تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اس کو جو تم سے اے علی بغض رکھے ہے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تم پر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پڑوسی اور تمہارے رفیق ہوں گے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے کہ ان کو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیرالمومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر مارے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور (یہ حالت بھی دیکھتا ہوں کہ) آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصبہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے (بجائے چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی چالیس ہزار بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ امیرالمومنین علی رضی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اس کی ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کی شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرف چھ سو درہم چھوڑ گئے تھے جس سے انہوں نے ایک غلام خرید لیا تھا۔ مجھے ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو محمد یعنی ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوالمعالی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوقتیبہ یعنی سالم بن فضل آدم نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابونعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے ان کے لئے غلہ گٹھریوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابوالفتوح یعنی حیدر بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن جعفر دوسری نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابوعبداللہ احمد بن علی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مسعر نے ابی بحر سے انہوں نے اپنے کسی استاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جس کی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں نے پانچ درم میں خریدی ہے جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم نفع دے گا میں اس کے ہاتھ اسے بیچ ڈالوں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کے پاس کچھ درہم تھیلی میں دیکھے جن کی بابت انہوں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب ضرورت ہو وہ ان کو لے لے۔ اور ہم سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوالنوار پارچہ فروش نے بیانکیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا انہوں نے دو کرتے کپڑے کے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اس نے لے لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور پہن لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر آستین میرے ہاتھ سے بڑی ہے اس کو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس انہوں نے اس کرتہ کو پہن لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن طلحہ نعال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن زیاد احمر نے عبدالملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام سابور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی شخص کو ایک درہم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ سردی یا گرمی کا کپڑا مانگنا نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہو روکنا میں نے کہا یا امیر المومنین اگر ایسا ہو گا تو میں جیسا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا اگر تو لوٹ آیا (کچھ پرواہ نہیں) تیری خرابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے میں ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال ان کی حاجت سے زائد ہو اس کو لیں حضرت علی مرتضیٰ کے زہد و عدل کی واقعات اس قدر ہیں کہ ان کا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہے لہٰذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اپنی سند کے ساتھ استاذ ابواسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اور ان امانتوں کے واپس کرنے کے لئے جو حضرت کے پاس تھیں چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کی طرف چلے ہیں اور مشرکوں نے آپ کا گھر گھیر لیا ہے اسی شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سوؤ اور ان سے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اوڑھ لینا انشاءاللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تم کو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکے گی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پس اللہ نے جبریل و میکائیل علیہم السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی اور ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے طویل کر دی ہے اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دے دے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر اللہ عزوجل نے ان پر وحی بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو میں نے ان کے اور اپنے نبی محمد کے درمیان میں مواخات کرائی ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) علی محمدؐ کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان کو محمد پر فدا کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے ان کی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور میکائیل پاؤں کے پاس حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہے اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جب کہ وہ مدینہ کی طرف جا رہے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی احمد بن ابی الخیر مہینی نے قراءۃً خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ نے خبر دی ابو محمد نے کہا اور ہمیں ابوالقاسم بن ابی الخیر مہنی نے اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن حبان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول "الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سراً و علانیه" کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس چار درہم تھے ایک انہوں نے شب کو (راہ خدا میں) دیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور علانیہ طور پر۔ اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہیب سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بکیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن مسمار سے انہوں نے عامر بن سعد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ ابوتراب کی بدگوئی سے تم کو کون چیز مانع ہے حضرت سعد نے کہا آگاہ رہو جب تک وہ تین باتیں جو رسول اللہؐ نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہیں گی اس وقت تک میں ہرگز ان کو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل جائے تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب آپ نے ان کو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے آپ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ کیا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کی طرف سے تھا فرق یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور ان کی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب ان کی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی اور (تیسری بات یہ ہے کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی: قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم ونساء نا و نساء کم وانفسنا وانفسکم (اے نبی کہہ دو کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کے تم اپنے آپس والوں کو) تو رسول اللہؐ نے علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے سردار تھے اور انہوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہیں وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال واسباب (کے کاروبار) سے (گھبرا کر) بھاگ آئے ہیں ان کو آپ ہمیں واپس دیجئے نبیؐ نے فرمایا اے گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے تمہاری گردنیں مارے گا اللہ نے اس کے قلب کو ایمان کے لئے جانچ لیا ہوگا انہوں نے کہا یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا ابوبکرؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمرؓ نے بھی پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جوتہ سینے والا اور اس وقت حضرت نے اپنا جوتہ علیؓ کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔

نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسی رملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عدی بن ثابت سے انہوں زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔ نیز اسماعیل کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور بہت سے لوگوں نے بیان کیا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نے ابوالجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام شراحیل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول اللہؐ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کے ساتھ آپ کی محبت کس حد تک پہنچ گئی تھیں رضی اللہ عنہ)۔ ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب ماجشون نے ابوالمنذر سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے حضرت سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ (علی سے) فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس پر ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے خود سنی ہے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہے) ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابوحامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوۂ طائف پیش آیا تو رسول اللہؐ نے علی کو بلایا اور ان سے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچازاد بھائی سے بہت دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لونڈی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبیؐ سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول اللہؐ سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دیں گے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے تھے تو سب سے پہلے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے)۔ چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول اللہؐ کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول اللہؐ نے اس کو ٹال دیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا پس رسول اللہؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے اور آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی عمرہ نے یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو یمن میں آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہوا کہ آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کرنے کے لئے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے میں جلدی کی اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے دیا جب لشکر کے لوگ (مدینہ کے) قریب آ گئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس ہمیں دیا ہے حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب سے اتروا لئے (یہ بات سب کو ناگوار گزری تو جب وہ لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انہوں نے حضرت علی کی شکایت کی۔ اہل یمن رسول اللہؐ سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو آپ نے صرف مقررہ جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی العز واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے اپنی اسناد کے ساتھ خبر دی وہ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسا شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں پس سب رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے (صبح کو) حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں درد ہے آپ نے فرمایا ان کو بلواؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی نہیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ان سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہرو جب تم ان کے مقابل پہنچنا تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ کا ان پر ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قواریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رحبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہتے تھے میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول اللہؐ کو **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** فرماتے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہو جائے عبد الرحمٰن کہتے تھے پس بارہ صحابہ بدری کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہؐ کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں سب مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں ہم سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جس کا مولی (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اس کے مولی (یعنی محبوب) ہیں یا اللہ محبت کر اس سے جو محبت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی۔ اسی قسم کی روایت براء بن عازب سے بھی مروی ہے انہوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب ہو گئے۔ ہمیں حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حذیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک [1] اور عبداللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آنا چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہے پس ابو بکر آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے ان کو مبارکباد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی۔

ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے جمیع بن عمیر تیمی سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں۔ ہمیں ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کملی اڑھائی بعد اس کے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل

---

[1] حضرت سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ بجائے ان کے سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہے اور سعد بن زید کا نام اس میں چھوٹ گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی دور کر اور ان کو خوب پاک کر ام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت میں ہو۔ اور ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوف نے عبداللہ بن عمر بن ہند جملی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ میں جب رسول اللہ سے کچھ مانگتا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتدائے کلام کرتے تھے۔

نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ماں سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ ہمیں فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ [1] تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابوبکر آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے ان کو اجازت دی۔ ابوبکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب [2] ہے۔

یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو الفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سمیدع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انہوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے

---

[1] اس قسم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص منجملہ ایسے لوگوں کے ہو مثلاً جمعہ کو بھی احادیث میں افضل الایام فرمایا ہے اور عرفہ کو بھی اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائے گا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲۔

[2] غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندا کسی نے ہدیۃً بھیجا آپ نے فرمایا اے اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں تجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انہوں نے اس پرندا کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابوحنیفہ سے منفرد ہیں۔ ہمیں محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروح یعنی عبدالمعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر شحامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ بن محمد عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر عدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک پرندا بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول اللہؐ کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انس ان کو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (ان سے) محبت کر یا اللہ (ان سے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل ابوالہندی اور یغنم بن سالم نے بھی بیان کیا۔

یغنم: یاء کے ساتھ جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور غین معجمہ اور نون اور آخر میں میم ہے۔ یہ اسم مفرد ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن ابی جعفر یعنی فراء نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن یثیع سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو ان کو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں راہ راست پر چلائیں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے شریک سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے صنابحی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا (اے علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم تمہارے پاس آئے اور خلافت تمہارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے یحییٰ بن عروہ مرادی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا [1] کہ سب سے زیادہ خلافت کا مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابوبکر پر ہو گیا تو میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر میں نے خیال کیا کہ ابوبکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دیں گے مگر انہوں نے عمر کو دے دی پس میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انہوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں دائر کر دیا جن میں سے ایک میں ہی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے (ان کے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی پھر جب عثمان شہید ہوئے لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے بیعت کی خوشی سے کوئی جبر نہ تھا پھر انہوں نے میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اس کے تلوار ہاتھ میں لی جائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ عزوجل نے محمدؐ پر نازل کیا ہے۔

ہمیں ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ بن حنیقا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل خطبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینہ میں رسول اللہؐ کی مسجد میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں خلیفہ کئے گئے اور ان سے بیعت کی گئی۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل خطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابی حسان انماطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑے ہوئے علی کے پاس گئے جن میں اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے کچھ اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی ہیں یہاں تک کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (برحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آ گئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں پاتے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب سے پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ (سعد بن ابی وقاص) تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت

---

[1] اس روایت سے بہت بہت عمدہ عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہیں منجملہ ان کے یہ کہ شیخین کی طرف حضرت علی کو کیسا حسن ظن تھا کہ ان کی طرف یہ خیال نہ کیا کہ وہ اپنے کسی عزیز کو خلافت دے جائیں گے حضرت علی کا اپنے کو سب زیادہ مستحق خلافت سمجھنا محض اس وجہ سے تھا کہ عقد خلافت شارع کی طرف سے نہیں ہوا تھا اور شجاعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں اکثر مبتلا کر دیا کرتی ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جس کو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب سے پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ان سے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبیؐ نے بھی اللہ ان سے راضی رہے۔

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن ابراہیم نے رشأ بن نظیف سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے مدائنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کوفہ گئے تو ایک شخص حکمائے عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا واللہ یا امیر المومنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اس کے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہو۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اس میں میرا کچھ قصور نہیں میں نے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت ابی بکر و عمر پر عمل کریں تو انہوں نے کہا جہاں تک[1] مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کروں گا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کو (بغیر کسی شرط کے) منظور کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ ان کے ابن عمر اور سعد اور اسامہ وغیرہ تھے تخلف کیا تو حضرت علی نے ان کو مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے بیٹھ رہے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل شام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر ان سے تخلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔

ہمیں ابو القاسم یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طازاد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عفیف بن سالم سے انہوں نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اس کو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول اللہؐ نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح میں اس کی تنزیل پر لڑا اس فضیلت کے سب منتظر تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانک رہا ہے پھر علی آئے تو ہم نے ان کو اس کی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ نہ ہوئے گویا وہ اس کو نبیؐ سے سن چکے تھے۔ ہمیں ارسلان بن یعان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفضل یعنی احمد بن طاہر بن سعید بن ابی سعید میہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ ابو عبداللہ محمد

---

[1] چونکہ اس وقت ایک معاملہ ہو رہا تھا اور معاملہ میں اس قسم کے الفاظ شک دلاتے ہیں کہ اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم ازدی نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہوں گے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن حمشاد عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو) ہم ابوایوب انصاری کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن عبید سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمہارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ ہمیں ابو غانم یعنی محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ابوالمجد یعنی عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن زعبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ یعنی حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن موسیٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبداللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے دل میں دنیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے (علی کے ساتھ ہو کر) گروہ باغی سے جہاد کیوں نہ کیا۔ اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ بہت سندوں سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شعبی نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضٰی کی شہادت اور ان کا اپنی شہادت کی خبر دینا

ہمیں نصر اللہ بن سلامہ بن سالم ہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے ابوالغنائم یعنی عبدالصمد بن علی مامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ رازی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن محمد بن زیاد قطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوسنان دولی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے صادق مصدوقؐ نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک ضرب تمہاری اس پر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا ماری جائے گی اور اس امت کا شقی ترین کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ ثمود کے فلاں شقی ترین نے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہے اس کی روایت میں عبداللہ بن زاہر اپنے والد سے منفرد ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر نے زید انہوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اس کے زیادہ کامل روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انہوں نے عبدالملک بن اعین سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اس وقت آئے جب میں اپنا پیر رکاب میں (بہ عزم سفر کوفہ) رکھ چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عراق نہ جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگے گی حضرت علی نے کہا خدا کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے اس کی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی لڑنے والے کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنے متعلق ایسی خبر بیان کرے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالب خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بیان کیا کہ قسم اس کی جس نے دانہ کو پھاڑا (اور اس میں سے درخت نکالا) اور جان پیدا کی کہ میری یہ (ڈاڑھی) اس سے یعنی سر کے خون سے رنگین کی جائے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم میں سے ایسی حرکت کرے گا ہم اس کی نسل مٹا دیں گے حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی قتل نہ کیا جائے۔ ہمیں ابوالفرج یعنی عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی مبارک بن حسین بن احمد غسال مقریٔ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابولطیب یعنی محمد بن حسین نحاس نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن منیب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن کیسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ علی نے نبیؐ سے عرض کیا کہ آپ نے غزوۂ احد میں جب مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے فرمایا تھا کہ شہادت تو تمہارے پیچھے ہے پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہؐ اگر میری یہی حالت قائم رہی جواب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہ ہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوالمنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشد بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عثمان بن صہیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جس نے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے دماغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (نہایت شوق کی حالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی (ان کا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اس کے فرمایا کہ اس امت کے شقی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ داڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اس کے انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

اشد دحیازیمک للموت فان الموت لاقیکا
ولا تجذع من القتل اذا احل بوادیکا

اے دل! موت کے لئے اپنا سامان درست کر لے۔ کیونکہ موت تجھے ملنے والی ہے اور قتل سے ہراسان نہ ہو۔ جب وہ تیرے سامنے آ جائے۔

ہمیں ابویاسر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن ملجم حمام میں ہمارے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسنین اس سے سخت مکدر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ تجھ کو کس نے جراٴت دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجئے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہے اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہے خواہ قتل کر دوں یا معاف کر دوں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اس پر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن خیرون نے اور ابوطاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحیٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے دادا ابوالحسین یعنی یحیٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب کو حسن کے یہاں ایک شب حسین کے یہاں ایک شب عبداللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لئے نکلے تو بطین ان کے سامنے چیخنے لگیں ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

ہمیں خطیب ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن ہاشم جنبی نے حکاب سے انہوں نے ابوعون ثقفی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول اللہؐ جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کی امت سے میں نے بہت تکلیف اور زحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لئے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یااللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھ سے بدتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے تو ان کو اس شخص نے مارا۔ اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے خوارج میں سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر کا ہے اور بنی مراد میں ان کا شمار ہے بنی جبلہ کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی مکہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہئے علی بن ابی طالب کو اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور بندگان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہئے ابن ملجم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نام بردہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان کی شب کو ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نام بردہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملا مگر ان سے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (ملعون) ارادہ سے آیا ہوں یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اس کی ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کے کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام قطام بنت شجنہ بن عدی بن عمر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن ملجم کو پسند آئی اور ابن ملجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تاوقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ملجم نے کہا تو جو مانگے گی میں دوں گا۔ اس عورت نے کہا تین ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اس وقت) ابن ملجم نے کہا کہ میں تو یہاں علی بن ابی طالب ہی کے قتل کے لئے آیا ہوں اچھا جو تو مانگتی ہے میں نے تجھے دیا پھر ابن ملجم شبیب بن بجرہ اشجعی سے ملا اور اس کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بدبخت نے اس کو منظور کر لیا جس شب کی صبح کو حضرت علی مرتضیٰ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس شب کو رات بھر ابن ملجم اشعث ابن قیس کندی سے سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہوگئی پس ابن ملجم اور شبیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لئے ہوئے اس ڈیوڑھی کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علی نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت تڑکے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے حضور میں گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا مجھ سے فرمایا کہ آج رات بھر میں اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نیند آگئی میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کی امت سے یہ یہ تکلیفیں اٹھائیں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کے لئے بددعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو ان کے حق میں مجھ سے بدتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موذن آگئے اور انہوں نے کہا نماز تیار ہے پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلتے تھے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ لے کر نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے علی تیرا (خوارج کا یہ مذہب ہے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حاکم بننا جائز نہیں۔) حکم نہیں ہے بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے۔

اس کے بعد میں نے دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں مگر ابن ملجم کی تلوار ان کی پیشانی پر لگی جو ابروے مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شبیب کی تلوار مسجد کی محراب پر پڑی پھر حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ ہر طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا کہ اس کو عمدہ کھانا دو اور نرم فرش پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے چاہوں گا معاف کروں گا چاہوں گا قصاص لوں گا اور اگر میں مر گیا تو اس کو بھی مجھ سے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑ لوں گا ام کلثوم بنت علی کہنے لگیں کہ اے دشمن خدا تو نے تو امیر المومنین کو قتل کر دیا وہ (بدبخت) بولا نہیں میں نے تو تمہارے باپ کو قتل کیا ہے ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتی ہوں کہ امیر المومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس (کمبخت) نے کہا پھر تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں روتی ہو پھر اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر میں بجھایا ہے اگر اب بھی یہ مجھ کو دھوکہ دے گئی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علی زخمی ہوئے بھیجا کہ اے بیٹے دیکھ آؤ امیر المومنین کی کیا حالت ہے چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اشعث نے کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ پہنچ گیا پھر حضرت علی جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان ۴۰ ہجری تک زندہ رہے اس کے بعد وفات پائی اللہ کی رضامندی ان پر نازل ہو۔ ان کو حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں دیئے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید میں تھا جب حضرت علی کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لئے نکلوایا پس سب لوگ جمع ہو گئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اس کو جلائیں گے عبداللہ بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انہوں نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو اپنے چچا کی یعنی میری آنکھوں میں بہت آسان سلائیاں پھیر رہا ہے اور اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھنے لگا اور اخیر تک پڑھ گیا اور اس کی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اس کی زبان پکڑ لی گئی تاکہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہم نے تیرے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو چلانے لگا اس نے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب سے ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹ ڈالی اور اس کو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس بن علی اس وقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن ملجم گندمی رنگ تھا اس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انہوں نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی میں (اپنی) مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن خیرون نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابان ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فضیل بن زبیر نے عمر ذی مرے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس (نامراد کی) ضرب سے زخمی ہوئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھایئے چنانچہ انہوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہے نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھ لیتی جو میں دیکھ رہا ہوا تو ہرگز نہ روتیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیا ہیں اور یہ محمدؐ فرما رہے ہیں کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہے جس میں تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

البرک: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

بجرۃ: باء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کے قول کے موافق ہے۔ مگر ابو عمر نے بجر کو باء کے ضمہ اور جیم کے سکون کے ساتھ کہا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعد مطرز نے اور ابو علی حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر برادر خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حدثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابو مخنف سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اس کے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اس کا رضوان ان پر ہو۔

حضرت علی کو غسل ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی حسنین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تکبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیئے جن میں قمیص نہ تھا اور سویرے صبح کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول اللہؐ کے حنوط سے بچ رہا تھا انہوں نے وصیت کی تھی کہ وہ مشک ان کے حنوط میں دیا جائے۔

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن حنفیہ نے سنہ حجاف یعنی ۸۱ھ میں بیان کیا کہ اب میری عمر پینسٹھ برس کی ہے اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہوگئی ہے میرے والد کی عمر جب وہ شہید ہوئے تریسٹھ برس کی تھی واقدی نے کہا ہے کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے ابوبکر برقی نے کہا ہے کہ ۵۷ھ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۵۸ھ میں تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور چھ دن اور بقول بعض تین دن۔ محمد بن علی (یعنی امام باقر) نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے خضاب نہ لگاتے تھے ابو اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی داڑھی میں خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابو رجاء عطاردی نے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا داڑھی بڑی تھی کہ اس نے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین سے انہوں نے رزام بن سعد ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد ان کا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونوں شانے پر گوشت تھے داڑھی لمبی تھی جب ان کو تم (دور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر قریب سے دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہے اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوعوانہ نے مغیرہ سے انہوں نے قدامہ بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیاں پر گوشت تھیں پنڈلیاں بھی پر گوشت تھیں میں نے ان کو جاڑے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیص اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمہارے یہاں بنا جاتا ہے عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مدرک یعنی ابوالحجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ نہایت حسین تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی صورت خوب گڑھ گڑھ کے بنائی گئی ہے سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت ہلکی چال چلتے تھے دانتوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

الختصر ان کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر قناعت کرتے ہیں جس کو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیئے ہیں والحمدللہ رب العالمین۔

لوگوں نے ان کے مرثیہ بہت کہے ہیں منجملہ ان کے وہ ہے جو ابوالاسود دولی نے کہا ہے اور بعض لوگ اس کو ام ہثیم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

الا یا عین ویحک اسعدینا الاتبکی امیر المومنینا
تبکی ام کلثوم علیہ بعبرتھا وقدرات الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا فلا قرت عیون الشامتینا
افی الشھر الحرام فجعتمونا بخیر الناس طرا اجمعینا
قلتم خیر من رکب المطایا فذللھا ومن رکب السفینا
ومن لبس النعال ومن حذاھا ومن قرا المثانی والمبینا
وکل مناقب الخیرات فیہ وحب رسول رب العالمین
لقد علمت قریش حیث کانوا بانک خیرھا حسبا ودینا
اذا استقبلت وجہ ابی حسین رایت البدرراق الناظرینا
وکنا قبل ملقتلہ بخیر نری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ ویعدل فی العداوا لا قربینا
ولیس بکاتم علما لدیہ ولم یخلق من المتجبرینا
کأن الناس اذ فقدوا علیّا نعام حارفی بلد سنینا
فلا تشمت معاویۃ بن حرب فإن بقیۃ الخلفاء فینا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے آنکھ کچھ ہماری مدد کر۔ تو امیر المومنین کے لئے کیوں نہیں روتی۔ ام کلثوم ان کے لئے رو رہی ہیں۔ اپنی آنکھوں سے وہ یقین کو دیکھ چکی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خوارج سے کہہ دو جہاں وہ ہوں۔ بدگویوں کی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے۔ کہ تم نے ماہ حرام میں ہمیں داغ دیا۔ اس شخص کی (مفارقت) کا جو سب سے بہتر تھا۔ تم نے قتل کر دیا اس شخص کو جو تمام سوار ہونے والوں سے بہتر تھا۔ اور جو کشتی میں بیٹھنے والوں سے بہتر تھا جو جوتی پہننے والوں میں یعنی تمام آدمیوں سے) افضل تھا۔ اور جس نے مثانی اور مبین (یعنی سور قرآنی) پڑھی تھیں۔ تمام نیکیاں اس میں جمع تھیں۔ اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔ (اے علی مرتضیٰ) تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو حسب میں بھی دین میں بھی۔ (اے مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا تا تو معلوم ہوتا کہ ماہ کامل ہے جو لوگوں کی نظر کو خوش کر رہا ہے۔ ہم ان کی شہادت سے پہلے اچھی حالت میں تھے۔ رسول اللہ کے محبوب کو اپنے میں موجود دیکھتے تھے۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اس کو شک شبہہ نہ ہوتا تھا۔ اور اپنے پرائے سب کے حق میں انصاف کرتا تھا اور جو علم اس کے پاس تھا اس کو چھپاتا نہ تھا۔ اور وہ مغرور لوگوں میں سے نہ تھا۔ جب لوگوں نے علی کو نہ پایا۔ تو ان کی حالت مثل ان شتر مرغوں کی تھی جو کسی مقام پر سالہا سال سرگردان رہیں۔ (اے شخص) اب معاویہ بن حرب کو برا نہ کہہ (غنیمت جان) کیونکہ وہ بھی ہم میں خلفا کی یادگار رہیں۔ ان کے بعد ان جیسا ملنا بھی دشوار ہے)

فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی ان کا مرثیہ کہا وہ یہ ہے۔

ما کنت احسب ان الامر منصرف — عن هاشم ثم منها عن ابی حسن
الـبـر اول مـن صـلـی لـقـبـلـتـه — واعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخـر الـنـاس عهد بالنبی ومن — جبريل عون له فی الغسل والكفن
مـن فـيـه مـافـيـهم لا تـمـترون بـه — وليس فی القوم ما فيه من الحسن

میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر خلافت ٹل جائے گا۔ خاندان ہاشم سے اور ہاشم میں ابوالحسن (یعنی علی مرتضیٰ سے) جو نیکوکار تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور جو قرآن وحدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے۔ اور علی کے غسل وکفن میں جبریل جن کے مددگار تھے وہ ایسے تھے کہ جو فضائل اوروں میں تھے وہ ان میں بھی تھے تم اس میں شک نہیں کر سکتے۔ مگر جو خوبیاں ان میں تھی وہ اوروں میں نہ تھی۔

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سـائـل قـريـشـا بـه ان كنت ذاعمه — من كـان اثبـاتـهـا فی الدين اوتـاد
مـن كـان اقـدم اسـلامـا واكثرهـا — عـلـمـاء واطهر هـا اهـلا واولادا
مـن وحـدالـلـه اذ كـانـت مـكـذبة — تـدعـو مـن الـلـه اوثـانـا وانـدادا
مـن كـان يقدم فی الهيجاء ان نكلوا — عـهـنـا وان يـبـخـلـوا فی ازمة جـادا
مـن كـان اعـدلـهـا حـكـمـا وابسطها — كـفـا واصـدقـهـا وعـدا وايـعـادا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان یصدقوک فلن یعدوا أباحسن — ان انت لم تلق للابرار حسادا
ان انت لم تلق اقواما ذوی صلف — وذا عناد لحق اللہ حجادا

(اے شخص) اگر تجھے خود بصیرت نہ ہو تو قریش سے پوچھ۔ کہ دین میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا۔ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا۔ علم میں سب سے زیادہ اور بیوی بچے سب سے زیادہ پاکیزہ کس کے تھے۔ خدا کو ایک کس نے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے۔ اور خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کہتے تھے۔ میدان رزم میں کون جاتا تھا جب اور لوگ سست ہو جاتے تھے۔ اور جب لوگ بخل کرتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا۔ حکومت کس کی زیادہ انصاف والی اور سخاوت کس کی بڑھی ہوئی اور وعدہ وعید کا سب سے زیادہ سچا کون تھا اگر وہ لوگ سچ بولیں گے تو سوائے ابوالحسن (علی مرتضیٰ کے) کسی کو (ان اوصاف کا) نہ بتا سکیں گے۔ بشرطیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو نیکوں کے حاسد ہوں۔ ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مراثی بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم یہاں اسی (قدر قلیل) پر اختصار کرتے ہیں (اہل ایمان کے لئے) یہی کافی ہے اللہ کا شکر ہے اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سے حدیثیں مروی ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول اللہؐ کے حضرت علی ہی مستحق خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی خلافتیں ان سے پہلے ہوئی وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہٰذا اس مقام پر ایک مختصر اتقریر ان شبہات کے ازالہ کے لئے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہے لوگوں کے طبائع فطرۃً اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں اس کے متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ جس کے نظائر بکثرت موجود ہیں لہٰذا چونکہ شارع علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ علی مرتضیٰ کی مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب ان کی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہوگیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی شاعت میں کوشش کی۔ تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور ان کی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس لئے ان فضائل کے راویوں پر چنداں التفات نہ کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے مفتری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں ---------- کے درج کرنے کے بڑے کوشاں تھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ حدیثیں فضائل کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت جمع ہو گئیں مگر تنقید کے وقت انمیں صحیح بہت کم نکلیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا اہل سنت کا مسلم ہے بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہے اور سچ پوچھو تو ان کذابوں نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علمائے اہل سنت کی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ محض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ جو ہر طرح قابل اطمینان ہے نہایت محفوظ طریق سے مل جاتا ہے مگر باوجود اس کے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اس وقت ایسی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نقش تھے اور کوئی مسلمان ان کا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیخین سے زیادہ نہیں ملتے فرق اس قدر ہے کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید متکثر مروی ہیں اور ان میں سے اکثر میں ضعف ہے اور شیخین کے فضائل میں جو روایتیں ہیں ان کے اسانید میں گو وہ تکثر نہیں ہے مگر صحت و قوت کا وصف غالب ہے۔

لہٰذا اہل سنت کا سلف سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے کہ بعد رسول اللہؐ کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین ان کے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہم وارضاہم) جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اس کے خلاف ہے اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اکابر صوفیاء نے اپنے کلمات میں اس کی تصریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امور مدار فضیلت ہو سکتے ہیں وہ جس اعلیٰ رتبہ کے ساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہوئے مثلاً ایک صفت علم ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا مگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہوا ابوبکر صدیق کی نسبت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا تھا وہ میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیا اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمر نے جب خواب میں اپنے کو ایک زرہ پہنے ہوئے دیکھا جو پیروں تک لٹکتی تھی تو سید الانبیاءؐ نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سرتاپا علم سے لبریز تھے اور مثلاً حضرت علی کو محب و محبوب رسول اللہؐ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ ہونے کی بتائی اور بالفعل خلیل نہ بنانے کا یہ عذر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا معلوم ہوا ابوبکر صدیق کی محبت رسول اللہؐ کے دل میں اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی اور مثلاً حدیث غدیر میں علی مرتضیٰ کو مسلمانوں کا مولیٰ فرمایا جس سے ان کی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابوبکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر یعنی ابوبکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب المحبۃ ہونا ان کے مولیٰ یعنی محب المسلمین ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کا خیال حضرت صدیق کا واجب المحبتہ ہونا ان کے ارحم الامتہ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوئے ہیں یا ان کے افعال و احوال سے جو رتبہ ان کا ظاہر ہوتا ہے اس میں کسی اور کو ان کے ساتھ نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ یہ مبحث بہت طویل ہے اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازالۃ الخفاء و قرۃ العینین دیکھے۔

تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بالانفراد حضرت علی مرتضیٰ کے مستحق خلافت ہونے پر دلالت کرے ہاں مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ ان کے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامۃ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنا لئے جائیں تو ان کی خلافت حقہ و راشدہ ہوگی بنظر اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲۔

۳۷۸۴۔ حضرت علیؓ بن طلق بن منذر

حضرت علیؓ بن طلق بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن سحیم بن مرہ بن دول حنفی ان سے مسلم بن سلام نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور جناد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول اللہؐ کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اس کی ریح خارج ہو جاتی ہے یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پانی اس کے پاس کم ہوتا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے (غالباً اس وقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔) کہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت ہم بستری نہ کیا کرو اللہ سچ بات سے شرم نہیں کرتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۵۔ حضرت علیؓ بن ابی العاص

حضرت علیؓ بن ابی العاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف، قریشی عبشمی، ان علی کی والدہ زینب بنت رسول اللہؐ تھیں یہ بھائی تھے (رسول اللہؐ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول اللہؐ نے بحالت نماز گود میں اٹھا لیا تھا انہوں نے قبیلہ بنی غاضرۃ میں دودھ پیا تھا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کو اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے باپ اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہؐ نے فرمایا جو شریک ہو میری اولاد میں تو مجھ کو اس پر اس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختری اولاد پر ان کے والد سے زیادہ مجھ کو اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں شریک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ کا حقدار ہے اور جب رسول اللہؐ مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو آپ نے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھا لیا تھا انہوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پائی اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۶۔ حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث

حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح (مکہ) کے بعد اسلام لائے تھے ابوعمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن عبید اللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ زبیر نے ان علی کا رسول اللہؐ سے ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۷۔ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ

حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو مکہ کا حاکم کیا تھا۔ جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے ان کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک ان علی کا رسول اللہؐ کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت مجھ کو معلوم ہے اور میں نے ان کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں نے شرط کر لی ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو رسول اللہؐ کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان والدین سے پیدا ہوئے۔

۳۷۸۸۔ حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی

حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی۔ ان کی کنیت ابوسدرہ ہے عبداللہ بن کثیر نے بدیح بن سدرہ بن علی سے جو اہل قباء سے تھے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ قاحہ میں جس کا نام اب سقیا ہے اترے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہؐ نے کسی کو بنی غفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قاحہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور نبیؐ وادی کے بیچ میں اس درہ میں جس میں مسجد ہے اترے اور (تفکر کی حالت میں) کنکریوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اس میں تری ظاہر ہوئی پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ تجسس کیا وہاں پانی کا چشمہ نکل آیا پس نبیؐ نے خود پانی پیا اور تمام اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اس وقت سے اس مقام کا نام سقیا رکھا گیا اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۷۸۹۔ حضرت علی نمیریؓ

حضرت علی نمیریؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیعہ بن قیس نمیری سے انہوں نے علی بن فلاں نمیری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی صلعم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے بہتر جواب دے اور ماعون (عام استعمال کی اشیاء) کو نہ منع کرے راوی نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ماعون کیا چیز ہے آنحضرتؐ نے فرمایا پتھر اور لوہا اور پانی اور مثل اس کے اور چیزیں۔

۳۷۹۰۔ حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ

حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ۔ سفیان بن عیینہ نے علی بن علی ہلالی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اس بیماری کی حالت میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے سرہانے تھیں وہ رونے لگیں حتیٰ کہ ان کی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اے میری پیاری فاطمہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا اے میری پیاری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو ان میں سے تیرے باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار ی متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح ان سے کردوں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۷۹۱۔ حضرت علیؓ بن ہبار

حضرت علیؓ بن ہبار۔ ان کی اسناد میں نظر ہے۔ ہشیم نے ابی معشر سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہاں دف کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا یہ نکاح ہے نہ کہ زنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبید اللہ عرزمی نے عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین والمیم

۳۷۹۲۔ حضرت عمارؓ بن حمید

حضرت عمارؓ بن حمید ابوزہیر ثقفی۔ ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ ان کی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کا نام معاذ ہے۔ حاکم یعنی ابواحمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۷۹۳۔ حضرت عمارؓ بن سعد

ابن سعد قرظ موذن۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ان سے ابوامامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود ان کے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن سند نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انہوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہے اس کو بہت لوگوں نے ابن کاسب مجود سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ بارش برسنے کی حالت میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے (حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہے ان کے نزدیک سوا مزدلفہ اور عرفات کے کسی دوسرے مقام اور وقت میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے دلائل ان کے کتب فقہ میں مذکور ہیں۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۹۴۔ حضرت عمارؓ بن عبید

حضرت عمارؓ بن عبید خشعمی اور بعض لوگ ان کو عمارہ کہتے ہیں۔ شماران کا اہل شام میں ہے ان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنہ ہوں گے اس حدیث کو حبان ابن ہلال نے سلیمان ابن کثیر سے انہوں نے داؤد سے روایت کیا ہے (عمار کا نام چھوڑ دیا ہے) حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو حماد بن سلمہ نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خشعم سے ایک بزرگ تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۵۔ حضرت عمارؓ بن غیلان

حضرت عمارؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یہ اور ان کے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمواس میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

۳۷۹۶۔ حضرت عمارؓ بن کعب

حضرت عمارؓ بن کعب بن ابی الیسر انصاری۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۷۔ حضرت عمارؓ بن معاذ

حضرت عمارؓ بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری کنیت ان کی ابو نملہ تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں عنقریب کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عمارۃ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۸۔ حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت عمارؓ بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام بن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب مذحجی عنسی کنیت ان کی ابو الیقظان تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی۔ قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی والدہ سمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ عزوجل کی راہ میں شہید کی گئیں اور ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقین میں سے تھے حضرت عمار تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد ستائے گئے۔ واقدی وغیرہ علماء نسب و تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عرنی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عنس کی ایک شاخ ہے مگر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی لونڈی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا ہوئے (لہٰذا اس لونڈی کے مالک نے ان کو بھی اپنا غلام بنالیا) حضرت یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور ان کے دو بھائی جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے (تلاش کرنے کے بعد) حارث اور مالک تو یمن لوٹ گئے مگر یاسر مکہ ہی میں رہ گئے اور انہوں نے ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے حلف کی دوستی کر لی اور انہی کی لونڈی سے نکاح کر لیا جن کا نام نامی سمیہ تھا حضرت عمار انہی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابوحذیفہ نے ان کو آزاد کر دیا اسی وجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کہے جاتے ہیں مگر دراصل ان کے والد قبیلہ غرنیہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔

حضرت عمار اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ رسول اللہؐ ارقم کے گھر میں پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صہیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول اللہؐ اس گھر میں تھے میں نے صہیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو صہیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤں اور ان کی باتیں سنوں صہیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سرور عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ ان دونوں بزرگوں کا اسلام تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد ہوا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسمعیل بن مجالد سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو (آپ نے اسلام لانے کے بعد) دیکھا تو آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے (۱) رسول اللہؐ (۲) ابوبکر (۳) بلال (۴) خباب (۵) صہیب (۶) عمار (۷) عمار کی (بلند اقبال) والدہ سمیہ۔ ان کی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے ہیں ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدۃ تکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ ان کو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے نبیؐ کی برائی (شیعہ مسئلہ تقیہ میں ایسے گھبرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شناخت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر ان کو نظر نہ آتی تھیں جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاچار ہو کر کہنے لگے کہ تقیہ خود سنیوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں یہ آیہ کریمہ الا من اکرہ اور بعض صحابہ کا فعل مثل حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیش کرتے ہیں مگر یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ رخصت ہے اور ان کے یہاں عزیمت اور عزیمت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اس کا درجہ بڑھا ہوا ہے اس کے تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہاں رخصت کے مواضع متعین ان کے یہاں مواضع غیر متعین بلکہ مبتلا بہ کے رائے پر مفوض رخصت اور عزیمت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا برخلاف عزیمت کے اور رخصت پر عمل کرنا پیشوایان دین اور ہادیان شرع متین کے لئے قطعاً ناجائز چہ جائیکہ معصومین علیہم الصلوٰۃ السلام کما تضرت بہ الزنادقہ) بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی اس وقت کافروں نے ان کو چھوڑ دیا پھر جب وہ نبیؐ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت ہی بری خبر ہے میں اس وقت اس سبب سے زندہ بچ کر آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر (کچھ مضائقہ نہیں، اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔

ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گزر عمار اور ان کی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ مکہ کے مقام رمضاء میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آل یاسر صبر کرو تمہارے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ رو رہے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے رسول اللہؐ نے پوچھا کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو پھر ایسے کہہ دینا نیز ابو جعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس سے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انہوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزیٰ ہمارے معبود ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہہ دیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانے کے لئے اس کا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہم کو خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے بدر میں شریک ہوئے کہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ ہمیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو القاسم یعنی علی محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے فریانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن خراش کے غلام سے انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی میں نے ان کو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے کے لیے نبیؐ کے پاس گئے اور اس کے بعد میں بھی نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت وہ میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے ان کو کچھ سخت باتیں کہیں نبیؐ چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہمیں عبداللہ ابن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ کہہ کر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (جگہ بہت کشادہ ہے اس پاک اور پاکیزہ کے لئے) ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے عبدالعزیز بن سیاہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشد و ہدایت زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اے کنکٹے غلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یمامہ میں (بعہد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام میں پہلی مسجد بنائی ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے لئے کوئی جگہ ایسی بنا دیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قباء کی بنیاد ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت عمار نے اس کو بنایا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبیؐ نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تیمم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے میں ان کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت تازہ کٹا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہیں مگر ہم یہاں اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

حضرت عمار عامل کوفہ

ان کو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ **اما بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا و عبداللہ بن مسعود وزیر و معلما و ھما من نجباء اصحاب محمد فاتقدوا بھما** (بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تم پر حاکم بنا کر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمدؐ کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو) جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدے سے معزل کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے نہ خوش ہوئے تھے معزول ہونے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اس کے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جس میں انہوں نے بڑے کارنمایاں کئے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبیؐ اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اس دن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہم کو ماریں اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے لے آؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے بیشک رسول اللہؐ مجھ سے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شربت دنیا میں دودھ ہوگا بعد اس کے انہوں لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انہوں نے تلوار میان سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں گے میں نہ لڑوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھ لوں کہ ان کو کون قتل کرتا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفین کی) ظاہر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور (لڑنا شروع) کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا ان کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ابولغادیہ مزنی یا جہنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آ کر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) واللہ میں اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے مل کر ان کو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت علی نے ان کو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گوں تھا قد کچھ لمبا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ ان کا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال ان کے آگے والے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابوموسیٰ نے اور جابر نے اور ابوامامہ نے اور ابوالطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور منجملہ تابعین نے ان کے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابووائل نے اور علقمہ نے اور زر بن حبیش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۹۔ حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی

حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی۔ یہ عمارہ بن احمر مازنی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیلہ بنت جمیع نے یزید بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تقسیم کرنے سے پہلے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۰۔ حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد

حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور تحویل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کوفی ہیں زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوالفضل مخزومی فقیہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اسناد ابی یعلی موصلی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے یحیٰی بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے انہوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ میں نے سنا ایک منادی دروازہ پر ندا کر رہا ہے کہ نبیؐ نے قبلہ تبدیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی نماز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۱۔ حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری۔ بھائی ہیں خزیمہ بن ثابت کے ان کا نسب ان کے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے زہری سے انہوں نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہؐ لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے چچا نے جو اصحاب نبیؐ میں سے تھے اس کو اسی طرح ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۰۲۔ حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بنی نجار سے ہیں بھائی ہیں عمرو بن حزم کے اور ان کی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور محرز بن نضلہ کے درمیان اخوت کرا دی تھی۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں مگر ان کے بھائی عمرو نہیں شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں بنی مالک بن نجار کا علم ان کے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن محمد سے روایت کی انہوں نے زیادہ بن نعیم سے انہوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا مسلمانوں میں سے ہو گا اور جو شخص ایک بات بھی ان میں سے چھوڑ دے گا تو تین باتیں اس کو نفع نہ دیں گی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون سی چار باتیں ہیں انہوں نے کہا نماز زکوۃ رمضان کے روزے اور حج ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۳۔ حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان

حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان جاہلی۔ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث و نار الحدثان روایت کرتے تھے ان کی روایت سے اس حدیث کو ابوسعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۰۴۔ حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ابواحمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی بدری ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے اور ابوعمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا ہیں عمرو بن یحییٰ مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور ان کی روایت ہے اور ان کے باپ ابوحسن عقبی بدری تھے۔

۳۸۰۵۔ حضرت عمارہؓ بن حمزہ

حضرت عمارہؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبیؐ کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں ان کی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی کنیت ان کے بیٹے یعلی کے ساتھ حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہے اور رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلی کے بھائی بھی تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی روایت مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

۳۸۰۶۔ حضرت عمارہؓ بن راشد

حضرت عمارہؓ بن راشد بن مسلم۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۷۔ حضرت عمارہؓ بن رویبہ

حضرت عمارہؓ بن رویبہ ثقفی۔ قبیلہ بنی جشم بن ثقیف سے ہیں کوفی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور ابواسحاق سبیعی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ جب کہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعا میں ہاتھ اٹھائے تو عمارہ کوفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں کوتاہ ہاتھوں کا برا کرے بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے اور ہشیم نے سبابہ سے اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۸۔ حضرت عمارہؓ بن زعکرہ

حضرت عمارہؓ بن زعکرہ کندی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے ان کی کنیت ابوعدی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ یحصبی نے روایت کی ہے۔ ابواسحاق بن محمد نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفیر بن معدان نے بیان کیا انہوں نے ابودوس یحصبی کو بیان کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا انہوں نے ابن عائذ یحصبی سے انہوں نے عمارہ بن زعکرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا غلام وہ ہے جو مجھ کو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۹۔ حضرت عمارہؓ بن زیاد

حضرت عمارہؓ بن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ جنگ احد میں شہید ہوئے ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے ہمیں کو خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہؐ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہؐ کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرتؐ کے قریب لڑ رہے تھے سب سے آخر میں زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقاتلہ کیا حتی کہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آ کر ان کو کفار سے چھڑایا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ ان کو آپ کے پاس لے گئے آپ اپنے قدم سے ان کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہؐ کے قدم مبارک پر تھا۔ ان کا ذکر شہیدان بدر میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۰۔ حضرت عمارہؓ بن سعد

حضرت عمارہؓ بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ ان کا ذکر تینوں نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر نہیں کیا اور نہ ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر حرف سین میں کر چکے ہیں۔

۳۸۱۱۔ حضرت عمارہؓ بن شبیب

حضرت عمارہؓ بن شبیب۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور عمار بھی کہا گیا ہے ان سے ابوعبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابو عیسی سلمی تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے جلاح ابی کثیر سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عمارہ بن شبیب سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نگہبان بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لے جانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ مہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شبیب کا نبیؐ سے سننا مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ سبائی سین مہملہ اور باء موحدہ کے ساتھ منسوب ہے سبا کی طرف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۱۲۔ حضرت عمارہؓ بن عامر

حضرت عمارہؓ بن عامر بن مشنج بن اعور بن قشیر قشیری غلابی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیر میں سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن مشنج نے رسول اللہؐ کی صحبت حاصل کی ہے۔ مشنج میم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۸۱۳۔ حضرت عمارہؓ بن عبید

حضرت عمارہؓ بن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ خثعمی اور بعضوں نے کہا ہے عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہو چکا ہے لیکن عمارہ کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ پانچ فتنوں کا ذکر کر کے فرمانے لگے جان لو چار فتنے گزر چکے ہیں اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اے اہل شام۔ اور وہ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

۳۸۱۴۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار بن ملیل الکنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شہید ہوئے عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے مجھ کو خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی انہوں نے شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے ان کی وفات ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۵۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے ان سے ان کے بیٹے مدرک نے روایت کی انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیرے ہاتھ میں ہے مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اس کو دھو کر پھر آئے اور بیعت کی عمارہ اور ان کے دونوں بھائی ولید اور خالد فتح مکہ کے وقت اسلام لانے والوں سے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

۳۸۱۶۔ حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری۔ ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور ان کا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۱۷۔ حضرت عمارہؓ بن غراب

حضرت عمارہؓ بن غراب۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا ان کا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیر میں سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۸۔ حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث

حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابوموسیٰ بن عقبی نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ انصار میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عمارہؓ بن معاذ بن زرارہ انصاری

حضرت عمارہؓ بن معاذ بن زرارہ انصاری ابونملہ۔ بعضوں نے کہا یہ ان کا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابوحاتم بستی نے کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عمار ہے اور ان کا ذکر ہم کر چکے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۰۔ حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ

حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مدرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ انہوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھوڈالے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوعمر کو اس میں وہم ہو گیا ہے اس لئے کہ مدرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے اور نیز ان کا تذکرہ ابوعمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے مگر انہوں نے یہاں کوئی حدیث ان سے نہیں روایت کی اور نہ ان کے بیٹے مدرک کا ذکر کیا تا کہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث ان کی لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۸۲۱۔ حضرت عمر اسلمیؓ

حضرت عمر اسلمیؓ۔ بعضوں نے کہا جہنی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے چچا مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے انہوں نے جہنیہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لانے کے بعد نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے نبیؐ کو سنا آپ فرماتے تھے جس نے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو پہچانا تو اس کے معاوضہ میں ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑالے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے باپ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اس کی لونڈی سے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ سے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبیؐ نے فرمایا جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑالے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبیؐ کے پاس لے کر آئے اور اس کے مولا کو ایک غلام دے دیا پھر نبیؐ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اس کا معاوضہ ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۲۔ حضرت عمرؓ جمعی

حضرت عمرؓ جمعی۔ ان کا نام ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا عمرو بن حمق ہے۔ بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اس کے کہ وہ مرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے اور ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا عمر جمعی ہے اور ابوعلی نے مالک بن سلیمان الہانی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن شریح نے اور یزید بن عبد ربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس سے کچھ کام لیتا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں اس کی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ (نامی) راوی کی وجہ سے ہے۔

۳۸۲۳۔ حضرت عمرؓ بن حکم سلمی

حضرت عمرؓ بن حکم سلمی۔ امام مالک بن انس نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عمر بن حکم سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری میں نے کم پائی اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے بھیڑیا لے گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائے گی نبیؐ نے اس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر راوی نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک سے غلطی ہوگئی صحیح نام انکا معاویہ بن حکم ہے۔ ابن مدینی اور بخاری وغیرہما کا بھی یہی قول ہے۔

۳۸۲۴۔ حضرت عمرؓ بن خطاب (امیر المومنین فاروق اعظمؓ)

حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی۔ کنیت ان کی ابوحفص تھی والدہ ان کی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابوجہل کی حقیقی بہن ہو جائے گی اور پہلے روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچازاد بہن ہوں گی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے حنتمہ کو بنت ہشام لکھا ہے اس نے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابوجہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیں گی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابوجہل اور حارث کی چچازاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم حنتمہ کے والد تھے اور ہشام ابوجہل اور حارث کے والد تھے۔ ہشام کو جد عمر ذوالرمحین (ذوالرمحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ اپنے پاس رکھتے ہوں۔) کہتے ہیں اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابوجہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابوجہل ہشام کا ماموں تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے زبیر نے بیان کیا ہے کہ حنتمہ ہاشم کی بیٹی تھیں لہٰذا وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب سے نسلیں نہیں چلی۔

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب نفیل میں جا کر مل جاتا ہے حضرت عمر کی ولادت واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ہوئی خود حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر اشراف قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب ان میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ در پیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاجرت کے مضامین بیان کرتا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیج دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ ہلال بن یساف نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۰ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ ہم کو ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکرینی نے اپنی اسناد ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہاشم رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا اس کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبرئیل علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ قول لے کر نازل ہوئے یا ایھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المومنین (اے نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنھوں نے تیری پیروی کی) اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے کہا کہ حضرت عمرؓ ۴۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ اور سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور دس عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد مکہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسولؐ کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس سے کچھ زائد مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپ سے پہلے نبیؐ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! دو شخصوں عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو غلبہ دے۔

ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب نے کہا کہ اسلام لانے سے قبل میں رسول اللہؐ سے تعرض کرنے کے لئے نکلا تو میں نے آپ کو مسجد میں پایا میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورۃ الحاقہ کو پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپ نے پڑھا: انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون (یہ بزرگ رسول کا قول ہے اور شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپ نے پڑھا وما بقول کاھن قلیلاً ما تذکرون تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذ نا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین اخیر سورۃ تک (اور نہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر ہم پر یہ کوئی بات افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اس کا بچانے والا نہ ہوسکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عدل ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی اور میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سفیان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی انہوں نے کہا اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا انہوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں رسول اللہؐ پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنے والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مکہ کی ایک گلی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھ سے ملا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہاں جاتے ہو؟ تم اپنے کو ایسا (یعنی مخالف اسلام) خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) خود تمہارے گھر میں آچکا ہے میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا (یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا۔ اور اس وقت رسول اللہؐ کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو دو (مفلس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص کی کفالت میں کر دیتے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اس کے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے میں نے وہاں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا (اندر سے) کسی نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابن الخطاب اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری آواز سن کر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گھبراہٹ میں) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھول دیا میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون دیکھا تو رونے لگی اور کہا اے ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی ہوں۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے؟ مجھ کو دے۔ اس نے کہا میں تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ پاک ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوائے کوئی نہیں چھو سکتا میں ان سے جھگڑتا رہا حتی کہ انہوں نے مجھ کو وہ کتاب دے دی۔ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں نے پڑھی تو بے خود ہو گیا اور کتاب ہاتھ سے پھینک دی۔

جب میرا دل قابو میں آیا تو اس میں یہ آیہ **سبح للہ ما فی السموات والارض وھوا العزیز الحکیم** دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پہنچتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں آتا یہاں تک کہ آیت **آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ** یہاں تک میں **ان کنتم مومنین** پس میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سن کر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا اے ابن خطاب تم کو بشارت ہو اس لئے کہ رسول اللہؐ نے دوشنبہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ دو شخصوں میں سے ایک یعنی عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی دعا تمہارے ہی لئے تھی پس تم کو بشارت دیتے ہیں جب ان لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہؐ کا مقام بتاؤ ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرتؐ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں۔ میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہؐ کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی ان کو خبر نہ تھی اس وجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو ان کو ہدایت کر دے گا لوگوں نے دروازہ کھول دیا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبیؐ کے قریب آیا آنحضرتؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرتؐ نے میرا کرتہ پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا اے ابن خطاب اسلام لے آؤ اے اللہ ان کو ہدایت دے میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ** پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی جو مکہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہی کہ مکہ کی تمام گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اس کے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اس کے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو (کفاروں کے ہاتھوں) مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس میں اپنے ماموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ میرے پاس آئے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے کہا تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا انہوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں انہوں کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا ہوں انہوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھ کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا کچھ نہیں اور روساء قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا میں نے کہا تم کو خبر ہے کہ میں اسلام لے آیا۔ اس نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں اس نے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اس نے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اور دروازہ وہ بند کر لیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہے جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہہ دو وہ غل مچادے گا اور تمہارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دے گا پس جب وہ لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اس شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا اس نے بآواز بلند پکار کر کہنا شروع کیا کہ اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ مجھ کو مارنے لگے اور میں بھی ان کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستیں سے اشارہ کر کے کہا اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھ سے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں مگر مجھے دیکھنا پڑتا تھا اور میں نہ مارا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں حتی کہ مجھ کو بھی وہی تکلیف پہنچے جو مسلمان پر ہے میں خاموش رہا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سنئے انہوں نے کہا کیا سنوں میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کرتا ہوں انہوں نے کہا اے میرے بھانجے ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہوگا انہوں نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں مارتا اور مار کھاتا رہا یہاں تک کہ اسلام کو خدا نے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جب کہ وہ مشرک تھے رسول اللہؐ کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا اور رسول اللہؐ صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو (راستہ میں) نحام جو پہلے اسلام لا چکے تھے ملے یہ نحام نعیم بن عبداللہ بن اسید ہیں اور اسید بھائی ہیں بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے نحام نے پوچھا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے عمر نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جاتا ہوں جس نے قریش کے دانش مندوں کو بے عقل بتایا اور ان کے معبودوں کو گالیاں دیں اور ان کی جماعت کی مخالفت کی نحام نے کہا اے عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔ آخر عمر نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ تو بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرا مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تجھی سے ابتدا کروں (یعنی پہلے تجھی کو قتل کروں) نحام نے جب دیکھا کہ عمر باز آنے والے نہیں تو کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمہارے اعزا مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمہارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں نحام نے کہا کہ تمہاری بہن اور ان کے شوہر اور تمہارے چچا کے بیٹے وہاں سے چلے اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہؐ اپنے اصحاب میں سے وسعت والوں کو حاجت مندوں کا متکفل کر دیتے تھے اور خباب بن ارت کو عمر کی بہن کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ما انزلنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیک القرآن لتشقی نازل کی تھی اس کے بعد (راوی نے) اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اس میں کچھ زیادتی اور کی ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لا کر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اس سے زیادہ اب اسلام کی حالت میں ہم کو اسلام کے اظہار کا حق ہے پھر اگر ہماری قوم ہم ظلم و تعدی کرنا چاہے گی تو ہم اس سے لڑیں گے اور اگر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کریں گے پھر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی مسجد میں آ کر بیٹھے اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو (لوگوں سے) پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر۔ حضرت عمر چلے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن معمر کے پاس گئے اور کہا اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے کہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر گھسیٹتے ہوئے چلا حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی عمر) کے ساتھ تھا۔ جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گیا حضرت عمر نے اس سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے میں نے تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں نے حضرت عمر پر شورش کی اور ان کو مارنے لگے اور حضرت عمر بھی لوگوں کو مارنے لگے حتی کہ آفتاب سروں پر آ گیا (یعنی دوپہر ہو گئی حضرت عمر تھک گئے اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا حضرت عمر کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کرو قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھوڑ دیتے یا ہم تمہارے لئے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جس نے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص سہمی ہیں اور حضرت عمر نے ان کو اپنا ماموں اس وجہ سے کہا کہ عمر کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی ہیں اور حنتمہ کی ماں شفا بنت عبد قیس بن عدی بن سعد بن سہم سہمیہ ہیں اور ماں کی طرف کے لوگ سب ماموں ہوتے ہیں اسی لئے نبیؐ نے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہؐ کی والدہ بھی زہریہ تھیں۔ اسی طرح حضرت عمر کے دوسرے ماموں کی نسبت جس نے حضرت عمر کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی بہن ہیں ابو جہل حضرت عمر کا حقیقی ماموں ہوگا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابو جہل حضرت عمر کا ویسا ہی ماموں ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا (یعنی ماں کی طرف کے سب لوگ ماموں ہوتے ہیں) محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمر کا اسلام لانا ۶ ھ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حرزہ یعقوب بن مجاہد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی عمرو ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا نام فاروق کس نے رکھا عائشہ نے کہا نبیؐ نے حرزہ۔ حاء مہملہ کو زبر اور زاء معجمہ ساکن اس کے بعد راء مہملہ پھر ۃ ہے۔

ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد ازرقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن حسن نے ایوب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی ابن شہاب نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمر کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ سری بن یحییٰ بن اخی ہناد بن سری نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے یزید البہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے۔ ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یعلی بن عبید اور فضل بن وکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر کا اسلام لانا ایک فتح تھا اور ان کی ہجرت ایک نصرت تھی اور ان کا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہم کو چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی معمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عمر بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے منصور سے انہوں ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آنے والے شخص کے تھا کہ اس کی قربت زیادہ ہوتی گئی اور جب عمر کو شہید کیا گیا تو اسلام ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوری زیادہ ہوتی گئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بطور املاء کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروق احمد بن محمد بن ابن بکر ہزانی نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں ۲۶۵ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مہاجرین میں سے کسی نے چھپ کر ہجرت نہ کی مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار گلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لٹکائی اور کمان دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ میں لئے اور نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گردا گرد موجود تھا مگر حضرت عمر نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آکر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ہر ایک کے دروازہ پر گئے' کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اس کو روئے اور اس کا بیٹا ماتم کرے اور اس کی زوجہ بیوہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس وادی کے اس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے ان کو آپ نے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہم کو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی انہوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو ہم نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب ملیں اور جو شخص وہاں نہ آئے تو اس کے ساتھی ان کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام رک رہے جو فتنہ میں پڑے اور ہم لوگ مدینے چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا عمر بن الخطاب اور زید بن خطاب اور عمرو بن سراقہ اور عبد اللہ بن سراقہ اور خنیس بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبد اللہ اور خولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور خالد بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن منذر کے یہاں اترے۔ ہم کو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مہاجرین میں سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبد الدار کے بھائی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب ۲۰ افراد کے ساتھ سواری پر آئے ہم نے پوچھا رسول اللہ نے کیا کیا انہوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہ تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ جہادوں میں شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ کے ساتھ بدر، احد خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، فتح حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفار پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہ نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجنا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھ کو ہے وہ قریش کو معلوم ہے اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں گے پس رسول اللہ نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہم کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہ کے بدر تشریف لے جانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ وادی ذفار کی طرف چلے تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر پہنچی کہ قریش اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہ نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کیا اور حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر ارباب سیر نے کہا ہے کہ بنی عدی بن کعب میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے منجملہ ان کے عمر بن خطاب بن نفیل بھی ہیں اس میں کچھ اختلاف نہیں کیا گیا اور حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے اور رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہو گی اے ہبل (بت کا نام ہے) بلند ہو جا یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہؐ نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (ابوسفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہماری طرف کے مقتول جنت میں ہیں اور تمہاری طرف کے مقتول دوزخ میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر ہمارے پاس آؤ رسول اللہؐ نے عمر سے فرمایا جاؤ دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمر اس کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کو مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ تیری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قمئہ سے زیادہ سچے ہو کیونکہ ابن قمئہ نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہو گا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم عبداللہ نے اس سے بڑھ کر کہا میں نے پوچھا کیا کہا ہے انہوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے۔ ہم کو اسمعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا مجھ کو دیا گیا میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی کیا تاویل ہے آپ نے فرمایا علم۔ ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو اغر قراتکین بن اسعد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبداللہ نیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبدالملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے قبیصہ بن جابر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ابوبکر صدیق سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم ونرم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الٰہی میں فقیہ اور حدود الٰہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اور نہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو باحیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد وتواضع

ہم کو ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن عزرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین بن مہتدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید حاتم بن حسن شاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی انہوں نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نہ اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنے میں لیکن ہم سب سے زیادہ زاہد تھے دنیا میں اور ہم سب سے زیادہ راغب تھے آخرت کے۔ کہا اور ہم کو خبر دی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی مقری نے کتابۃً بیان کیا اور ابومسعود اصبہانی نے ان سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء دوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم ہے خدا کی حضرت عمر ہم پر ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہوگیا جس چیز سے ان کو ہم پر فضیلت تھی اور وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی حبہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حبویہ اور ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو اس کی حلاوت تو جاتی رہے گی مگر اس کی پاداش باقی رہے گی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہد ایک شخص کو دے دیا اور اس نے اس کو پی لیا۔

ہم کو ابومحمد قاسم بن علی نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو اسمعیل بن احمد ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی غنیہ (ابوغنیہ کا نام یحییٰ بن عبدالملک ہے) نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلامہ بن صبیح تمیمی نے بیان کیا انہوں نے کہا احنف کہتے تھے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ تھا آپ کو ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیر المومنین میرے ساتھ چلئے اور فلاں شخص پر میرا انصاف کیجئے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہ اٹھایا اور اس کے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیر المومنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود تمہارے کاموں کے لئے مستعد رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں تب بھی ان کے پاس آ کر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اس کو بلا کر درہ اس کے سامنے ڈالا دیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لے لے اس نے کہا نہیں میں خدا کے واسطے اور تیرے واسطے درگزر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لئے خدا کے واسطے درگزر کر اس نے کہا میں خدا کے واسطے چھوڑے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد آپ آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے ابن خطاب تو پست تھا خدا نے تجھ کو بلند کیا اور تو گمراہ تھا خدا نے تجھ کو ہدایت کی اور ذلیل تھا خدا نے تجھ کو عزت دی تجھ کو لوگوں پر حاکم بنایا لیکن ایک شخص تیرے پاس دادخواہی کے لئے آیا اور تو نے اس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جائے گا تو خدا کو کیا جواب دے گا۔ احنف کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں حضرت عمر اپنے کو اس قدر ملامت کرتے تھے کہ ہم کو یقین ہو گیا کہ تمام زمین والوں سے آپ بہتر ہیں۔

کہا اور ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنے سامنے کھانا (کھانے کے لئے) رکھا تھا کہ غلام نے آ کر کہا عتبہ بن ابی فرقد دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر نے ان کو آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر نے اس کھانے میں سے کچھ ان کو دیا عتبہ اس کو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ تھا کہ عتبہ اس کو نگل نہ سکے اور کہنے لگے اے امیر المومنین کیا آپ کے لئے فائدہ نہیں ہے آپ نے کہا کیا تمام مسلمانوں کے لئے ہو سکتا ہے عتبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر اے عتبہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں دنیاوی زندگی میں مزہ دار کھانا کھاؤں۔

محمد بن سعد نے کہا ہم کو ولید بن اغر مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپ کے سامنے شوربا پیش کیا اور اس میں زیتون ڈال دیا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اس کو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلا جاؤں (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے اور ابوبکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے درمیان کرتے میں چار پیوند دیکھے۔ اور ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جریری سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا رمی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنے تھے جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہم کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اس نے کہا عمر کے واسطے میں نے عمر کی غیرت یاد کی اور پیچھے لوٹا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابی امامہ ابن سہل سے روایت کی انہوں نے ابوسعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں وہ لوگ پیراہن پہنے ہوئے ہیں کسی کا پیراہن سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کئے گئے ان کا پیراہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر لوٹتا تھا صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا پیراہن سے مراد دین ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دیں گے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہے اور بیشک ابوبکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر عمر بن خلیل ابن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوقلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے نضر ابی عمر خراز سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اس پر نبیؐ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو ابوالحسن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابویحییٰ بن ابی مسرہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوجابر محمد بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دووزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دووزیر ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی عبس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے شعبی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبیؐ نے فرمایا اے علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا تمام اولین اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی ان دونوں کو اس کی خبر نہ کرنا۔

ہم کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبداللہ نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اس میں لوگوں نے مشورہ دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اس میں حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیدیان بدر کی نسبت جب عمرؓ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور اوروں نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **لو لا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم** (اگر خدا کی طرف سے کتاب (لکھا ہوا) نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس میں تمہارے لئے عذاب عظیم آچکا ہوتا) اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن داؤد واسطی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اخی محمد بن منکدر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا **یا خیر الناس بعد رسول اللہ** (یعنی اے بہترین انسان رسول اللہؐ کے بعد) ابوبکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا (یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیوۃ بن شریح سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے مسرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ ناگاہ میں نے ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا میں نے خیال کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہوں پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہااور ہم کوابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے بریدہ کو سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک حبشیہ لونڈی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجالے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمر آئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابوبکر آئے وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر تم آئے تو اس نے دف کو چھپالیا۔

کہااور ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کر کے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہوگا تو عمر بن خطاب ہیں۔ ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجاشع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کا پیغام بھیجا ان لوگوں نے نامنظور کیا اور مغیرہ بن شعبہ نے جو اس قوم میں نکاح کا پیغام دیا تو ان کے ساتھ نکاح کر دیا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو نامنظور کیا ہے جس سے بہتر زمین پر کوئی نہیں۔

کہااور ہم کو ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے جعفر بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کا ذکر بہت کیا کرو کیونکہ جب ان کا ذکر کرو گے تو عدل کا ذکر کرو گے اور جب عدل کا ذکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

کہااور ہم کو ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صائغ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے خطبہ میں چلا کر کہا یاسارية بن حصن الجبل الجبل من استرعى الذئب ظلم (یعنی پہاڑ کی طرف آجاؤ جس نے بھیڑیے سے نگہبانی چاہی اس نے ظلم کیا) یہ سن کر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی نے کہا عمر کا کلام سچا ہوتا ہے خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا اس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلے گا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو حضرت علی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپ نے کہا تھا یا
ساریة الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم۔ حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا میں نے یہ کہا تھا حضرت علی نے کہا ہاں
کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان
بھائیوں کو ہزیمت دے دی ہے پس مجھ سے وہ کلام نکل پڑا جو تم نے سنا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لے کر قاصد آیا اور
اس نے بیان کیا کہ اسی جمعہ کو اسی وقت ایک آواز سنی جیسے حضرت عمر کہہ رہے ہیں یا سارية بن حصن الجبل الجبل۔ اس
قاصد نے کہا یہ آواز سن کر ہم لوگ پہاڑ کی طرف پھر گئے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابوبکر بن دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو
عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حبان تیمی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ
سے روایت کی انہوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح
ہم سے کر دیا اور ہم کو دار الہجرۃ میں لائے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے
ہیں اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمٰعیل ترمذی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے
بیان کیا انہوں نے روح سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر
سوار ہو گیا بیل (بحکم الٰہی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے (بیل
کے بولنے پر تعجب کر کے) کہا سبحان اللہ پس نبیؐ نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر) شہادت دیتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی
گواہی دیتے ہیں حالانکہ جس وقت آنحضرتؐ نے یہ فرمایا حضرت ابوبکر اور عمر اس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبدالرحمٰن صنعانی نے ابن جریج سے روایت
کر کے بیان کیا انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ
کے دن تمام لوگوں پر عموماً فخر کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہم کو ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جعفر بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن
احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برجلانی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے ابونضر مسعودی نے ابونہشل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبداللہ
بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اول یہ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے ان کے قتل کا مشورہ
دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذ تم عذاب عظیم دوسرے
حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات پردہ میں رہیں اس پر زینب نے کہا اے ابن خطاب تم ہم پر حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی و اذا سالتموھن متاعا فاسالوھن من وراء حجاب (جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لئے نبیؐ کی دعا تھی اللھم اید الاسلام بعمر (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابوبکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو طالب علی بن عبد الرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے غلابی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور ان کی منقصت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابوبکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز ان کو یہ جرأت نہ ہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل میں ابوبکر اور عمر کی سوا اچھائی کے ذرا بھی برائی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابوبکر کی ذرا بھی برائی دل میں رکھے اس کے بعد حضرت روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے اور آپ کے اس قدر آنسو جاری تھے کہ داڑھی تر تھی آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور بیزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سزا دینے کو تیار ہوں قسم ہے خدا کی ابوبکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو فاجر اور بدکار ہو گا ابوبکر اور عمر رسول اللہؐ کے بھائی اور آنحضرتؐ کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر خطیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبد الجبار بن خیرو یہ ابو سہل کلوذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عوف سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت عمر بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کر و اس کی جزا جنت ملے گی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کر دو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح گزاردوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہو گا اور جس سے سوال کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر رونے لگے یہاں تک آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو میرا کرتا دے دے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات گشت کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزرے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اس کے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ہانڈی جس میں پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے اللہ کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ یہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے حیلہ کرتی ہوں کہ اس میں آٹا اور روغن ہے (یعنی کھانا پک رہا ہے) یہاں تک کہ لڑکے سو جاتے ہیں۔ حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دار الصدقہ میں آئے اور ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ درہم بھر کر کہا اے اسلم مجھ پر اٹھا دے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین میں اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اسلم اس کو میں ہی لے چلوں گا کیونکہ آخرۃ میں مجھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں لائے اور اس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر پکانے لگے اور اس کو ہاتھ سے ہلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی میں نے دیکھا کہ آگ پھونکنے میں دھواں آپ کی داڑھی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے ان لڑکوں کو کھلایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ ان لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب وہ لڑکے کھیلنے اور ہنسنے لگے تو آپ وہاں سے چلے اور مجھ سے پوچھا اے اسلم تم جانتے ہو میں کیوں ان لڑکوں کے سامنے لیٹا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ان لڑکوں کو روتا ہوا دیکھا تھا پس میں نے پسند نہیں کیا کہ ان لڑکوں کو ہنستا ہوا دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اس وجہ سے میں نے ایسا کیا اور جب وہ ہنسنے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہم کو محمد بن محمد بن سرایا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن سالم نے سالم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول آہستگی سے کھینچا اور خدا ان کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) میں نے کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کنارہ بیٹھ گئے یہ اس طرف اشارہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں شہروں پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفار سے اس قدر بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو امر الٰہی اور نیز امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہم کو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مرثد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صالح فراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی زعرا یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں ان کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین میں کچھ لوگوں کے پاس گزرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہؐ کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابو بکر نے رسول اللہؐ کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ ﷺ کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابو بکر صدیق نے انکار کیا اور تنہا اپنی رائے کو سب صحابہ کی رائے پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا اور رسول کی مقرر کردہ زکوۃ سے ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے اسی طرح لڑوں گا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانوں نے بخوشی بیعت کی اور عبدالمطلب کی اولاد میں سے سب سے پہلے میں نے سبقت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہؐ کی تمام سیرتیں آپ میں موجود تھیں ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہیں کرتے تھے جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ خلافت کے زیادہ لائق ہیں اور اگر خلافت کے بارہ میں یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابو بکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوئے اور بعض مسلمانوں نے کہا کہ آپ ہم لوگوں پر ایسے کو امیر بناتے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہم پر نہایت سختی کرتے ہیں آپ خدا کو کیا جواب دیں گے حضرت ابو بکر نے کہا کہ جب میں خدا کے پاس جاؤں گا تو کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے مسلمانوں پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا الغرض حضرت ابو بکر نے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہؐ اور ابو بکر کے تمام احکام ہم پر قائم رکھے اور ہم لوگوں نے ان میں کوئی خرابی نہیں دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپ کو زمین پر فتوحات دیں اور آپ کی وجہ سے شہر آباد ہوئے آپ خدا کی باتوں میں کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل میں آپ کے نزدیک دور اور نزدیک والے سب برابر تھے خدا نے آپ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتی کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور ملائکہ آپ کی اعانت کرتے تھے۔

کہا اور ہم کو ابن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عبدالرحمٰن ہاشمی نے عبد خیر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر اور عمر کو قیامت تک کے بادشاہوں کے لئے حجت بنایا ہے خدا کی قسم وہ دونوں سبقت لے گئے اور اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال گئے ان کی یاد امت کو غمگین کرتی ہے اور سرداروں کے لئے موجب طعن۔

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر عبداللہ بن ابی سبرہ نے عبدالمجید بن سہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی دوسری سند محمد نے کہا اور ہم کو عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ ابی نضر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبداللہ بہی سے روایت کی کہ جب ابو بکر صدیقؓ بیمار ہوئے تو
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن ابن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابوبکر صدیق نے عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابوبکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حضیر وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اسید نے کہا کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبدالرحمٰن اور عثمان کا ابوبکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابوبکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا اے ابوبکر جب خدائے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کرے گا تو کیا جواب دو گے کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابوبکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھاؤ (لوگوں نے آپ کو بٹھایا تو) آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلاتے ہو میں خدا سے کہوں گا کہ اے پروردگار میں نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابوقحافہ نے دنیا سے دار آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا یہی خیال ہے اور اگر بدل جائیں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کرے اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں رکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابوبکر نے اس پر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لے کر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسد بن سعیہ قرظی بھی تھے حضرت عثمان نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ابن سعد نے اس کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر ہیں الغرض سب لوگوں نے اقرار کیا اور راضی ہو گئے اور سبھوں نے بیعت کر لی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور جو کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابوبکر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے اے پروردگار میں نے یہ کام محض لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے مجھ کو لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا اس لئے میں نے ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے خوب سمجھ کر لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صالح بن کیسان نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت میں آئے اس وقت آپ کو کچھ افاقہ تھا عبدالرحمٰن نے کہا بحمد اللہ آپ کو صحت ہے ابوبکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں ابوبکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اے گروہ مہاجرین جو صدمہ تم لوگوں سے مجھ کو پہنچا ہے وہ اس میرے درد سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ میں نے تم پر ایک شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور خشمناک ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت اسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہے لیکن وہ آتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنانا شروع کرو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہو گی جیسے ببول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی غنیۃ نے بیان کیا انہوں نے صلت بن بہرام سے انہوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ سخت بیمار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگو میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اس پر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ بے شک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اسی وقت راضی ہوں گے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید مہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انہوں نے اپنی دادی شفا سے روایت کی یہ شفا اول ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آتے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا میں نے اپنی دادی شفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دانش منداور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تا کہ میں ان لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اس کی بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو یہاں بھیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر ہیں اور ہم سب لوگ مومنین ہیں۔ اس کے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا من عمر خلیفة خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کو یا خلیفۃ رسول اللہؐ کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ کہا جاتا ہے مگر اس میں طوالت ہے تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (لہٰذا امیر المومنین کہنا نہایت مناسب ہے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت

حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت شہر آباد کئے عراق شام، مصر جزیرہ، دیار بکر، آذربیجان، آرمینیہ بلاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبال، آرانیہ، بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کیے۔ خراسان کی بابت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ کے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت عمر نے اس کو نہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے کو بیت المال میں مثل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق رتبہ دیا پس اہل مدینہ کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علی کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطایا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہؐ سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم ان کے نام سب سے پہلے درج کئے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے وعلی ہذا القیاس۔

ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضلویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابوبکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو ابوبکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا کہ ہم کو ہمارے عم محمد بن علی بن شافع نے کسی ثقہ یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دو بچے ہانکے لئے جا رہا ہے اور تپش کی وجہ سے زمین پر اس کے پیر جلے جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہے میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے دو بچے لئے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص اور قریب گیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص ہے میں نے دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب تھے میں نے حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور (دیکھنے کے لئے) دروازہ سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرانے کے لئے یہ آگے چلے گئے اور ان کے یہ دو بچے پیچھے چھوٹ گئے میں نے چاہا کہ ان کو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ مجھ کو خوف ہے کہ اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو مجھ سے اللہ تعالیٰ باز پرس کرے گا۔ حضرت عثمان نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آ کر ٹھہریں ہم آپ کا کام کر دیں گے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو اور اس کے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھے۔

سری بن یحییٰ نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابوبکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علی ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں ان سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن ہونے کے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہ بند باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹوں کا معائنہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور ان کی عمریں لکھتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی بے شک بہتر مزدور قوی امین ہے) پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی امین ہیں۔
مجھ کو کئی آدمیوں نے اجازۃً ابو غالب بن بناء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی حسن بن محمد بن فہد علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی العوام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن داؤد ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن حماد موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن صبیح نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی ابن ابی طالب رمضان کے مہینہ میں مسجدوں پر گزرے اور ان مسجدوں میں قندیلیں روشن تھیں حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ انہوں نے ہماری مسجدیں روشن کر دیں۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے آپ نے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں نصب کرایا بلکہ جب اترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا جرسہ (چمڑے کی چٹائی) تان دیا جاتا اسی کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔
موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اور اس میں مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی ۸۰ درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس لیے خلیفہ نہیں بنائے گئے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں اسراف کریں۔
ہم کو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابن المبارک نے مالک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اور اپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اس کے وزن کئے جاؤ اور قیامت کے لئے سامان مہیا کر لو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت ہی عجیب باتیں ہیں جن کی استطاعت اسی شخص کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے ان کو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انسؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد ہلنے لگا رسول اللہؐ نے اپنا پائے مبارک اس پر مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں۔ ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابو محمد بن طاؤس نے خبر دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہم کو بسند عالی ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے بطور اجازۃ اگرچہ سماع نہ ہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحیٰی بن سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منیٰ سے لوٹے تو بطحا میں ٹھہرے اور وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہوا اور میری قوت ضعیف اور اور میری عقل سست ہوگئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھالے اس کے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپ کی وفات ہوگئی۔

ہم کو ابومحمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو تمام بن محمد اور عبدالرحمٰن بن عثمان اور عقیل بن عبداللہ نے خبر دی کہا اور مجھ کو ابو محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعبداللہ محمد بن عقیل بن کریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن ابی نصر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو شعیب نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اس حج میں تھا جو آپ نے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے دور سے چلا کر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لہب کا جو قبیلہ ازدشنؤہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا تجھ کو کیا ہو گیا ہے خدا تیری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ پر کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اس لہبی سے لڑنے لگا اور میں نے اس کو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جمار کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپ کے سر میں آ کر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمرؓ کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں نے جا کر جو اس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی لہبی شخص تھا جس نے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

لہب: لام کے کسرہ اور ہاء کے سکون کے ساتھ ہے۔

ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے ایک دو چونچ ماری اور میں اس کی تعبیر یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب ہے پس اگر میری موت جلد آ جائے تو خلافت ان چھ آدمیوں میں بطور شوریٰ کے ہونا چاہئے جن سے رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت تک راضی گئے۔

ہم کو احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جہم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن بشر نے مسعر بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے صقر بن عبداللہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن قبل عمر پر جن روتے تھے پھر حضرت عائشہؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابعد قتيل بالمدينة اصبحت — لہ الارض تهتز العضاه باسوق

جزى الله خيرا من امير وباركت — يدالله فى ذاك الا ديم الممزق

فمن يسع اوير كب جناحى نعامة — لبدرك ماقدمت بالامس يسبق

قضيت امورًا ثم غادرت بعدها — بوائق فى اكما مهالم تفتق

فما كنت اخشى ان يكون مماته — بكفى سبنتى اخصر العين مطرق

کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہے. جس کے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام گلی کوچوں میں شاخیں ہلتی ہیں خدا تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر دے اور خدا کا ہاتھ اس شق شدہ زمین پر بہت بابرکت ہے (اے امیر المومنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص سواری پر بھی دوڑے تو پیچھے رہ جائے گا (یعنی آپ کے مرتبہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) (اے امیر المومنین) آپ نے بہت کام انجام دیئے پھر اس کے بعد آپ چلے گئے اور بہت سے فتنے (آپ کے سامنے) ظاہر نہ ہو سکے پس مجھ کو یہ خوف نہ تھا کہ ان کی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سر سبز آنکھ والا ست نظر ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شماخ کے یا اس کے بھائی مزرد کے ہیں۔

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو عوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور انہوں نے عمرو بن میمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو ان کے مجروح ہونے کے چند روز پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انہوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ تم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت نہیں ہے ان دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت ہے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی کی طرف حاجت نہ لے جائیں اس کے بعد چوتھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان میں عبداللہ بن عباس تھے۔ جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر کر لو جب صف برابر ہو جاتی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا نحل یا اس کے مثل پڑھا کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ مجھ کو ایک بد خصلت نے یا مجھ کو کسی دشت خو نے زخمی کر دیا پھر غلام جو دو نوکوں والا خنجر لئے ہوئے تھا لگاتار لوگوں کو زخمی کرنے لگا یہاں تک کہ تیرہ اور آدمیوں زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبادہ ڈال دیا اور اس نے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود کشی کر لی حضرت عمر نے عبد الرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے انہوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اس کے کہ جب ان لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پس عبد الرحمٰن نے ان کو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہوگئی تو حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو کس نے مجھ کو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کاریگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ اس کو ہلاک کر دے میں نے تو اس کو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر کی نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اے ابن عباس تم اور تمہارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی کثرت ہو جائے چنانچہ (ایک مرتبہ جب انہوں نے پیشین گوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل کرے گا) تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمہاری زبان بولنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے (تو قتل کرنا چہ معنی) اس کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے ان پر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج نہیں (امیر المومنین اچھے ہو جائیں گے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہے (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبیذ (وہ پانی جس میں کھجور تر کی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اس کو پیا پیتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گیا اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہے ہم سب لوگ ان کے قریب گئے اور لوگوں نے ان کی تعریف کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بہت انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر سرابر اتر جاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ مجھ کو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اس کی ازار زمین سے مس کر رہی ہے حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا اے میرے بھتیجے ازار اونچی پہنا کر و اس میں صفائی بھی ہے اور پرہیزگاری بھی ہے بعد اس کے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے عبد اللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہے چنانچہ حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار قرض ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اس کے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ بنی عدی سے سوال کرنا اگر ان کا مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا ادا کر دو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہے میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر گئے اور سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں حضرت ابن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے واسطے رکھی تھی مگر میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر حضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا دیکھئے عبداللہ بن عمر آ گئے حضرت عمر نے فرمایا مجھ کو اٹھاؤ چنانچہ ایک شخص نے ان کو اپنا سہارا دے کر اٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دے دی حضرت عمر نے کہا الحمدللہ اس وقت مجھے کوئی آرزو اس سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھ لے جانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دے دیں تو مجھے (اس روضہ مقدسہ میں) داخل کر دینا ورنہ جہاں اور مسلمانوں کی قبریں ہیں وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع چند عورتوں کے آ گئیں ہم لوگ ان کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آ گئے اور انہوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہم لوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین کچھ وصیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جائیے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہؐ راضی گئے اس کے بعد انہوں نے علی کا اور عثمان کا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور سعد کا اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہاری خدمت میں حاضر رہا کرے گا مگر خلافت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے اگر سعد خلیفہ بنائے جائیں تو فہو المراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اس کو چاہئے کہ سعد سے مدد کرے کیونکہ میں نے سعد کو نا قابلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان کے تذکرہ میں ہو چکی ہے۔

سماک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا کہ میرا سر تکیہ سے اتار کر زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی ماں کی خرابی اگر اللہ عزوجل اس پر رحم نہ کرے جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لئے کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس عنایت کرے گا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوئی تو یہ بھی چھن جائے گا اس کے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

ظلوم لنفسی غیر انی مسلم   اصلی الصلوۃ کلھا واصوم

میں سخت گنہگار ہوں صرف یہ ہے کہ مسلمان ہوں نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔

ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام المجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں کہ میرے سامنے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عباد قطن بن نسیر غبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ثابت نے ابو رافع سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابولولو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اور چکیاں بنایا کرتا تھا مغیرہ ہر روز اس سے چار درہم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابولولو حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مغیرہ نے مجھ پر بہت بھاری روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہئے کہ کچھ تخفیف کر دیں حضرت عمر نے اس سے کہا خدا سے ڈر اور اپنے آقا کے ساتھ نیک سلوک کر مگر حضرت عمر کا ارادہ یہ تھا کہ مغیرہ سے مل کر اس کے بارہ میں سفارش کریں لیکن اس بدبخت کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا کہ عمر کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میرے اسی وقت سے اس کے دل میں امیر المومنین کے قتل کا ارادہ پیدا ہو گیا اس نے آپ کے لئے ایک خنجر بنایا جس میں دو نوکیں تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا بعد اس کے ہرمزان کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ خنجر کیسا ہے ہرمزان نے کہا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک یہ خنجر ایسا ہے کہ جس کو مارو گے مر جائے گا پس ابولولو حضرت عمر کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمر کے پاس پہنچا اور حضرت عمر کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفیں برابر کر لو عادت کے موافق انہوں نے اس روز بھی کہا بعد اس کے تکبیر تحریمہ کہی کہتے ہی ابولولو نے وہ خنجر ان کے پہلو میں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ زخم اس نے لگائے حضرت عمر گر گئے اس بد بخت نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا جن میں سے سات مر گئے اور چھ اچھے ہو گئے بعد اس کے حضرت عمر اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابولولو سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اس نے جواب دیا کہ بہت خوب میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اس کا چرچا ہو گا حضرت عمر اس کی اس بات سے چونک اٹھے اور حضرت علی بھی ان کے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اے امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کثیر النواء سے انہوں نے ابوعبید مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکایک "ہائے عمر" کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس گھر میں آئے جس میں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طبیب نے حضرت عمر کو نبیذ پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طبیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہٰذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سن کر ام کلثوم واعمراہ (ہائے عمر) کہہ کر رونے لگیں (شرعاً ہائے وائے کر کے رونا ممنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں مسلوب العقل ہو جاتا ہے اور تکلیف شرع اس سے مرتفع ہو جاتی ہے حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہی کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کرتیں۔) ان کے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! اس وقت اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو پیش آنے والا ہے فدیہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا۔

سوائے اس مقدار کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الاوار دھا (تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جس کو جہنم عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پل صراط کا عبور ہے۔) جہاں تک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے (ابن عباس کہتے ہیں کہ) میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا تم میرے لئے اس کی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عمر بن سعید بن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا یکایک ایک شخص نے آکر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اس کے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں نے اکثر رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ۔ گیا میں اور ابو بکر اور عمر اور نکلا میں اور ابو بکر اور عمر اور آیا میں اور ابو بکر اور عمر (غرض ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے) میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی ان دونوں کے پاس ہی جائے استراحت عنایت فرمائے گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول اللہؐ کا جنازہ گیا تھا اسی پر ان کا جنازہ بھی گیا اور غسل ان کو ان کے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور ان کی قبر میں ان کے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف اترے تھے۔ ابو بکر بن اسمعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۲۳ھ کو چہار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور محرم کی پہلی تاریخ ۲۴ھ کو یک شنبہ کے دن دفن کئے گئے اور آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے اور عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے یہ غلط ہے بلکہ حضرت عمر کی وفات چھبیس ذوالحجہ کو ہوئی اور انتیس ذوالحجہ دوشنبہ کے دن حضرت عثمان کی بیعت کی گئی۔ اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابولولو نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن زخمی کیا تھا اس کے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہوگئی اور حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہؐ اور ابو بکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے ان کی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات ان کی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن بیلی اصبہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعیسیٰ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو خطبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ کی وفات ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی اور ابو بکر اور عمرؓ کی بھی۔ اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چہار شنبہ کو زخمی ہوئے اور پنج شنبہ کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے ان کی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اس قدر لمبا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسا بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ان کا رنگ عام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرمادہ (نام قحط سالی کا) میں سیاہ ہوگیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ انہوں نے تمام زمانہ قحط سالی کے لئے گھی اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور صرف روغن زیتون پر قناعت کر لی تھی اور سماک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت ان کی قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں سے ملتی تھی۔ زر بن حبیش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید ان کو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اس نے ان کو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابو عمر نے لکھا ہے کہ زر بن حبیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے حضرت عمر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز تراویح کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے شعرا نے ان کے مرثیہ بہت موزوں کئے منجملہ ان کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے۔

ثلثة برزوا بفضلهم	نضرهم ربهم اذا نشروا
فليس من مومن له بصر	ينكر تفضيلهم اذا ذكروا
عاشوا بلا فرقة ثلثهم	واجتمعوا فى الممات اذ قبروا

تین آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) ترو تازہ رکھا ان کو ان کے پروردگار نے جب کہ وہ ظاہر ہوئے کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر ملے گئے۔

اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے۔

عين جودى بعبرة و نحيب	لاتملى على الامام النجيب
فجعتنى الممنون بالفارس	المعلم يوم الهياج والتلبيب
عصمة الناس والمعين على	الدهر وغيث المنتاب و لمحروب

اے آنکھ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کے لئے رونے میں تاخیر نہ کر اے شخص تو نے مجھ کو اس کی خبر غم سنائی جس کی تلوار ملک فارس میں چمکتی تھی اور میدان کارزار کا وہ معلم تھا لوگوں کے لئے جائے پناہ اور مصائب پر لوگوں کی اعانت کرنے والا اور آفت رسیدوں کا فریادرس تھا۔

۳۸۲۵۔ حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی اور بعض لوگ ان کا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عتبہ نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر بن سالم خزاعی جب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اس کے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم ان کو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہوگئی ہے۔

۳۸۲۶۔ حضرت عمرؓ بن سراقہ قرشی

حضرت عمرؓ بن سراقہ بن معتمر بن انیس قریشی عدوی۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سراقہ ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ ان کا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۸۲۷۔ حضرت عمرؓ بن سعد انماری ابوکبشہ

حضرت عمرؓ بن سعد انماری۔ کنیت ان کی ابوکبشہ تھی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ آئندہ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۲۸۔ حضرت عمرؓ بن سعد سلمی

حضرت عمرؓ بن سعد سلمی۔ مطین نے ان کا تذکرہ وحدان میں لکھا ہے مگر اس میں اعتراض ہے یہ ابونعیم نے کہا ہے ہم کو ابوموسیٰ حافظ نے اپنی سند کے ساتھ اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ امری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے جعفر بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے زیاد بن عمر بن سعد سلمی کو عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بیان کیا دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دیت کا قصہ بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۹۔ حضرت عمرؓ بن سفیان قرشی

حضرت عمرؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں ان مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۰۔ حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ بن عبدالاسد قرشی مخزومی رسول اللہؐ کے ربیب تھے کیونکہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبیؐ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجہ تھیں۔ ان کا تذکرہ اس کے قبل ان کے باپ عبداللہ بن عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ ان کنیت ابوحفص ہے ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوۂ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت علی نے ان کو بحرین اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہؐ سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابوامامہ سہل بن حنیف اور عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔

ہم کو اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبیؐ کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۳۱۔ حضرت عمرؓ بن عامر سلمی

حضرت عمرؓ بن عامر سلمی۔ انہوں نے ایک مسئلہ نبیؐ سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابوعبدالحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے یحییٰ بن ورد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہاں تک کہ آفتاب سمت الراس پر آ جائے تو نماز موقوف کر دو پھر جب زوال ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں غروب ہوتا ہے بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو بعینہ بروایت یحییٰ بن ورد نقل کیا ہے حالانکہ اس میں غلطی ہے۔ نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ (عمر بن عامر کا نہیں ہے بلکہ) عمرو بن عنبسہ سلمی کا ہے یہ حدیث انہیں کی روایت سے مشہور ہے۔ اس کو ابوامامہ باہلی نے اور ابوادریس خولانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوبکر دینوری نے بذریعہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مہاجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ورد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عدی بن فضل سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز صبح کی پڑھ چکنے کے بعد الی آخر الحدیث۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۳۲۔ حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا

حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کی حدیث ابوضمرہ یعنی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ذباب سے انہوں نے عمر بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے ایک مرتبہ نماز مغرب میں سہو ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۳۔ حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل

حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام مخزومی۔ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ اجنادین میں۔

۳۸۳۴۔ حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی

حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قرۃ بن خالد سے مروی ہے انہوں نے سہل بن علی نمیری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے فتح مکہ کے وقت عمر بن عمرو لیثی کے عقد میں پانچ عورتیں تھیں نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دے دیں۔ اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطاء نے قرہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث میں نے عبید بن عمر سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۵۔ حضرت عمرؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمرؓ بن عمیر بن عدی بن نابی۔ انصاری سلمی ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن نابی اور عبس بن عامر بن عدی کے چچازاد بھائی ہیں چند غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۶۔ حضرت عمرؓ بن عوف نخعی

حضرت عمرؓ بن عوف نخعی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ محمد بن اسمٰعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا مالک بن عامر نے ابن سعدی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت کا حکم اس وقت تک عام رہے گا جب تک کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی خدمت میں آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے ابونعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن مندہ نے بیان کی ہے اور ابوعمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجائے عمرو بن عوف کے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۳۷۔ حضرت عمرؓ بن غزیہ

حضرت عمرؓ بن غزیہ۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن غزیہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے کھجوروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلایا جب وہ آئی اور تنہائی میں مجھ سے ملی تو میں نے سوا جماع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول اللہؐ نے فرمایا پھر کیا کیا انہوں نے کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النہار (حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) عمر نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ یہ میرے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن غزیہ انصاری بیعت عقبہ کے شرکا میں سے ہیں اور انہوں نے حدیث مذکور روایت میں ان کا نام بجائے عمر کے عمرو روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ عمر کے نام میں کیا ہے مگر یہاں ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ مگر حق ابونعیم کے ساتھ ہے۔ عمر اور عمرو میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۸۔ حضرت عمرؓ بن لاحق

حضرت عمرؓ بن لاحق۔ یہ نبیؐ کے صحابی تھے ان سے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کرنے سے وضو کی ضرورت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۹۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری

حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری۔ فتح دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انہیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں۔

۳۸۴۰۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ

حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے۔ سیف بن عمر نے ابوعثمان سے انہوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح دمشق کے بعد حضرت ابوعبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اور سیف نے محمد اور طلحہ اور مہلب اور عمرو اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عتبہ جلولاء سے مدائن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انہوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دے کر ان پر بھیج دو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ لوگ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے پھر وہ مقام قرقیسا میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیہ پر مصالحت کر لی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۴۱۔ حضرت عمرؓ بن مالک انصاری

حضرت عمرؓ بن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ ان کا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزید غانم بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابوبکر محمد بن احمد صغیر اور ابوبکر محمد بن ابی القاسم قرانی اور ابوغالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے یزید ابن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر خدا کی اطاعت کرو یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے ان کی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنے سے اور مال کے ضائع کرنے سے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے نصر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عمر بن مالک سے روایت کی ہے وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک یا مالک بن عمرو ہے اور ہشیم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن مالک بیان کیا ہے۔

۳۸۴۲۔ حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے ان سے ابن عائذ نے روایت کیا ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو نہ اسے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی قوت ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑ دے اللہ اس کو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۴۳۔ حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی

حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی کعبی۔ نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث ان کو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔ (الف) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبیؐ کے پاس بھیجا تھا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔(ب) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ یمانی ہیں۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے مجھے بطور براول رسول اللہؐ کے پاس بھیجا آپؐ نے مجھ پر اسلام پیش کیا میں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۸۴۵۔ حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ

حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ۔ عمرو: عین کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر پر واو ہے یہ عمرو بن ابی اثاثہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ ہیں۔ یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی ہیں۔ عمرو بن اثاثہ کے نام ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۴۶۔ حضرت عمروؓ بن احوص

حضرت عمروؓ بن احوص بن جعفر بن کلاب۔ جشمی' کلابی ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان دونوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ عمرو بن احوص جشمی ہیں۔ ان سے ان بیٹے سلیمان نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہما نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن عیسٰی سے روایت کر کے خبر دی وہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابواحوص نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے کہ کون سا دن حرمت والا ہے یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ حج اکبر کا دن۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم میں ایسی محترم ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے تمہارے اس مہینے میں' تمہارے اس شہر میں' آگاہ رہو کہ کوئی شخص اپنی ذات کے سوا کسی اور کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ آگاہ رہو کہ باپ بیٹے کا اور نہ بیٹا باپ کا ضامن ہو سکتا ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطان تمہارے اس شہر میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن عنقریب اسکی اطاعت کی جائیگی ایسے اعمال میں جنکو تم حقیر خیال کرتے ہو۔ اور وہ اس پر راضی ہو گا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں اس کو نہیں جانتا کیونکہ ان کے نسب میں کلاب تک جشم نہیں ہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد یہ تو احوص بن جعفر بن کلاب ہیں اور یہ نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم کے حلیف ہوں تو ان کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۴۷۔ حضرت عمروؓ بن احیحہ

حضرت عمروؓ بن احیحہ بن جلاح، انصاری۔ اس نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے ان سے عبداللہ بن علی بن سائب نے روایت کی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ عمرو بن احیحہ اخیافی بھائی ہیں عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبد مناف کے نکاح میں سلمٰی بنت زید تھیں جو قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمٰی سے احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا ان سے عمرو بن احیحہ پیدا ہوئے لہٰذا یہ عمرو بن احیحہ عبدالمطلب کے اخیافی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے۔ ممکن ہے کہ یہ شخص عمرو بن احیحہ کے بیٹے ہوں اور ان کا نام بھی عمرو ہو اور اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

۳۸۴۸۔ حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری

حضرت عمروؓ بن اخطب۔ کنیت ان کی ابوزید تھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نہ اوس سے نہ خزرج سے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمیں خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے اگرچہ سماع نہیں ہے ہمیں حسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خیثمہ یعنی زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونہیک ازدی نے عمرو بن اخطب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پینے کے لئے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دے دیا آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابونہیک کہتے ہیں (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں نے ان کو ترانوے برس سے زیادہ کی عمر میں دیکھا ان کے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عمر سو سے متجاوز ہو گئی تھی اور ان کے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو دادا ہیں عزرہ بن ثابت کے ان سے انس بن سیرین نے اور ابوالخلیل نے اور علباء بن احمر نے اور تمیم بن حویص وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۹۔ حضرت عمروؓ بن اراکہ

حضرت عمروؓ بن اراکہ۔ بعض لوگ ان کو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیاد کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے سامنے آیا جس نے جھوٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گواہی دی تھی زیاد نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو مثلہ کی ممانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۵۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی الاسد

حضرت عمروؓ بن ابی الاسد۔ حسن بن سفیان اور بغوی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے آپ نے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش دوری نے اور علی بن حرب نے اور ابوکریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس میں محمد بن بشر سے غلطی ہوگئی ہے صحیح وہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبیداللہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث ان کے متعلق روایت کی گئی ہے۔

۳۸۵۱۔ حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر

حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۲۔ حضرت عمروؓ بن اسود عنسی

حضرت عمروؓ بن اسود عنسی۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے حکیم بن عمیر اور ضمرہ بن حبیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو کہ رسول اللہؐ کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اس کو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمرو صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمیر بن اسود کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعیاض ہے اور بعض لوگ یعنی ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں قبیلہ عنس کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر کا قول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

۳۸۵۳۔ حضرت عمروؓ بن اسود

حضرت عمروؓ بن اسود۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ شریح بن عبید حضرمی نے حارث بن حارث سے انہوں نے عمرو بن اسود ابوامامہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہوں گے وہ تمام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں تینوں تذکروں کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے کوئی نسب ذکر کیا نہ اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ ان کے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہے ایک ہی شخص سے کئی کئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم۔

۳۸۵۴۔ حضرت عمروؓ بن اقیش

حضرت عمروؓ بن اقیش۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ عمرو بن اقیش رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت میں ان کے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہٰذا یہ قاتل سے انتقام لئے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انہوں نے (نام لے کر) پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انہوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب (وہاں پہنچے تو اور) مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو (ان کو کافر سمجھ کر) کہا کہ اے عمرو ہم سے الگ رہو اور انہوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انہوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں اٹھا کے لائے گئے۔ حضرت سعد بن معاذ ان کو دیکھنے گئے تو انہوں نے ان کی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انہوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر ان کو غصہ آ گیا تھا کہ اس سبب سے لڑے یا محض اللہ ورسول کے لئے انہوں نے جہاد کیا (چنانچہ ان کی بہن نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں محض اللہ اور رسول کے لئے لڑا اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی یہ ایسے جنتی ہیں کہ انہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۵۔ حضرت عمروؓ بن امیہ قرشی

حضرت عمروؓ بن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ ان کی زینب بنت خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زبیر کا قول ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۵۶۔ حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد ضمری

حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر عبدمناۃ بن کنانہ، کنانی، ضمری۔ کنیت ان کی ابوامیہ ہے۔ ان کو نبیؐ نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت خبیب کی نعش مبارک بھی اس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے جس پر انہیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انہیں نجاشی کے ہاں وکیل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام ان کا قدیم تھا پہلے انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف سے شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول اللہؐ ان کو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کے شریف اور جوانمرد لوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا اسی غزوہ میں اولاد عامر نے ان کو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (ان سے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہٰذا تم کو میں ان کی طرف سے آزاد کرتا ہوں اور اس نے ان کی پیشانی کے بال کتر لئے۔ ان کو رسول اللہؐ نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ۶ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام ان کے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہؐ کے ساتھ کر دیجئے اور ان کو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ملک میں ہیں حضرت کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ ان سے ان کے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبداللہ نے اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم یعنی محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے بکری کا گشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل ۶۰ ہجری کے ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جدی: جیم کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۳۸۵۷۔ حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی

حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی، جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد بکائی نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انہوں نے کہا کہ خبردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہ ملنا اور ان کی بات نہ سننا ورنہ تم ان کے فریب میں آجاؤ گے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

۳۸۵۸۔ حضرت عمروؓ جد ابی امیہ

حضرت عمروؓ۔ ابوامیہ بن عبداللہ کے دادا تھے۔ یعقوب بن محمد مدنی نے ابوامیہ بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جبریل نے مجھے ہریسہ نامی ایک مرکب غذا بنا کر کھلائی جس سے میری کمر میں قوت زیادہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۹۔ حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی

حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی۔ طائف میں فروکش تھے۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمرو ہے۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی سے انہوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب ہماری فرودگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے کہ ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۰۔ حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک

حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی زعوراعبدالاشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احد وخندق اور اس کے بعد کے غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ جسر ابی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی اویس قریشی

حضرت عمروؓ بن ابی اویس بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حارث بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید کئے گئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ ہمیں اس بات کی خبر ابوجعفر نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی اور کہا ہے کہ یہ عمرو بن ابی اوس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمر بن ابی اوس بن سعد ہیں۔ واللہ اعلم

۳۸۶۲۔ حضرت عمروؓ بن اہتم

حضرت عمروؓ بن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی منقری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم ہیں نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے ان کا منہ پھٹ گیا تھا اس سبب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ان کو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ ان کے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جوان کو ماراس کا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے سردار تھے ان کے اور اہتم کے درمیان میں عبد یغوث بن وقاص بن صلائہ حارثی کی بابت جب کہ عصمہ تیمی ان کو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ جسے ان کا منہ ٹوٹ گیا۔ ان کی والدہ قذلی بن اعبد کی بیٹی تھیں۔ کنیت ان کی ابو ربعی تھیں نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی تمیم کے سرداروں کے ساتھ ۹ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے اس وفد میں زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے زبرقان نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کا سردار ہوں اور ان میں میرا اثر ہے میں ان میں بہت ذی وجاہت ہوں اخذ ومنع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمرو بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمرو نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی پچ بہت کرتا ہے زبرقان نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمرو نے کہا (اے زبرقان) میں تیرے اوپر حسد کروں گا خدا کی قسم تیرا ننہال بڑا لئیم ہے تو نو دولت ہے تیرے لڑکے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ تجھے برا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی نبیؐ نے فرمایا بعض بیان سحر (کے مثل) ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں ۷۰ ستر یا ۸۰ اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انہیں لوگوں نے رسول اللہؐ کو گھر (اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین ینادونک من وراء الحجرات چونکہ یہ فعل خلاف ادب تھا لہٰذا اس آیت میں اس کی ممانعت ہے۔) کے پیچھے سے آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔

یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اس کے اپنی قوم کے پاس گئے ان کو نبیؐ نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمرو اس وقت بہت کم سن تھے جب نبیؐ نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں باقی نہیں رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرودگاہ میں تھے قیس بن عاصم نے جوان کے ہم قبیلہ تھے اور ان سے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نو عمر لڑکے کے تو میں اس کو دینا مناسب نہیں جانتا مگر رسول اللہؐ نے ان کو بھی اسی قدر دیا جس قدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انہوں نے (ان کی ہجو میں) یہ اشعار موزوں کئے۔

ظللت مفترش العلباء تشتمنی عند النبی فلم تصدق ولم تصب

ان تبغضونا فان الروم اصلکم والروم لا تملک البغضاء للعرب

فان سوددنا عود وسوددکم موخر عند اصل العجب والذنب

(اے قیس) تو ہمیشہ بخل کے ساتھ مجھ کو نبی کے سامنے برا کہتا رہا اور تو بڑا دروغ گو ہے۔ اگر تم لوگ ہم سے بغض رکھتے ہو تو کیا پروا روم تمہاری اصل ہے اور روم والے اہل عرب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے میں سب سے آگے رہتی ہے اور تمہارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے کے آخر میں رہتی ہے۔

یہ عمرو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سجاح (نامی عورت) کی جب اس نے دعوی نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد اس کے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائب ہوئے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ ان کو مکحل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے ان کے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا حلے پھیلا دیئے گئے۔ اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہی کا ہے۔

ذرینی فان البخل یا ام هیثم　　لصالح اخلاق الرجال سروق

لعمرک ما ضاقت بلاد با هلها　　ولکن اخلاق الرجال تضیق

اے ام ہاشم مجھے معاف کر کیونکہ بخل آدمی کی اچھی باتوں کو چھپا دیتا ہے قسم تیری جان کی کوئی شہر تنگ نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی بری عادتیں تنگی پیدا کر دیتی ہیں۔

ان کی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبداللہ بن عمر بن اہتم تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۳۔ حضرت عمروؓ بن ایاس

ابن ایاس۔ یہ انصاری ہیں۔ بنی سالم بن عوف سے ہیں۔ احد کے دن شہید کیے گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۴۔ حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید

حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید بن جشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوذان سے ہیں ان کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوذان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۵۔ حضرت عمروؓ بن ایفع

حضرت عمروؓ بن ایفع بن کرب ناعطی۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ مالک بن ایفع کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے مالک بن حمرہ بن ایفع بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۳۸۶۶۔ حضرت عمروؓ بن بجاد اشعری

حضرت عمروؓ بن بجاد۔ کنیت ان کی ابو انس تھی، اشعری ہیں۔ عمرو بن عبدالسلام بن عمران بن ابی انس نے خدیجہ بنت عمران بن ابی انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابو انس سے جن کا نام عمرو بن بجاد اشعری ہے روایت کی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے یہاں ابر (یعنی بادل) کا نام عنان ہے اور رعد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی آواز ہے جو سحاب کو ڈانٹتا ہے اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۶۷۔ حضرت عمروؓ بن بداح قیسی

حضرت عمروؓ بن بداح قیسی۔ ان کا ذکر مشرج بن خالد کی حدیث میں ہے۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشرج بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبیؐ نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھیا سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشرج وہاں سے ہجرت کر گئے اور وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بداح کے لئے چھوڑ گئے جن کے بارے میں شاعر کا یہ شعر ہے۔

وانی لمختار الجهاد وتارک	لعمرو بن بداح کتیب الفوارس

میں جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اور سب مال و متاع عمرو بن بداح سردار شہسواروں کے لئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے مگر نہ ان کا اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہونا صرف ایک شعر میں ان کا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔

۳۸۶۸۔ حضرت عمروؓ بن بعکک

حضرت عمروؓ بن بعکک۔ ان کی کنیت ابوالسنابل ہے۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۹۔ حضرت عمروؓ بکالی

حضرت عمروؓ بکالی صحابی ہیں شماران کا اہل شام میں ہے۔ بنی بکال بن دعمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن کہلان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں ان کا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے۔ کنیت ان کی ابوعثمان تھی۔ ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ابوتمیمہ کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جوق در جوق لوگ ایک شخص کی زیارت کے لئے جارہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان کا نام عمرو بکالی ہے (چنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا) میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا انگلیاں کیسے کٹیں معلوم ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ وہ نبیؐ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں کہ جو تمہیں نماز اور زکوۃ کا حکم دیں تو تم لوگوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کا برا کہنا تم پر حرام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۷۰۔ حضرت عمروؓ بن بکر

حضرت عمروؓ بن بکر۔ جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابوالجعد ضمری کا ہے۔ قبیلہ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قبیلہ بنی ضمرہ میں ان کا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی ان کا نام اور نسب اسی طرح لکھا ہے ابوحاتم بن حبان نے ان کا نام ادرع بیان کیا ہے۔ اور ابوعیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ بخاری نے ابوالجعد ضمری کا ذکر نہیں کیا۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوالجعد بیٹے ہیں جنادہ بن مراد بن عبدکعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ کے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل

حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن عمیر ہے۔ کنیت ان کی ابولیلی تھی انصاری ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ داؤد کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ بلال ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عمیر کے نام میں انشاء اللہ اس سے زیادہ آئے گا۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ مہاجرین سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۲۔ حضرت عمروؓ بن بینا

حضرت عمروؓ بن بینا۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے صالح نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں تبوک میں رسول اللہؐ سے ملا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۳۔ حضرت عمروؓ بن تغلب

حضرت عمروؓ بن تغلب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ان کے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا منتہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال ربعی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضیل بن ابی النصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے (ایک روز) ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول اللہؐ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دے دیتے ہیں کہ ان کو نہ دیا جائے گا تو وہ رنجیدہ ہوں گے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلب ہیں اور آپ نے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجار کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال بہت بڑھ جائے گا جس کے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے کتابت کا رواج اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سدوس سے تھے اسود بن عبداللہ اہل یمن سے اور بشیر بن خصاصیہ اور عمرو بن تغلب قبیلہ نمر بن قاسط سے اور فرات بن حیان بنو عجل سے۔ لیکن اس میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ نمر سے ہیں تو بکر سے نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ ان کے حلیف ہوں لیکن حلیف ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۴۔ حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی

حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی۔ ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان عمرو سے کوئی واقف ہو۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۷۵۔ حضرت عمروؓ بن ثابت اوسی

حضرت عمروؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ یہ عمرو اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ حذیفہ بن یمان کے بہن کے بیٹے تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے انہیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ ایسے جنتی ہیں جنہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے ابوشقیق مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون جنتی ہے جس نے اللہ کے لئے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے ان کا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوتے تھے مگر جب غزوۂ احد پیش آیا تو خود بخود ان کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو معرکہ میں تلاش کرنا شروع کیا تو ان کو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہے لوگوں نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہیں یہ یہاں کیوں آئے (یہ تو کافر تھے) پس لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے عمرو تم کیوں یہاں آئے کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کے لئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے انہوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتل کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن وقش بن اصیرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے ان کے دادا کا نام نہیں ہے علاوہ اس کے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زغبہ اور زعوار رہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن اقیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر ہم نے وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابوداؤد سجستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں۔

۳۸۷۶۔ حضرت عمروؓ بن شمّی

حضرت عمروؓ بن شمی۔ سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جب کہ انہوں نے اہل رائے سے مشورہ لیا تھا اہل نہاوند پر لشکر کشی کی رائے دی تھی۔ عمرو بن شمی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء بن یزید جہنی سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید نہ ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابن مندہ نے ان کو جہنی انصاری کہا ہے اور سند کو یوں بیان کیا ہے وہب بن عطاء بن یزید بن شبیب بن عمرو بن ثعلبہ جہنی۔

۳۸۷۸۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہیں رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے۔

۳۸۷۹۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت ان کی ابو حکیم یا ابو حکیمہ ہے انصاری خزرجی ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوۂ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہو گئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ بدر میں شریک تھے اور ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ سے مقام سیالہ میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے تعجب ہے کہ انہوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا جبکہ حالت بھی ایک ہے' سند بھی ایک' حدیث بھی ایک پھر آخر کونسا فرق ہے کہ دو واقعے بنا دیئے۔ پھر مزید یہ کہ پہلے کو جہنی انصاری کہا ہے انصاری ہیں تو مدینہ کے رہنے والے ہوئے پھر سیالہ میں ملاقات کیسی یقیناً صحیح وہی ہے جو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔ واللہ اعلم

حکیمہ: حاء کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر ھاء ہے۔

۳۸۸۰۔ حضرت عمروؓ ثمالی

حضرت عمروؓ ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یمانی۔ ان کی حدیث شہر بن حوشب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ نے میرے ہمراہ کچھ ہدی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو اس کو ذبح کر دینا اور اس کے پیروں کو اس خون سے رنگ (مصلحت اس میں یہ تھی کہ ایسا کرنے سے لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ ہدی کا جانور ہے اس کا گوشت غیر مستحقین کو نہ کھانا چاہیے۔) دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو وہیں چھوڑ دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۱۔ حضرت عمروؓ بن جابر جنی

حضرت عمروؓ بن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہم نے ان کا تذکرہ محض حافظ ابو موسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ دیا ورنہ ہم نہ لکھتے اور انہوں نے طبرانی کی اقتداء میں لکھا ہے۔ اور ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ کوئی تذکرہ چھوڑنا نہیں۔ بہر حال اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر تھا۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نبہان عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ سلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لئے جا رہے تھے جب ہم مقام عرج میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ہم لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے کہا اس سانپ کو کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اس نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے وہ قوم جن کے ان نو آدمیوں میں سے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص تھا جو رسول اللہؐ کے حضور میں قرآن سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا ہم تمہیں دیں ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہ لیں گے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۲۔ حضرت عمروؓ بن جبلہ

حضرت عمروؓ بن جبلہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابوعبید نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد لے کر حاضر ہوئے تھے۔ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ سعید ابرش کلبی جو ہشام بن عبدالملک کے مصاحب سے تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۸۸۳۔ حضرت عمروؓ بن جدعان

حضرت عمروؓ بن جدعان۔سعید مقبری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن جدعان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جدعان جب تم کپڑا مول لو تو اس کو جانچ لیا کرو اور جب جوتی مول لو تو اس کو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۸۴۔ حضرت عمروؓ بن جراد

حضرت عمروؓ بن جراد۔ ربیع بن بدر نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سعد کو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۵۔ حضرت عمروؓ بن جموح

حضرت عمروؓ بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر نہیں کیا۔احد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ عبداللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سالے بہنوئی تھے۔شعبی نے روایت کیا ہے کہ انصار کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ جد بن قیس مگر اس میں کچھ بخل ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون سا مرض ہوگا لہٰذا (تمہارا سردار یہ گھونگھر والا سفید آدمی یعنی عمرو بن جموح ہے اسی واقعہ کی طرف شاعر نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

وقال رسول اللہ والحق قولہ — لمن قال منا من تسمون سیدا
فقالوا لہ جد بن قیس علی التی — نبخلہ فیھا وان کان اسودا
فتی ما تخطی خطوۃ لدنیۃ — ولا مد فی یوم الی سوأۃ یدا
فسود عمرو بن الجموح بجودہ — وحق لعمرو بالندی ان یسوّدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا جاءه السوال اذهب ماله   قال خذوه انه عائد غدا

رسول اللہ نے فرمایا اور ان کا قول سچا ہے جب کہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگوں نے کہا جد بن قیس کو باوجود کہ ان کے مزاج میں بخل ہے جد بن قیس ایسے شخص ہیں کہ کبھی کسی برائی پر ان کا قدم نہیں اٹھا نہ کبھی انہوں نے کسی برائی کی طرف ہاتھ بڑھایا پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار بنایا بوجہ ان کی سخاوت کے زیادہ مستحق تھے جب کوئی سوال کرتا تو اپنا کل مال دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مال پھر کل آ جائے گا۔

معمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار بشر بن براء بن معرور ہے، ہم ان کا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سرداروں اور اشراف سے تھے انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنالیا تھا جس کا نام مناف تھا اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے جب قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے جس میں ان کے بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں شریک تھے یہ لوگ رات کے وقت ان کے بت کو لے کر بنو سلمہ کے گڑھے میں ڈال آیا کرتے تھے جس میں غلیظ (گندگی) وغیرہ پڑتا تھا صبح کو عمرو جب اس بت کو نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اس کی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اس کو جا کر ڈھونڈتے تو گڑھے میں پاتے اس کو دھوتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر مجھ معلوم ہو جائے کہ یہ حرکت کس کی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لے کر اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہٰذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو تو خود اپنی حفاظت کر لے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب شام ہوئی تو مسلمان پھر پہنچے اور انہوں نے وہ تلوار اس کی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس بت کو باندھ کر ایک کنویں میں جس میں نجاست ڈالی جاتی تھی اس کو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہے اس کی تلاش میں نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت الٰہی نے ان کی دستگیری کی اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمرو اسلام لے آئے اور اللہ کی معرفت ان کو حاصل ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے جن میں اس بت کا بھی ذکر ہے اور خدا کا شکر بھی اس کی رشد و ہدایت پر ادا کیا ہے۔

تاالله لو كنت الها لم تكن   انت وكلب وسط بئر فى قرن

اف لمصرعک الها مستدن   الآن فتشناک عن سوء الغبن

فالحمد لله العلى ذى المنن   الواهب الرزق وديان الدين

هو الذى انقذنى من قبل ان   اكون فى ظلمة قبر مرتهن

اللہ کی قسم اگر تو معبود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر نہ ہوتا۔ کیا بری جگہ تو پڑا ہے اب ہم تجھے ترک کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے جو احسان کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی۔

ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن جموح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو غزوۂ بدر کی ترغیب دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توانہوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگران کے بیٹوں نے رسول اللہ کی اجازت لے کران کو روکا وجہ یہ تھی کہ ان کے پیر میں لنگ تھا مگر جب غزوۂ احد درپیش ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے دیا لیکن اب غزوۂ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکو ان کے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو معذور کیا ہے (آپ ارادہ شرکت نہ کیجئے) پس یہ رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوۂ احد میں جانے سے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں چلوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں معذور کیا ہے جہاد تم پر فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر ان کو منع نہ کرو تو کچھ حرج نہیں شاید اللہ ان کو شہادت نصیب کرے پس انہوں نے اپنے ہتھیار اٹھا لئے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور نامراد بنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب احد کے دن یہ شہید ہوئے تو ان کی بی بی ہند جو حضرت جابر کی پھوپھی تھیں آئیں اور انہوں نے ان کی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رسول اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے ان کو جنت میں اسی طرح لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمرو بن جموح کے چار بیٹے تھے اور وہ چاروں رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد کے دن جب مسلمانوں کا شبہ زائل ہوا تو انہوں نے اور ان کے بیٹے خلاد نے کافروں پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت عمروؓ بن جندب ودا عی

حضرت عمروؓ بن جندب ودا عی کنیت ان کی ابوعطیہ ہے۔ علی عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابوعطیہ ودا عی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہوگی تم کو ثواب نہ ملے گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷۔ حضرت عمروؓ جنی

حضرت عمروؓ۔ قوم جن سے تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ احمد بن سعید بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو جنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق جنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز صبح پڑھی تھی جس میں آپ نے سورۂ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدے کئے تھے۔ ان کا تذکرہ چونکہ ابوموسیٰ نے لکھا تھا لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا لیکن ذکر نہ کرنا بہتر تھا تعجب ہے کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند صحیح سے منقول نہیں ایسا ہی ہے تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے تھے جن کے نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔

۳۸۸۸۔ حضرت عمروؓ بن جہم

حضرت عمروؓ بن جہم بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی خزیمہ اور ان کے والد جہم سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ جعفر نے اس حدیث کو یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبد الدار بن قصی سے جہم بن قیس بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

۳۸۸۹۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر قرشی

حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر بن شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مکہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عامر تھا اور کنیت ابو نافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی۔ یہ ابن اسحاق اور واقدی کا قول تھا مگر ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابن ابی شداد بن ربیعہ بن اہیب بن ضبہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عمروؓ بن حارث مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے تھے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلقی ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبیؐ کے بھائی تھے ان سے ابو وائل اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو رسول اللہؐ کی زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی لونڈی چھوڑی اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز آپ نے صرف ایک سفید خچر چھوڑا تھا اور کچھ ہتھیار اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابو موسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اس کے بعد ان کا تذکرہ لکھیں گے ابو موسیٰ نے ان سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ ابن مسعود کے لہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمر بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابوموسیٰ نے روایت کی ہے اس میں شک نہیں کہ ان کی دوگنا غلطی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہو اور ابو نعیم نے ان کی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابونعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی ان کو بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ لکھی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ان کو غزوۂ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے شعبان ۵ ہجری میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ اوطاس فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں ہوا ہے پس ضرور ہے کہ نبیؐ نے ان سے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۱۔ حضرت عمروؓ بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ، انصاری۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۳۸۹۲۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق۔ ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول اللہ ؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی وغیرہما سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی اور ابوعبداللہ بن محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد صریفینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زہیر نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول اللہ ؐ اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ خچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زمین جو صدقہ تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس کی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اس کو دیکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ

حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ غزوۂ احد میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ عدوی نے واقدی سے نقل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۹۴۔ حضرت عمروؓ بن حبیب

حضرت عمروؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے عمرو بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے یہ چوری کی ہے اور حدیث پوری ذکر کی یہ حدیث ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رواحہ سے انہوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وہ بندہ نامراد ہے جس کے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۵۔ حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی

حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ جب قبیلہ زبید کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو ارتداد سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی عمرو بن فحیل انہیں کا نام ہے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔

۳۸۹۶۔ حضرت عمروؓ بن حریث قرشی

حضرت عمروؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ان کی ابو سعید ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا یہ سعید بن حریث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبداللہ میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انہوں نے ایک گھر بنا لیا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنہوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوہ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خرید و فروخت میں دعا دی تھی چنانچہ انہوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے بڑے کارنامے نمایاں ہوئے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمانی نے نضر یعنی ابو عمر خزاز سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے عمرو بن حریث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید بن حریث رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اس وقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا ہمیں فقیہ ابو الفضل مخزومی نے اپنی سند ابو یعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول اللہؐ کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی ان کی وفات ۸۵ میں ہوئی، ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۷۔ حضرت عمروؓ بن حریث

حضرت عمروؓ بن حریث۔ ابو یعلی موصلی نے ان کا تذکرہ عمرو بن حریث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوخیثمہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابویعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورقی یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جس قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازوئے اعمال میں ہوگا۔ ابویعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابوہانی یعنی حمید بن ہانی خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی اور عمرو بن حریث وغیرہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے بال گھونگھر والے ہوں گے تم ان کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہوں گے اور بحکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ مراد آپ کی اس قوم سے مصر کے قبطی تھے۔ ابوخیثمہ اور ابویعلی نے جو دیکھا کہ عمرو ان سے اہل مصر فضائل میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

۳۸۹۸۔ حضرت عمروؓ بن حزابہ بن نعیم

حضرت عمروؓ بن حزابہ۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معروف بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبیؐ غزوۂ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۹۔ حضرت عمروؓ بن حزم انصاری

حضرت عمروؓ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم النجاری۔ بعض لوگ ان کا نسب مالک بن جشم بن خزرج کے خاندان میں اور بعض ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔ کنیت ان کی ابوضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ ان کا خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا اہل نجران کا تعلق بنو حارث بن کعب سے ہے۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی ان سے پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل نجران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جس میں فرائض اور سنن اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہؐ نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اترو اور اس قبر کو تکلیف نہ دو ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۱ اور بقول ۵۳ بقول بعض ۵۴ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب مدینہ میں وفات پائی صحیح یہ ہے کہ ۵۰ کے بعد ان کی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انہوں نے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انہوں نے حضرت عمر بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور نضر بن عبداللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۰۔ حضرت عمروؓ بن حسان

حضرت عمروؓ بن حسان۔ ان کا تذکرہ سبز کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۳۹۰۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اس میں ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۲۔ حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی

حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی ثم اللیثی۔ انہیں رسول اللہؐ نے بنی قیس پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عمال مرتد ہوئے تو عمرو بن حکم اور امرأالقیس بن اصبع ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

۳۹۰۳۔ حضرت عمروؓ بن حماس لیثی

حضرت عمروؓ بن حماس لیثی۔ ان کا تذکرہ غیر محفوظ ہے سفیان نے ابن ابی ذیب سے انہوں نے حارث بن حکم سے انہوں نے عمرو بن حماس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عورتوں کو بیچ سڑک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ ان کو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو وکیع نے ابن ابی ذیب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث نے حکم سے انہوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور کہا ہے کہ بقول بعض ان کی کنیت ابوعمرو بن حماس ہے اور یہی مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۰۴۔ حضرت عمروؓ بن حمام انصاری

حضرت عمروؓ بن حمام بن جموح، انصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولو اواعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون** (ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آتے ہیں تا کہ تم ان کو جہاد میں جانے کے لئے سواری دو اور تم کہہ دیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہیں ہے پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں) یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۳۹۰۵۔ حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان اسلمی

حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان، اسلمی۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں آئے تھے بعد اس کے انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپ نے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوعہ میں جو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے تو ایک لونڈی عرب کی ان کو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے ان کو بہکایا اور یہ اس سے متلوث ہو گئے اور یہ محصن نہ تھے بعد اس کے ان پر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبیؐ کے حضور میں واپس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے ان پر حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو سو درہ مارے نہ بہت سخت ہوں نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۶۔ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے برسر فراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمٰن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عمار دہنی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا سر مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ عمرو بن حمق کو گرفتار کر لاؤ مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئے گا تو ان کا سر کاٹ کے بھیج دیا ابوزکریا کہتے تھے کہ مجھ سے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے نکاح میں آمنہ بنت شرید تھیں حضرت معاویہ نے ان کو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور ان کی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر ان کی حالت بہت خراب ہو گئی انہوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان کے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمدم رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب تم نے ان کا سر میرے پاس تحفہ میں بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جا سکتا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ان کا انتقال نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی ان میں طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے رفاعہ سے کہہ دیا کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اس کے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا ان کا قتل ۵۰ ہجری میں ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ قاری یعنی ابوعمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سدی نے رفاعہ بن شداد قتبانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے ایک تکیہ میرے قریب ڈال دیا اور (دوسرے تکیہ کی طرف اشارہ کر کے) کہا کہ اگر (یہ بدنصیب آخر میں دعویٰ نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لے کر آتے ہیں۔) میرے بھائی جبریل اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے تو میں یہ تکیہ تمہارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سن کر مجھے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اس کی گردن مار دوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھ سے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن کسی مومن کو اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو میں اس قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے جس کی تعمیر ابوعبداللہ سعید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۶ ہجری میں شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۷۔ حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی مسند میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبال اور کوشیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انصار میں سے ایک شخص جن کو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور ان کو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہے اور مجھے سانپ کا منتر معلوم ہے چنانچہ وہ منتر انہوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ بچھو کا منتر جانتے تھے ان سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ پہنچائے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۸۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ انصاری

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۰۹۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ اسدی

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن منتفق اسدی۔ اور بعض لوگ ان کو اشعری کہتے ہیں حضرت ابو سفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے عبد الرحمٰن بن غنم اشعری نے روایت کی ہے۔ ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن غنم سے انہوں نے عمرو بن خارجہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اس کا لعاب میرے شانوں پر ٹپک رہا تھا وہ پاگر کرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے میراث میں ہر حق دار کا حق قائم کر دیا ہے لہٰذا اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر ملیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے بھی ان کو جمحی بیان کیا ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند ابوبکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے مطرح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبیداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عمرو بن خارجہ جمحی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسدی کہتے ہیں نیز انہوں نے ان سے ایک حدیث نماز کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

۳۹۱۰۔ حضرت عمروؓ (مولیٰ خباب)

حضرت عمروؓ۔ حضرت خباب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ

حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ۔ مکحول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اس کا فیصلہ کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۱۲۔ حضرت عمروؓ بن خلاس

حضرت عمروؓ بن خلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ انصاری اوسی ہیں بعض لوگ ان کو خزرجی کہتے ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے شرکائے بدر میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۳۔ حضرت عمروؓ بن خلف قریشی

حضرت عمروؓ بن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تیمی۔ عمرو کا نام مہاجر بن قنفذ بھی ہے۔ مہاجر کا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ میم کی ردیف میں آئے کیونکہ یہ مہاجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۴۔ حضرت عمروؓ بن رافع مزنی

حضرت عمروؓ بن رافع مزنی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو ظہر کی نماز کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث بواسطہ عمرو بن رافع کے ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۱۵۔ حضرت عمروؓ بن ربعی انصاری

حضرت عمروؓ بن ربعی۔ کنیت ان کی ابوقتادہ تھی۔ انصاری ہیں محمد بن سعد نے واقدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نعمان بن ربعی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث بن ربعی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۶۔ حضرت عمروؓ بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن ربیعہ۔ سعید نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ قیس بن ہمام نے عمرو بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو میں تم کو اللہ عزوجل وحدہ لاشریک لہ کی طرف بلاتا ہوں وہ ایسا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کو دفع کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۷۔ حضرت عمروؓ بن رباب قریشی

بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمیر تھا۔ مہاجرین حبش سے ہیں واقعہ عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۸۔ حضرت عمروؓ بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن زائدہ بن اصم۔ انہیں کی کنیت ابن ام مکتوم ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن قیس بن شریح بن مالک تھا۔ ان کی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ ابواسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جو شخص ہجرت کر کے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے ان کے بعد ابن ام مکتوم آئے اور ابوالبختری طائی نے ابن ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اہل حجرات آگ دہک رہی ہے اور فتنے (امنڈتے ہوئے) مثل تاریک شب کے چلے آرہے ہیں اگر تم لوگ جان لیتے جو میں جان رہا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت روتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۱۹۔ حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری

حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری۔ ابراہیم بن علاء حمصی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی سائب سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک عمرو بن زرارہ آئے ایک تہ بند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے مگر تہ بند ان کا ٹخنوں سے نیچا تھا نبیؐ نے اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھالیا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو وہ نبیؐ کی طرف ملتفت ہوئے اور عرض کیا رسول اللہؐ میری پنڈلیاں باریک ہیں (اس سبب سے میں نے تہ بند نیچی کر لی ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اے عمرو بن زرارہ اللہ نیچی تہ بند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔اس حدیث کو ابن نافع نے اسماعیل بن فضل سے انہوں نے یعقوب بن کعب سے انہوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۰۔حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی

حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی۔ان کا حال ان کے والد کے نام میں ردیف زے میں گزر چکا ہے۔یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ان سے ان کے بیٹے سعید اور سبیعی نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۱۔حضرت عمروؓ ابوزرعہ

حضرت عمروؓ۔کنیت ان کی ابوزرعہ تھی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد زیات سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جوان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم ان کو جا کر سلام کریں گے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اے اہل قبا کچھ پتھر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے آپ نے ان پتھروں سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا اور انہوں نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت حباب کے غلام تھے اس کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۲۔حضرت عمروؓ بن ابی زہیر

حضرت عمروؓ بن ابی زہیر بن مالک بن امرأالقیس انصاری۔ابن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۲۳۔حضرت عمروؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمروؓ بن سالم بن کلثوم خزاعی۔یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام بن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ شاعر تھے یہ شعر انہی کا ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی

مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ بن زبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول اللہؐ کے پاس گئے جب کہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی اپنے موزوں کئے ہوئے آپ کے سامنے پڑھے وہ اشعار یہ ہیں۔

لا ھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الا تلدا
کنت لنا ابا وکنا ولدا ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللہ نصر اعتدا وادع عباد اللہ یاتوامددا
فیھم رسول اللہ قد تجردا ان سیم خسفا وجھہ تربدا
فی فیلق کالبحر یجری مزبدا ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک الموکدا وزعموا ان لست تدعو احدا
وھم اذل و اقل عددا قد جعلوا لی بکداء رصدا
ھم بیتونا بالوتیر ھجدا فقتلونا رکعا و سجدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی۔ اے محمد آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی۔ پس میں رسول اللہ کی پوری مدد کروں گا اور بندگان خدا کو مدد کے لئے بلاؤں گا۔ ان میں رسول اللہ ہیں ایسے رحیم کہ خوف خدا سے ان کا چہرہ متغیرہ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ دریا پر کف بہہ رہا ہے یا اللہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلافی کی اور تیرا وعدہ توڑ دیا اور کہتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلاتا اور وہ لوگ بہت ذلیل وقلیل ہیں انہوں نے مقام کدا میں ہمارے لئے کمین گاہ قائم کی ہے۔ انہوں نے مقام وتیر میں ہم پر شب خون مارا اور بحالت نماز ہمیں قتل کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک ٹکڑا ابر کا آسمان پر نمودار ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یارسول اللہ یہ ابر بنی کعب کی فتح کی خوشخبری سنا رہا ہے اسی وقت سے رسول اللہؐ نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش بے خبر مخفی رہے تاکہ یکایک آپ وہاں پہنچ جائیں اس کے بعد آپ تشریف لے چلے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۴۔ حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ

حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ بن سالم۔ قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔ جو جھنڈے رسول اللہؐ بنی کعب کے لئے باندھ دیئے تھے ان کو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاھم انی ناشد محمدا معہ تما اشعار کہے۔

ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق اس قدر ہے کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے شاید ابوموسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ میں دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب ان کا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں شاید ان کو دو سمجھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابوعمر نے جو نسب بیان کیا ہے اس میں سالم بن کلثوم ہے اور اس تذکرہ میں سالم بن حضیرہ بیان کیا گیا ہے مگر در حقیقت یہ ایک قسم کا اختلاف ہے جیسا کہ اور نسبوں میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ جو شعر ان کی طرف ابوموسیٰ نے منسوب کیا ہے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ہم یہاں پر ابن کلبی کا وہ کلام نقل کئے دیتے ہیں جس سے ان دونوں کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور غنم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہیں کہ سعد بن ملیح کی اولاد سے عبداللہ بن خلف بھی تھے اور ان کا نسب اور ان کے بیٹے طلحہ بن عبداللہ کا نسب بیان کیا ہے جو طلحۃ الطلحات کے لقب سے ملقب تھے نیز انہوں نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ بن سالم شاعر جن کا یہ شعر ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا   حلف ابینا وابیہ الا تلدا

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں تذکرہ ایک ہیں واللہ اعلم۔

۳۹۲۵۔ حضرت عمروؓ بن سالم

حضرت عمروؓ بن سالم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور حزام بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ انس بن زنیم نے آپ کی ہجو کی ہے پس نبیؐ نے ان کی جان بخشی فرمائی۔

۳۹۲۶۔ حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی

حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمران بن ہزان رہاوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہاوی مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو نبیؐ نے ان کے لئے ایک جھنڈا بنوا دیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لے کر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے جب یہ نبیؐ کی طرف چلے تو انہوں نے یہ اشعار نظم کئے تھے۔

الیک رسول اللہ من سرو حمیر   اجوب الفیافی سملقا بعد سملق

علی ذات الواح اکلفھا السری   تخب برحلی تارۃ ثم تعنق

فمالک عندی راحۃ او تحلحلی   بباب النبی الھاشمی الموفق

عتقت اذا من حلہ بعد حلہ   وقطع دیامیم وھم مورق

آپ کے پاس اے خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سرونامی محلّہ سے میں آیا ہوں جنگلوں کو قطع کرتا ہوا بیابانوں کو طے کرتا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہوں اونٹ کے کجاوہ پر بیٹھ کر اس کو ہانکتا تھا کبھی وہ سست چلتا اور کبھی تیز چلنے لگتا تھا۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اب تجھے آرام نہ ملے گا یہاں تک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پہنچادے۔ میں نے اس سفر میں بہت سے کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے جنگل قطع کیے اور کتنے مصائب اٹھائے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۷۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس تک انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ بنی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ انہوں نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لمبا تھا ان کو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لے کر ان کے شکم پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیر اس کے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے (پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے، تو آدمی چل ہی نہیں سکتا۔) ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے جوان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۳۹۲۸۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ

حضرت عمروؓ بن سراقہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وادی القریٰ میں ان کو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ حافظ ابوعبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں تعجب انگیز بات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لامحالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۹۔ حضرت عمروؓ بن ابی سرح

حضرت عمروؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے یہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقدی اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال کو بھی نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات مدینہ میں بعہد خلافت حضرت عثمان ۳۰ ہجری میں ہوئی طبری نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۰۔ حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جن کی وفات سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا۔ کنیت ان کی ابوواقد تھی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے واقد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ نے ایک قبا پہنی جس میں ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ ان کی اولاد میں سے محمد بن حصین عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۱۔ حضرت عمروؓ بن سعد

حضرت عمروؓ بن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۹۳۲۔ حضرت عمروؓ بن سعد ابوکبشہ

حضرت عمروؓ (ابوکبشہ) بن سعد۔ کنیت ان کی ابوکبشہ ہے انماری۔ یحییٰ بن یونس اور سعید قرشی نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۳۔ حضرت عمروؓ بن سعدی

حضرت عمروؓ بن سعدی۔ قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں۔ بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں اترے تھے جس کی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول اللہؐ میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے ہیں پھر اس وقت سے آج تک ان کا پتہ نہ ملا ابن شاہین نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۹۳۴۔ حضرت عمروؓ بن سعواء

حضرت عمروؓ بن سعواء۔ بعض لوگ کہتے ہیں شعواء یافعی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے سلیمان بن زیاد اور ابو معشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس قتبانی سے انہوں نے ابو معشر حمیری سے انہوں نے عمرو بن شعواء یافعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی وہ یہ لوگ ہیں کتاب اللہ پر زیادتی کرنے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اس کو ذلت دینے والا جس کو خدا نے عزت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۵۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر انصاری

حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر بن زید بن عطاف اوسی انصاری۔ جعفر نے ان کا تذکرہ شرکائے بدر میں کیا ہے ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ سے اس میں غلطی ہوگئی ہے کہ انہوں نے ان کے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ ان کے والد کا نام معبد ہے اور انہوں نے خود بھی عمرو بن سعید اور عمیر بن معبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہم نے بھی ان دونوں ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۳۶۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص قریشی

حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھیں انہوں نے اور ان کے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقدی نے جعفر بن محمد بن خالد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد بنت سعید بن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانے کے کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت خیبر میں تھے یہ ۷ ہجری کا واقعہ ہے پس عمرو نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک میں شریک ہوئے نبیؐ نے ان کو خیبر کے میوہ جات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ جب یہ اور ان کے بھائی خالد اسلام لائے تو ان کے تیسرے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے یہ اشعار کہے ان کے والد سعید مقام ظریبہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الا لیت میتا بالظریبۃ شاھدا — لما یفتری فی الدین عمرو و خالد

اطاعا بنا امر النساء و اصبحا — یعینان من اعدائنا من یکابد

کاش مقام ظریبہ کا مردہ اس وقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین میں کیا افترا کر رہے ہیں ہمیں عورتوں کی راہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چلانا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابوبکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جمادی الاولیٰ ۱۳ ہجری میں ہوئے تھے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۷۔ حضرت عمروؓ ابوسعید انصاری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ انصاری ہیں شرکائے بدر میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے وکیع نے سعد بن سعید تغلبی سے انہوں نے سعید بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۸۔ حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی

حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ حاتم بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انہوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہم نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی

حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی۔ حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے قاسم یعنی ابو عبدالرحمٰن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابواحمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول اللہؐ کے ہمراہ سوا عباس اور ابوسفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و حجر ہمیں پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا آ رہا ہے پس میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آ کر میں نے دم لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۴۰۔ حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت ان کی ابوالاعورتھی سلمی ہیں۔ان کی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن ہصص سے۔یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مدار انہیں پر تھا۔مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انہوں نے پایا تھا نبیؐ سے یہ حدیث جوانہوں نے روایت کی ہے مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوائے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان سے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۱۔حضرت عمروؓ بن سفیان عوضی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔یہ عوضی ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن سلیم ہیں۔ان تذکرہ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے۔اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ تابعی اور ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ان بشر بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۴۲۔حضرت عمروؓ بن سفیان محاربی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔محاربی ہیں۔انہوں نبیؐ سے احادیث کو سنا ہے۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی اسناد کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے جراح بن مخلد قزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے روح بن جمیل ابومحمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تیری نبیذ کے لیے روغنی برتن استعمال کرتی ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔اور اس کو بکر بن سہل نے جراح سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور عمرو بن سفی کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۳۔حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن ابی سفیان۔ان کی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ

حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حدرد یعنی سلامہ بن عمرو اسلمی کے والد ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے ابو حدرد اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اور ابو قتادہ اور محلم بن جثامہ کو ایک چھوٹا سا لشکر دے کر اضم کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو عامر بن اضبط اشجعی ملا اور اس نے ان کو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اس کے یہ آیت نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا (اے مسلمانو! جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو (بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو) اس حدیث کو ابو خالد اصم نے ابن اسحاق سے انہوں نے ابن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد سے۔ اور اس کو یونس بکالی نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

۳۹۴۵۔ حضرت عمروؓ بن سلمہ جرمی

حضرت عمروؓ بن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لای بن قدامہ جرمی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو برید تھی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بن کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا لہٰذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز اب تک پڑھاتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قوم کے لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ برید: باء موحدہ کے ضمہ اور راء مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۴۶۔ حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی

حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے قیس بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے آباواجداد (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے بنی عامر کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہے جو درختوں کے پتے کھا رہا ہے اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ کا پتھر ہے جس سے نہریں بہہ رہی ہیں اور میں نے بنی تمیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینہ ہے کہ اس کے قریب کوئی نہیں جاسکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول اللہؐ نے فرمایا ان کا ذکر نہ کرو ان کے سر بڑے ہیں ثابت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں بنی عامر کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان میں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہے اور غطفان کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان کے مزاج میں سختی اور سخاوت ہے۔

۳۹۴۷۔ حضرت عمروؓ بن سلیم

حضرت عمروؓ بن سلیم۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے ابواسحاق یعنی محمد وغیرہ نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابوقتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے یہ حدیث ابوقتادہ کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

۳۹۴۸۔ حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی

حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشمعل بن ایاس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۴۹۔ حضرت عمروؓ بن سمرہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس قریشی عبشمی۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی ہیں۔ اقطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ میں نے فلاں شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہم نے ان کا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عمرو بن سمرہ کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ وہ وہی شخص ہیں جن کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب اقطع۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں اور انہوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابوزکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں شاید ان کو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابونعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں ان کو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور ان کے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے نامراد ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے بشر پر مہربانی کرنے کی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انہوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کو دو سمجھتے ہیں اگر انہوں نے ابن مندہ کے کلام کے علاوہ کہیں اور سے معلوم کیا ہو تو ممکن ہے کہ یہ دو ہوں اسی واسطے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ان کا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن حبیب اہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن حبیب سے عمرو اور کریز پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمٰن بھی ہیں وہ صحابی ہیں۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں حبیب کے ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۳۹۵۰۔ حضرت عمروؓ بن سنان خدری

حضرت عمروؓ بن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابوسعید خدری نے لکھا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوۂ خندق میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدرہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام عمرو بن سنان تھا انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میرا نیا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبیؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۱۔ حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ثم الظفری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت ان کی ابولبید تھی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ واقعہ جسر میں شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کی چوری کی تہمت ان کو لگائی گئی تو اللہ عزوجل نے ان کی براءت اپنی کتاب مقدس میں نازل فرمائی ومن یکسب خطیئة او اثماثم یرم به بریئا الآیہ۔ پس رسول اللہؐ نے ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہاری براءت نازل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کی کنیت ابولبید لکھی یہ غلط ہے ان کا نام لبید بن سہل ہے انہیں کی بابت بنی ابیرق نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رفاعہ بن زید عم قتادہ بن نعمان کا کچھ غلہ اور ان کی زرہ چرائی تھی حالانکہ خود بنی ابیرق نے یہ حرکت کی تھی پس اللہ عزوجل نے ان کی براءت نازل فرمائی۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں سے تھے جن کا لقب بنی ابیرق تھا اور انہوں نے چوری والا قصہ بیان کیا بنی ابیرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہے وہ ایک شخص ہم میں کا ہے جو مسلمان اور نیک بخت ہے جب لبید نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر میں سورۂ نساء میں مذکور ہے اور صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے لبید کے نام میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ ابوزکریا کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ابولبید کنیت عمرو کی ہے شاید ان کو کسی غلط نسخہ میں ایسا ملا ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۵۲۔ حضرت عمروؓ بن سہل انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل۔ انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے سنا کہ آپؐ صلہ رحمی کی ترغیب دلاتے تھے۔ ان کی حدیث حنان بن سدیر نے عبدالرحمن بن غسیل انہوں نے ان عمرو سے مرسلا روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

حنان: حاء مہملہ کے فتحہ اور دو نونوں کے ساتھ ہے۔

۳۹۵۳۔ حضرت عمروؓ بن شاس

حضرت عمروؓ بن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویبہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی مجاشع بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن شاس اسلمی ہیں اور اس کے سوا ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں، حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے آدمی تھے۔ شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بیوی ام حسان کے بارے میں کچھ اشعار کہتے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھیں اور ان کو ستایا کرتی تھیں اور عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابا لھوان ومن یرد   عرار العمری بالھوان لقد ظلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان کنت منی اوتریدین صحبتی فکونی لہ کالسمن ربت لہ الارم
والا فسیری سیر راکب ناقۃ تیمم غیثا لیس فی سیرہ امم
وان عرار ان یکن غیر واضح فانی احب الجون ذاالمنکب العمم

اس نے عرار کوذلیل کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ قسم اپنی جان کی جو عرار کو ذلیل کرنا چاہے وہ ظالم ہے۔اے ام احسان اگر تو میری ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو مثل آفتاب کے ہو جا جس کی روشنی سے چمڑے بنتے ہیں ورنہ میں تجھ سے مثل سوار ناقہ کے علیحدہ ہو کر چل دوں گا اس کی رفتار میں سستی نہ ہوگی۔اور اگر عرار خوبصورت نہیں تو نہ سہی میں ایسے سیاہ فام کو پسند کرتا ہوں۔جس کے شانے چوڑے ہیں۔

عرار کا رنگ سیاہ تھا۔عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کے درمیان صلح کرا دیں گے مگر یہ نہ ہوا لہٰذا انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی بعد اس کے نادم ہوئے اور یہ اشعار کہے۔

تذکر ذکری ام حسان فاقشعر علی دبر لما تبین ما ائتمر
تذکرتہا وہنا وقد حال دونہا رعان وقیعان بہا الماء والشجر
فکنت کذات البو لما تذکرت لہا ربعا حنت لمعہدہ سحر

جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل حال معلوم ہوا۔اب میں اس کو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت حجابات ہیں۔اب میں مثل اسی نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی۔

یہ عرار وہی ہیں جن کو حجاج نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کا سر دے کر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں تو ان کو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان یکن غیر واضح فانی احب الجون ذالمنکب العمم

عرار اگر خوبصورت نہیں ہیں تو نہ سہی میں ایسے سیاہ فام کو دوست رکھتا ہوں جس کے شانے چوڑے ہوں۔

عرار نے کہا اے امیرالمومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے واللہ میرا نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزوں کئے ہیں۔

اذا نحن ادلجنا وانت امامنا کفی لمطایا نابو جہک ہادیا
الیس تزید العیس خفۃ اذرع وان کن حسری ان تکون اماما

جب ہم سفر میں ہوں اور تم ہمارے پیشرو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کے لئے کافی ہے۔ہر مسافر طی مسافت کو چاہتا ہے مگر میری خواہش ہوتی ہے کہ تم میرے ہم پیشرو ہو۔

یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جن کو وہ فخراً احنف میں قیس کے سامنے پڑھتے تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انہوں نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا انہوں نے اس سفر میں مجھ پر کچھ ظلم کیا جس پر مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب میں لوٹا تو میں نے مسجد نبوی میں ان کی شکایت بیان کی اس کی خبر نبیؐ کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عمرو میری طرف دیکھو اے عمرو! واللہ تم نے مجھے اذیت دی میں نے کہا آپ کو اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۵۴۔ حضرت عمروؓ بن شبل ثقفی

حضرت عمروؓ بن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے۔ حبیبہ بنت مطعم بن عدی ان کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے مقبل بن خویلد کی لڑکی سے نکاح کیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۵۵۔ حضرت عمروؓ بن شراحیل

حضرت عمروؓ بن شراحیل۔ طبرانی نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اللہ مدد کر اس کی جو علی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اس کی جو علی کی بزرگی کرے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۳۹۵۶۔ حضرت عمروؓ بن شرحبیل

حضرت عمروؓ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرحبیل ہمدانی نہیں ہیں کنیت ان کی ابومیسرہ ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی نے اپنی سنن میں ابوکریب سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں الخ ابوزکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شرحبیل سے ابوعطیہ وداعی نے جن کا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم رہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اس کا گناہ نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۵۷۔ حضرت عمروؓ (ابوشریح)

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوشریح ہے۔ خزاعی ہیں یحییٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۳۹۵۸۔ حضرت عمروؓ بن شعبہ

حضرت عمروؓ بن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۳۹۵۹۔ حضرت عمروؓ بن شعواء

حضرت عمروؓ بن شعواء یافعی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن سعواء کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۳۹۶۰۔ حضرت عمروؓ بن صلیع

حضرت عمروؓ بن صلیع محاربی۔ صحابی ہیں ان سے صخر بن ولید نے روایت کی ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے جن کا نام عمرو بن صلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۶۱۔ حضرت عمروؓ بن طفیل

حضرت عمروؓ بن طفیل۔ قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے ان کی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے مدد لیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب لڑائی کا وقت آتا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹا دیتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے ان کے والد اسلام لائے تھے اس کے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن ان کا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال ان کے نام میں گزر چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۶۲۔ حضرت عمروؓ بن عم طفیل

حضرت عمروؓ بن عم طفیل بن عمرو بن طریف۔ ان کا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوہ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ مجھ سے علیحدہ رہو کیونکہ میں مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمہارا ہے وہی میرا ہے۔

۳۹۶۳۔ حضرت عمروؓ بن طلق جنی

حضرت عمروؓ بن طلق۔ قوم جن سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو جنی کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۴۔ حضرت عمروؓ بن طلق انصاری

حضرت عمروؓ بن طلق بن زید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثر بدر میں شریک تھے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۶۵۔ حضرت عمروؓ بن عاص

حضرت عمروؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ والدہ ان کی نابغہ بنت حرملہ تھیں قبیلہ بنی جلان بن عتیک بن اسلم بن یذکر بن عنزہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی عمرو بن اثاثہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبدقیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے ان کی والدہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمٰی بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عنزہ سے تھیں عرب کی کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکاظ میں بیچ ڈالی گئی تھیں ان کو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر ان سے عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید لیا تھا بعد ان کے عاص بن وائل کے پاس آئیں اور ان سے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انہیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان ان کے ملک میں ہیں ان کو واپس کر دیں مگر نجاشی نے اس کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اے عمرو! محمد (ﷺ) تمہارے) چچا کے بیٹے (ہیں ان) کا حال تم سے کیوں مخفی ہے اللہ کی قسم وہ خدا کے سچے رسول ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبیؐ کی طرف چلے اور نجاشی کے پاس ہی اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی طرف ہجرت کی بعض نے کہا ہے کہ خیر والے سال اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر ۸ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انہوں نے نجاشی کے پاس سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر کچھ توقف ہو گیا بعد اس کے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اس کے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے ان سے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوۂ ذات السلاسل میں بھیج دیا تھا جہاں ان کے والد کے ماموں رہتے تھے۔ ان کی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ سے تھیں یہ وہاں اس لئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور جہاد پر آمادہ کریں چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جس میں تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے نبیؐ سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے ایک اور لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے غزوۂ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سرزمین پر ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا کہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں ان کے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں ان کو رسول اللہؐ نے بھیجا تھا کہ ان کی وجہ سے تالیف بھی ہو گی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جس کو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انہیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انہوں نے رسول اللہؐ سے اور مدد مانگی پس آپ نے ان کی مدد کے لئے ابوعبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے بھیجا اور ابوعبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابوعبیدہ روانہ ہو گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمہارے متعلق ہے وہی میرے متعلق کیا گیا ہے ابوعبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں اے عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا کہ اے عمرو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہٰذا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں تمہارا کہنا مانوں گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمہارے اوپر سردار ہوں ابوعبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ اور ان کو رسول اللہؐ نے عمان کا عامل بنایا تھا اور یہ وہاں رسول اللہؐ کی وفات تک رہے۔

ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشرح بن ہاعان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کی فتوحات میں شریک رہے اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اس کے حضرت عمر نے ان کو سردار لشکر بنا کر مصر کی طرف بھیجا اور انہوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمر کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمان نے بھی ان کو چار سال حکومت مصر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمان پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور ان کے معین بن گئے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کا حال بہت مشہور ہے واقعہ تحکیم میں ایک حاکم یہ بھی تھے پھر حضرت معاویہ نے ان کو مصر بھیجا چنانچہ انہوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علی کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر سے نکال دیا حضرت معاویہ نے ان کو مصر کا حکم بنا دیا یہاں تک کہ ۴۳ھ میں اور بقول بعض ۴۷ھ اور بقول بعض ۴۸ھ اور بقول بعض ۵۱ھ میں وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہے۔ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادروں میں سے تھے مصر میں ان کی وفات شب عید الفطر میں ہوئی ان کے بیٹے عبداللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو مقام مصطم میں دفن کیا بعد اس کے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ اشعار جو انہوں نے عمارہ بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں ان کے اور عمارہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جس کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے۔

اذا المرء لم یترک طعا ما یحبه ولم ینه قلبا غاویاً حیث یُمما

قضی وطرا منه وغادر سبة اذا ذکرت امثالها تملا الفما

جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا نہ چھوڑے اور گمراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی معشوق سے بیوفائی کرے کہ جس کے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔

جب زمانہ ان کی وفات کا قریب آیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ بے شک تو نے مجھے حکم دیا تو میں نے تیری فرمانبرداری نہ کی اور تو نے مجھے روکا تو میں نہ رکا پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کر میں گنہگار ہوں میرا عذر قبول فرما میں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن شماسہ نے ان سے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص کی وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں ان کے بیٹے نے کہا کہ بحمد للہ آپ کی بہت اچھی حالت تھی اور رسول اللہؐ کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو تم نے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول اللہؐ کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہؐ سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مر جاتا تو لوگ کہتے تھے کہ خوشخبری ہو عمرو کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے ان کے لئے جنت کی امید ہے تیسری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ میرے لئے مضر ہو یا مفید۔ میں جب مر جاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنوں گا اور میرے اوپر ہر طرف سے مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس بیٹھنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جاتا ہے میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے کیا گفتگو کروں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابوعثمان نہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہاد نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوقیس مولیٰ عمرو بن عاص سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے تب بھی اس کو ایک ثواب ملتا ہے ابوالفضل کہتے تھے یہ حدیث میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ حضرت عمرو بن عاص کا قد پست تھا۔

۳۹۶۶۔ حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ البکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ ظمیا۔ بنت عبدالعزیز بن مولہ اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا مولہ سے انہوں نے ہوذہ کے دونوں بیٹوں عرس اور عمرو بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے رہنے کے مقامات میں معافیاں دی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۶۷۔ حضرت عمروؓ بن عامر انصاری

حضرت عمروؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمیر تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا غزوۂ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے چلا یکایک قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۶۸۔ حضرت عمروؓ بن عبدالاسد مخزومی

حضرت عمروؓ بن عبدالاسد۔ کنیت ان کی ابوسلمہ مخزومی تھی۔ سعید نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبدمناف ہے اور بقول بعض عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ہم نے ان کا حال عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبدمناف غالباً ان کا جاہلیت کا نام ہوگا ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۶۹۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم

حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم۔ تابعی ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۰۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شانے کا گوشت کھایا بعد اس کے آپ کھڑے ہو گئے اور کلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام ہے بخاری نے ان کی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۳۹۷۱۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی۔ جعفر نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول اللہؐ میں سے عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن عبداللہ بن ام حرام اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوابی تھی اور ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۳۹۷۲۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں قیس بن حصین بن قنان ذوالغصہ اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۳۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری۔ کنیت ان کی ابوعیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ اثیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبیداللہ بن عیاض کے دادا ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونے کے باعث سے حنین سے روانگی کے وقت آپ نے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جعرانہ سے عمرہ کر کے لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تہائی وصیت کی حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۹۷۴۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ عامری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ بن ابی قیس عامری۔ بنو عامر بن لوی سے ہیں۔ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۵۔ حضرت عمروؓ بن عبدالحارث

حضرت عمروؓ بن عبدالحارث۔ یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو حازم تھی۔ قیس کے والد تھے جعفر نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ نام ان کا عبدعوف بن حارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۶۔ حضرت عمروؓ بن عبد عمرو بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن عبد عمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن عبدود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن سحاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۷۔ حضرت عمروؓ بن عبد نہم اسلمی

حضرت عمروؓ بن عبد نہم اسلمی۔ یہ وہی ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہؐ کو راہ بتاتے تھے پس انہوں نے ثنیۃ الحنظل کے راستہ پر چلنا شروع کیا رسول اللہؐ کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثنیۃ الحنظل پر جا کر ٹھہر گئے رسول اللہؐ نے فرمایا ثنیہ کی مثال بالکل اس دروازہ کی سی ہے جس کی بابت اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۸۔ حضرت عمروؓ بن عبسہ

حضرت عمروؓ بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے ہیں عبسہ بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی کے مازن بن مالک کی والدہ بجلہ بنت ہناہ بن مالک بن فہم ازدیہ ان کی اولاد ان کی طرف بھی منسوب ہے تھیں لہٰذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور بجلی بھی ہیں کنیت ان کی ابو نجیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہم سے ابوالفرج ابن ابوالرجاء ثقفی نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسلام حبشی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن عبسہ سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ بتوں کی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ اے عمرو مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں مکے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول ان سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اس وقت وہ طواف کرنے کے لئے آتے ہیں پس میں کعبہ کے اندر پردوں کے پاس سو رہا یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکل کر گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور خونریزی نہ کی جائے اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی اتباع کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر صدیق) اور ایک غلام (یعنی زید ابن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اسلام کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں میں چوتھا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ ہی رہوں گا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ جب تم کو میری ہجرت کی خبر ملے تو تم میرے پاس آ جانا چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک کہ ایک قافلہ یثرب کا آ نکلا میں نے ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے ان لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (ﷺ) مکے سے نکل چکے ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہنچا حضرت سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکے میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمرو جس وقت مدینہ پہنچے غزوۂ بدر اور احد اور خندق ہو چکا تھا۔ پھر انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اس کے شام چلے گئے ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوامامہ باہلی اور سہل بن سعد ساعدی نے اور منجملہ تابعین کے ابوادریس خولانی اور سلیم بن عامر اور کثیر ابن مرہ اور عدی بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے) ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر بھی مارے خواہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچالے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۹۔ حضرت عمروؓ بن عبید اللہ حضرمی

حضرت عمروؓ بن عبید اللہ حضرمی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے حسن بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبید اللہ جو نبیؐ کے صحابی تھے بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اس کے بعد کلی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذ کرہ لکھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نبیؐ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے لیکن ان کی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبداللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرمی تھے اور ان کے حلیف انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۸۰۔ حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل

حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل۔ اہل حجاز میں شمار کیے گئے ہیں۔ اس کا ذکر محمد بن اسمٰعیل نے بشر بن حکم سے روایت کر کے بیان کیا ہے عاتکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سعد کی بہن نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ دونوں آپ کے چچا کے لڑکے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے لڑکے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لے کر اپنی گود میں بٹھالیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۸۱۔ حضرت عمروؓ بن عثمان قریشی

حضرت عمروؓ بن عثمان بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرشی تیمی۔ ان کی ماں ہند بنت بیاع بن عبد یالیل بن عنزہ بن سعد بن لیث بن بکر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعہد خلافت عمرؓ بن خطاب شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۲۔ حضرت عمروؓ عجلانی

حضرت عمروؓ عجلانی۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا اس تذکرہ کو لکھ چکے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر پاخانہ یا پیشاب کے لئے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمرو کے نام میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۹۸۳۔ حضرت عمروؓ بن عطیہ

حضرت عمروؓ بن عطیہ۔ طبرانی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے عمرو بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور محنت و مشقت کی تمہیں ضرورت نہ رہے گی اور تیر اندازی محض کھیل کے طور پر رہ جائے گی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۸۴۔ حضرت عمروؓ (ابوعطیہ) سعدی

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوعطیہ ہے سعدی ہیں ان سے ان کے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب سے پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اس کو بجا صرف کیا یا بے جا) آپ نے مجھ سے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۳۹۸۵۔ حضرت عمروؓ بن عقبہ

حضرت عمروؓ بن عقبہ۔ سعید نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مکحول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلے گا آگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائے گا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں ان کو عمرو بن عبسہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن نیار انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۶۔ حضرت عمروؓ بن ابی عقرب

حضرت عمروؓ بن ابی عقرب۔ ان کا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے شبابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انہوں نے سلیط اور ایوب فرزندان عبداللہ بن یسار سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عقربہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عقرب کو کہتے سنا کہ واللہ نہیں پایا میں نے کچھ ان عہدوں سے جن پر مجھ کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جو از قسم معقد تھے وہ دونوں کپڑے میں نے اپنے مولی کیسان کو دے دیئے اس کو شبابہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان کو حرمی بن حفص نے خالد سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۷۔ حضرت عمروؓ بن عقیش

حضرت عمروؓ بن عقیش جاہلیت میں ان کا ایک حریف تھا جوان کو اسلام سے روکتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا ہے اور ان کی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن اقش ہیں اور بعض نے وقش کہا ہے اور بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۹۸۸۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہؐ نے پائخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اس کو ایک جماعت نے ایوب سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول اللہؐ سے نقل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے اس کو عاصم بن ہلال نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابونعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں ان کو عمرو عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا ہے اور ان سے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے ان کا تذکرہ دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہے۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا۔ حالانکہ ان کے دادا ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ اور حق انہی کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۳۹۸۹۔ حضرت عمروؓ بن ابوعمرو قرشی

حضرت عمروؓ بن ابوعمرو بن شداد فہری۔ بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں ان کی کنیت ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقدی کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے تو ان کی عمر بتیس برس کی تھی اور ۳۶ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے اور سعید نے واقدی سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے ان کو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابوزبیر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت مومن ہونے کے زنا نہیں کرتا تو کہا میں نے خود نہیں سنا مگر مجھ کو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کو سنا ہے۔

۳۹۹۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی۔ ان کی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ہلال بن عامر رافع بن عمرو مزنی سے راوی ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد منیٰ میں نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خچر پر سوار ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہؐ ہیں پس میں نے قریب جا کر آپ کی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اس پر میں ہاتھ پھیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اپنی ہتھیلی کو آپ کے دونوں قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا گویا مجھے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خنکی اب تک محسوس ہو رہی ہے اس کو محمد بن حمید نے علی بن مجاہد سے انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۹۱۔ حضرت عمروؓ بن عمیر

حضرت عمروؓ بن عمیر ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ان کو عمرو بن عمیر، اور بعض نے عمیر بن عمرو، اور بعض نے عامر بن عمیر، اور بعض نے عمارہ بن عمیر، اور بعض نے عمرو بن بلال، اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہیں جس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید مدینی سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ تین روز تک غائب رہے صرف نماز فرض کے لئے باہر تشریف لاتے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ پس ہم لوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے تو ہم لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے۔ تحقیق میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجد اور کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھ کو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اس قدر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ہم اعراب سے پورا کر دیں گے۔ اس کو یحییٰ سیلحینی نے ضحاک بن نبراس سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمرو بن حزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۲۔ حضرت عمروؓ بن عنمہ

حضرت عمروؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلمی ہیں۔ غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے اور یہ ثعلبہ بن عنمہ کے بھائی ہیں یہ انہیں رونے والوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیہ کریم **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما حملکم علیه تولوا و اعینهم تفیض من الدمع الایه** (ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری دو تم نے ان سے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۳۔ حضرت عمروؓ بن عوف انصاری

حضرت عمروؓ بن عوف انصاری۔ یہ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو سہیل مولی لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ان کا حلیف بیان کیا ہے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں اور ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخرمہ نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ہم سے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہما اپنی سندوں کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن معمر اور یونس نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں ہمراہ رسول اللہؐ کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبیؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو (بحرین) کی طرف روانہ فرمایا تھا تو وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابوعبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے گئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کے کچھ لانے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اس کی امید رکھو واللہ میں تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دی جائے گی جیسا کہ تم سے اگلوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تم کو بھی ہلاک کرے گی جیسا اگلوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۴۔ حضرت عمروؓ بن عوف مزنی

حضرت عمروؓ بن عوف بن زید بن ملیحہ، اور بقول بعض ملحہ۔ بن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس ابن مضر۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے مزنی ہیں۔ یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے تھے خندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں (اپنی شرکت نہ ہونے کے سبب) روتے تھے۔ ان کا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جس کے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے دادا ہیں ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ قعنبی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسماعیل بن ابی اویس نے کثیر سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا عمرو مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے جب نبیؐ ہجرت مدینہ میں تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ ہم سے ابراہیم بن محمد اور بہت سے لوگوں نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نافع نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت کے پہلے کہیں اور ان کا انتقال مدینہ میں حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ میں ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۵۔ حضرت عمروؓ بن عوف یربوع

حضرت عمروؓ بن عوف بن یربوع بن وہب بن جراد۔ انہوں نے درخت کے نیچے (بیعۃ الرضوان والی) بیعت کی تھی۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے بھی لکھا ہے۔

۳۹۹۶۔ حضرت عمروؓ بن غزیہ

حضرت عمروؓ بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں پھر مازنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...یں بیعت عقبہ میں اس کے بعد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ حجاج بن عمرو بن غزیہ اور حارث اور عبدالرحمٰن اور زید اور سعید ...کے والد ہیں ان سب لڑکوں میں حارث بڑے تھے اور وہ صحابی بھی ہیں اور حجاج کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حجاج اور حارث ...کے سوا ان کے اور کسی لڑکے کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوصالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول اقم الصلوٰۃ ...طرفی النھار (نماز پڑھو دن کے اول و آخر وقت میں) کے متعلق روایت ہے کہ عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ...کھجور بیچا کرتے تھے۔ پس ایک عورت کھجور خریدنے کو آئی وہ عورت ان کو پسند آ گئی انہوں نے اس سے کہا کہ مکان کے اندر اس ...سے اچھی کھجوریں ہیں تو میرے ہمراہ چل میں تجھے اس میں سے دوں جب وہ ان کے ہمراہ مکان کے اندر گئی تو انہوں نے اس پر ...دست اندازی کی جو کام مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں ان میں سے سوا مجامعت کے کوئی کام نہیں چھوڑا جب ان کی شہوت ساقط ...ہوئی تو یہ اپنے فعل پر نادم ہوئے پھر غسل کر کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ...نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تم پر کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا۔ پس رسول اللہؐ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر ...جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام ان کی توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لے کر آپ کے پاس آئے۔ پھر فرمایا ...اقم الصلوۃ طرفی النھار (قائم کرو نماز دن کے دونوں وقت)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۷۔ حضرت عمروؓ بن غنم

حضرت عمروؓ بن غنم بن مازن بن قیس بن ابی صعصہ خزرجی ہیں۔ جعفر نے ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تولوا و اعینھم تفیض من الدمع نازل ہوا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۸۔ حضرت عمروؓ بن غیلان

حضرت عمروؓ بن غیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف بن منبہ ہے ثقفی ہیں ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ان کے والد غیلان بالاتفاق صحابی ہیں ان سے ابوعبداللہ بن مشکم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلی بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے انہوں نے ابوعبیداللہ مسلم بن مشکم سے انہوں نے عمرو بن غیلان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یااللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد کم عنایت فرما اور اس کے دل میں اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور اس کے اعمال بد کے مکافات اس کو دنیا ہی میں دے دے اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق نہ جانے تو اس کو مال اور اولاد زیادہ دے اور اس کی عمر کو زیادہ کر دے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو (حضرت) معاویہ کے نامور مددگاروں میں سے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے انتقال اور سمرہ بن جندب کے معزول کرنے کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس چند ماہ تک انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے وہاں قیام کیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۹۔ حضرت عمروؓ ابو فراس لیثی

حضرت عمروؓ۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے لیثی ہیں۔ ابو یحییٰ تیمی نے سفیان بن وہب سے انہوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث کے جن کا نام فراس بن عمرو تھا ان کے سر میں سخت درد ہوا تو ان کے والد آپ کو رسول اللہؐ کے حضور میں لے گئے اور ان کے دردِ سر کی حالت آپ سے بیان کی۔ پس رسول اللہؐ نے فراس کو اپنے پاس بلایا ان کی دونوں آنکھوں والی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً دردِ سر جاتا رہا۔ پھر انہیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ حملہ کرنا چاہا تو ان کے والد نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف بن وہب ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۰۰۔ حضرت عمروؓ بن فغواء

حضرت عمروؓ بن فغواء بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ علقمہ کے بھائی ہیں۔ ان کو بعض نے ابن ابی فغواء بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نوح بن یزید بن سیار مؤدب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحاق نے عیسیٰ بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے مجھے ابوسفیان کے پاس کچھ مال دے کر مکہ بھیجنا چاہا کہ میں اس مال کو قریش میں تقسیم کر دوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے کسی کو تلاش کر لو۔ اسی اثناء میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تم کو ساتھی کی تلاش ہے میں نے کہا ہاں وہ بولے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب ان کی قوم کی آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ بکر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان نہ کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۱۔ حضرت عمروؓ بن قاری

حضرت عمروؓ بن قاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا۔ یہ عمرو بن قارۃ سے ہیں مسعود بن عامر بن ربیعہ کی اولاد کو بنو قارہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے یہ ہشام بن کلبی قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰۲۔ حضرت عمروؓ بن قرۃ

حضرت عمروؓ بن قرۃ۔ نبیؐ سے ملے تھے عبدالرزاق نے بشر بن نمیر سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے پاس تھا کہ عمرو بن قرہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھ دی ہے میری روزی دف بجانے پر مقدر ہے پس آپ مجھے کھانے کی اجازت دیجئے سوا ان امور کے جو فحش ہوں ان کو نہ گاؤں گا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تجھے اجازت ملے گی نہ بزرگی اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے حلال رزق دیا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر مجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے سزا دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۳۔ حضرت عمروؓ بن قیس عبدی

حضرت عمروؓ بن قیس اشج عبدی کے بھانجے تھے۔ قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے کیفیت اس کی یوں ہے کہ اشج نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اس کے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات ان سے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۴۔ حضرت عمروؓ بن قیس جدی

حضرت عمروؓ بن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف، انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو یونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم۔ اصم کا نام جندب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معیص بن عامر بن لوی قریشی عامری، ابن ام مکتوم نابینا مؤذن یہی ہیں۔ ان کی والدہ ام مکتوم تھیں نام ان کا عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم تھا۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم۔ قیس کی بہن تھیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ مصعب اور زبیر کا قول ہے انہوں نے مصعب بن عمیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض بدر کے کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی انہیں رسول اللہؐ نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جب کہ آپ غزوات میں تشریف لے جاتے تھے منجملہ ان کے غزوۂ ابواء میں اور بواط میں اور ذوالعشیر میں اور جب کہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں قبیلہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے اور غزوۂ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حمراء الاسد میں اور نجران میں اور ذات الرقاع میں اور جب بدر کی طرف آپ تشریف لے چلے تب بھی ان کو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور اسی معرکہ میں یہ شہید ہوئے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ قادسیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر ان کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ قتادہ نے جو انس سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات معلوم نہ ہوں گے واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے عمرو بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰۶۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زید انصاری

حضرت عمروؓ بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم، انصاری نجاری۔ کنیت ان کی ابو عمر اور ابو الحکم ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابو معشر اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ بنی نجار کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کو بدری لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے قتل کیا تھا ان کے والد قیس اور نیز ان کے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم عمرو بن سواد کہا ہے اور زید کو ساقط کر دیا ہے۔ اور ابن مندہ نے عمرو بن قیس نجاری کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۰۷۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک

حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۰۸۔ حضرت عمروؓ بن کعب یمامی

حضرت عمروؓ بن کعب یمامی اور بعض لوگ ان کو کعب بن عمرو کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں لیث بن ابی سلیم نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف کے دادا صخر بن عمرو تھے اور بعض نے بیان کیا کہ کعب بن عمرو ہیں۔

۴۰۰۹۔ حضرت عمروؓ بن مازن

حضرت عمروؓ بن مازن۔ قبیلہ بنی خنساء بن مبذول سے ہیں انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ عمرو بن غنم خنساء کے دادا ہیں جن کی طرف بنی خنساء بن مبذول بن غنم منسوب ہیں ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے شاید ان سے کوئی چیز رہ گئی ہے ابن مندہ نے ان کو شرکا بدر میں بیان کیا ہے حالانکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں بنو خنساء کے دو آدمیوں کا ذکر کیا ہے ایک ابوداؤد مازنی جن کا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہے اور دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ جبکہ ان کو صحابہ میں شمار کیا جا رہا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہے یہ صحیح ہے۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابوداؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہے اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہے ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہٰذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت نقل کی ہے جس میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ہے ابن اسحاق کے شاگردوں میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا ہے۔

۴۰۱۰۔ حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی

حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالنصر مولیٰ عمر بن عبیداللہ بن معمر سے انہوں نے عمرو بن مالک اشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو کچھ وصیت فرمایئے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جبل الخمر میں رہنا اختیار کرو میں نے پوچھا کہ جبل الخمر کیا چیز ہے فرمایا کہ سرزمین محشر (یعنی ملک شام) اور تم سریۃ النفل کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ جائیں گے اور اگر ان کو غنیمت ملے گی تو آپس میں خیانت کریں گے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۱۔ حضرت عمروؓ ابو مالک اشعری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو مالک تھی۔ اشعری تھے یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور بقول بعض ان کا نام حارث بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ ان سے عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۲۔ حضرت عمروؓ بن مالک اوسی

حضرت عمروؓ بن مالک اوسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الکتاب ایک حرف ہے بلکہ الف ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام عوف بن مالک ہے بعض لوگ ان کو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ ردیف ہمزہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۴۰۱۳۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر عامری

حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب ان کا ملاعب الاسنہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے ابواحمد زبیری سے انہوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبیؐ کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کے لئے بھیجا تھا۔ اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم سے انہوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۴۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید

حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس۔ ان کا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری ہے۔ یہ رؤاسی کوفی تھے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شیخ سے جن کا نام طارق تھا انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا (آپ مجھ سے کچھ ناراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھ سے راضی ہو جایئے پس تین بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا واللہ یارسول اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی راضی ہو جایئے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رؤاسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عمرو بن مالک اوسی رؤاسی کا حال اس تذکرہ میں بھی لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔ اور یہاں بھی لکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دو شخص ہیں یا ایک ہے جبکہ حدیث بھی ایک ہی ہے۔

۴۰۱۵۔ حضرت عمروؓ بن محصن

حضرت عمروؓ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے پے در پے آنے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی آئے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا نا موافق ہوئی عمرو بن محصن بھی انہیں میں سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے عمرو بن محصن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے یہ بھی ہیں کہ پانی برسے اور پیداوار کم ہو اور قراء زیادہ ہوں اور فقہا کم ہوں امراء زیادہ ہوں مگر اہل امانت کم ہوں لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں جبکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۱۶۔ حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ انصاری۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے والد کے نام میں لکھیں گے انہوں نے نبیؐ کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اس کو ابن شاہین نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۱۷۔ حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری

حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مقام مارت میں جانے کے لئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب ان کو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہو گیا تو انہوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے ان کا لقب مارت مشہور ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۸۔ حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی

حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عباس بن مرداس کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندرہ آدمی تھے جن کے نام ہیں (۱) ابوسفیان بن حرب (۲) اقرع بن حابس (۳) عیینہ بن حصن فزاری (۴) سہیل بن عمرو عامری (۵) حارث بن ہشام مخزومی (۶) حویطب بن عبدالعزیٰ خاندان بنی عامر بن لوی سے (۷) سہیل بن عمرو جہنی (۸) ابوالسنابل بن بعکک (۹) حکیم بن حزام قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے (۱۰) مالک بن عوف نصری (۱۱) صفوان بن امیہ (۱۲) عبدالرحمٰن بن یربوع خاندان بنی مالک سے (۱۳) جد بن قیس سہمی (۱۴) عمرو بن مرداس سلمی (۱۵) علاء بن حارث ثقفی ان میں سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یربوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے صالح بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے مگر تین ناموں میں غلطی ہو گئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور سہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جد بن قیس سہمی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اس کو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

۴۰۱۹۔ حضرت عمروؓ بن مرہ عبس جہنی

حضرت عمروؓ بن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ ان کو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابومریم ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بہت قوموں کو ناگوار گزرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ اکثر مشاہد میں شریک رہے۔ شام میں رہتے تھے ان سے عیسیٰ بن طلحہ اور سبرہ بن معبد اور مضرس بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوحسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اپنا دروازہ فقراور مساکین اور صاحبان حاجت کے لئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل بھی آسمان کے دروازے اس کی حاجت وضرورت کے لئے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس نشست رکھتے تھے اور ان سے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

الآن حین شرعت فی حوض التقی وخرجت من عقد الحیاۃ سلیما

ولبست اثواب الحلیم فاصبحت ام الغوایۃ من ھوای عقیما

میں نے اب پرہیز گاری کے حوض میں تیرنا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی گھاٹیوں سے صحیح سالم نکل آیا۔ میں نے علم کا جامہ پہن لیا ہے شیطان میرے گمراہ ہونے سے مایوس ہو گیا۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۰۔ حضرت عمروؓ بن مسبح طائی

حضرت عمروؓ بن مسبح بن کعب بن طریف بن عصر بن غنم بن جاریہ بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلامان بن ثعل طائی ثعلی۔ ثعل بن عمرو بن غوث بن طئی کی طرف منسوب ہیں۔ عرب کے تیرانداز لوگوں میں سے تھے ڈیڑھ سو سال کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی خدمت میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امرأالقیس نے اپنے اس شعر میں انہیں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

رب رام من بنی ثعل مخرج کفیہ من سترہ

اکثر تیرانداز قبیلہ بنی ثعل کے اپنے ہاتھ آستین سے نکالنے والے ہیں۔

حضرت عمروؓ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبیؐ کی وفات سے پہلے انہوں نے انتقال کیا یا اس کو قتیبی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

عصر: عین اور صاد کے ساتھ ہے۔ ثوب: ثاء مثلثہ کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مسبح: میم کے ضمہ، سین کے فتحہ اور باء موحدہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۲۱۔ حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی

حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمر بن مسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے نہ عمرو کی۔

۴۰۲۲۔ حضرت عمروؓ بن مطرف انصاری

حضرت عمروؓ بن مطرف بن عمرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ۔ انصاری ہیں خاندان بنی عمرو بن مبذول سے۔ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی عمرو بن مبذول سے عمر بن مطرف بن عمرو بھی تھے۔ یونس نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے ان کا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدائے احد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن علقمہ بن ثقف ہے انصاری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۴۰۲۳۔ حضرت عمروؓ بن مطعم

حضرت عمروؓ بن مطعم۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آرہے تھے کہ یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر کھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو کیا تم لوگ مجھے بخیل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کے برابر مجھے بکریاں مل جائیں تو میں سب تم لوگوں کو دے دوں تم نہ مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد۔ ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو ان کے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زبیری نے اس کو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۴۔ حضرت عمروؓ بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن معاذ بن نعمان، انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۲۵۔ حضرت عمروؓ بن معبد انصاری

حضرت عمروؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی ضبیعی۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ ان کو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ وہ بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۶۔ حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن زبیدی

حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن عبداللہ بن عمرو بن حصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام منبہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد عشیرہ بن مذحج زبیدی مذحجی۔ کنیت ان کی ابو ثور تھی۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے حصم کے عصم بیان کیا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عشیرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے اور قبیلہ مراد میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہیں کے ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم ۹ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو اسود عنسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے ان کی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر نے ان کو باندھ کر ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے ان سے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار ہو کر آتے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انہوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور کبھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق نے ان کو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے اس کے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابوبکر نے ان کو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے ان کو عراق کی طرف حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ ان کے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور اس میں کارنمایاں کئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ تشنگی کی شدت میں ان کا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہاوند کی شرکت کے بعد ۲۱ ہجری میں انہوں نے وفات پائی نہاوند کے قریب ایک موضع روذہ نامی ہے وہیں ان کی وفات ہوئی کسی شاعر نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

لقد غادر الرکبان یوم تحملوا — بروذۃ شخصا لا جبانا ولا غمرا

فقل لزبید بل لمذحج کلھا — رزئتم ابا ثور قریعکم عمرا

ان سے شراحیل بن قعقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے تلبیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمدو النعمة لک والملک لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے۔

لبیک تعظیما الیک عذرا ۔ ھذی زبید قداتتک قسرا
تغدوبها مضمرا شزرًا ۔ یقطعن خبتا وجبالا وعرا
قدترکوالا وثان خلفوا صفرا

ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑی دور سے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئے ہیں اور اپنے گناہوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔

مگر اب ہم الحمدللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول اللہ ؐ نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ جب تم دونوں یکجا ہو تو علی سردار ہیں اور جب جدا ہو تو تم میں سے ہر ایک سردار ہے پس یہ دونوں یکجا ہوئے عمرو بن معدیکرب کو ان دونوں کے آنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہنچ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ میں ابوثور ہوں میں عمرو بن معدیکرب ہوں تو حضرت علی اور خالد دونوں ان کی طرف چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدی کرب نے جوان دونوں کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھ سے ڈرتے ہے مگر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہیں عمرو بن معدیکرب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ان کے عمدہ اشعار میں سے یہ دو شعر ہیں۔

امن ریحانه الداعی السمیع ۔ یورقنی واصحابی هجوع
اذا لم تستطع شیئاً فدعه ۔ وجاوزه الی ما تستطیع

پکارنے والے باخبر کی آواز مجھے سلا رہی ہے اور میرے اصحاب بیدار ہیں۔ اے مخاطب جب تو کسی کام کو نہ کر سکے تو اس کو چھوڑ دے اور جو کام کر سکتا ہو اس کو کرو۔

نیز ان کے عمدہ اشعار میں یہ شعر بھی ہیں۔

اعاذل عدتی بدنی ورمحی ۔ وکل مقلص سلس القباد
اعاذل انما افنی شبابی ۔ اجابتی الصریخ الی المنادی
مع الابطال حتی سل جشمی ۔ واقرح عاتقی حمل التجاد
ویبقی بعد حلم القوم حلمی ۔ ویفنی قبل زادالقوم زادی
تمنی ان یلاقینی قبیس ۔ وددت وایـنـمـا منی و دادی
فمن ذا عاذری من ذی سفاه ۔ یرود بنفسه شر المراد
ارید حیاته ویرید قتلی ۔ عذیرک من خلیک من مراد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے عاذل میرا سامان میرا جسم (زور مند) اور میرا نیزہ ہے اور وہ اونچا گھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو۔ اے عاذل میں اپنی جوانی اس بات میں صرف کرتا ہوں کہ جو فریاد کرتا ہو اس کی فریاد سنوں۔ بہادروں کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ میں دبلا ہو گیا ہوں اور میرے شانے تلوار اٹھاتے اٹھاتے جب کسی میں برداشت کی قوت نہیں رہتی تو میں برداشت کرتا ہوں اور کھانا سب سے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قیس مجھ سے ملے مگر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے پس اس بیوقوف کی طرف سے کون شخص سمجھنے سے معذرت کر سکتا ہے جو ایک بری آرزو رکھتا ہے۔ میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کا خواہش مند ہے اے مخاطب مجھے کون سی خواہش پسند ہے۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر بقول مشہور یہ عمرو بن معدیکرب ہی کے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۷۔ حضرت عمروؓ بن میمون اودی

حضرت عمروؓ بن میمون اودی کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور سو حج کئے تھے اور بقول بعض ستر حج کئے تھے اور اپنی زکوٰۃ بھی نبیؐ کے حضور میں بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے پاس یمن میں رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے گئے صبح کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہمارے یہاں پہنچے وہ بہت خوبصورت تھے ان کی محبت میرے دل میں جم گئی پس میں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو دفن کیا پھر بعد حضرت معاذ کے یہ ابن مسعود کی صحبت میں رہنے لگے اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو دیکھا کہ اس نے زنا کیا پس سب بندر جمع ہوئے اور سب نے اس کو سنگسار کیا یہ روایت بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر ہے وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ بندر از قبیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن پر ہیں اور کسی پر نہیں ہیں رجم کا حکم تورات میں بھی تھا ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت عمروؓ بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن نضلہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے معاذ بن رفاعہ نے ابو عبیدہ حاجب سے انہوں نے عمرو بن نضلہ سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اوزاعی نے ابو عبیدہ سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۲۹۔ حضرت عمروؓ بن نعمان مازنی

حضرت عمروؓ بن نعمان بن مقرن، مازنی۔ اور بعض لوگ ان کو نعمان بن عمرو کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ان کی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو خالد والبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص نے جن کی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسلمان کی بدگوئی فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کسی کی بدگوئی کبھی نہ کروں گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجل صحابہ میں سے تھے۔

۴۰۳۰۔ حضرت عمروؓ بن نعیمان

حضرت عمروؓ بن نعیمان۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۰۳۱۔ حضرت عمروؓ ذوالنور دوسی

حضرت عمروؓ۔ لقب ان کا ذوالنور تھا۔ طفیل دوسی کے بیٹے ہیں۔ موسیٰ بن سہل برکی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ دعا دی تھی تو ان کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے ان کو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اس کو بیان کر چکے ہیں اور ان کے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۴۰۳۲۔ حضرت عمروؓ بن ہرم

حضرت عمروؓ بن ہرم۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جن کے حق میں آیہ کریمہ **تولوا و اعینھم تفیض من الدمع** نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۳۔ حضرت عمروؓ بن واثلہ

حضرت عمروؓ بن واثلہ۔ کنیت ان کی ابو الطفیل تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوفی سے انہوں نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا اس وقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشاں کشاں جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہوں گی جن کو مہاجرین قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۴۔ حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی

حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی۔ ہم ان کا تذکرہ سعدؓ سلمی کے نام میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۳۵۔ حضرت عمروؓ بن یثربی

حضرت عمروؓ بن یثربی۔ ضمری حجازی خبث الجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمانوں کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے یہ کہتے تھے جب میں نے اس کو سنا تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برداشت کر سکتی ہے تو اس کو نہ لو ان کو حضرت عمر بن خطاب نے اور بقول بعض حضرت عثمان نے بصرہ میں قاضی بنایا تھا۔

۴۰۳۶۔ حضرت عمروؓ بن یزید ابو کبشہ

حضرت عمروؓ بن یزید۔ کنیت ان کی ابو کبشہ تھی۔ انماری ہیں۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مزید انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی

حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبیؐ کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبدالاعلی نے ابو سہیل ازدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن یعلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آ گیا اور اس وقت ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول اللہ نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں کھڑے ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو سہل سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ تھی انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۴۰۳۸۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا نام جعیل تھا نبیؐ نے ان کا نام عمرو رکھا ہم ان کا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۳۹۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جن کا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا ان کو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے دے دے میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو انہوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں ان کو دے دیں تھوڑی دیر تک وہ میری جوتیاں پہن کر چلے بعد اس کے میری جوتیاں اتار دیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمہارے لئے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں نہ اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کئی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا اور بعض لوگوں نے ان کے چچا کا نام ابوثعلبہ بیان کیا ہے۔

عمرو نام کے صحابہ کا ذکر مکمل ہوا۔ اللہ کے اس احسان پر اسی اللہ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

۴۰۴۰۔ حضرت عمرانؓ بن تیم

حضرت عمرانؓ بن تیم۔ بعض لوگ ان کو عمران بن ملحان اور بعض عمران بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابورجاء ہے۔ عطاردی ہیں یعنی بنی عطارد بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی عطاردی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم (مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر آپ سے ملے نہ ہوں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے اسلام اور جاہلیت کا زمانہ دیکھا ہو۔) ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی۔

نبیؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ جریر بن حازم نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے نبیؐ کی آمد کی خبر سنی اس وقت ہم اپنے مال کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اثنائے راہ مجھے ایک ہرن کے پیر ملے میں نے ان کو اٹھا لیا اور ان کو بھگویا پھر ایک مٹھی بھر جو ہمیں مل گئے ہم نے ان کو پیسا بعد اس کے ایک دیگچی میں اس کو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی ہم نے فصد لی اور اس کا خون بھی شریک کیا اور اس کو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ لذیذ کھانا یہی تھی جو ہم نے کھایا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ اے ابورجاء خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میٹھا ابوعمرو بن علاء کہتے تھے میں نے ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہو انہوں نے کہا ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے اصمعی نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں ان کی حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایوب سختیانی وغیرہ نے روایت کی ہے ابورجاء نے کہا ہے کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے تو میں اونٹ چرا رہا تھا ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبیؐ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمدؐ کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں باتوں کی شہادت دیتا ہے اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سن کر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتی کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو سوتا ہوا بھی دیکھتا تو اس کو جگاتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لے کر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ جاتا جس کے باپ کو اس نے قتل کیا ہوتا تو وہ اس سے کچھ نہ بولتا کسی نے پوچھا کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے اس وقت تم کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اس زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور ان کا دودھ دوھا کرتا تھا۔ ابورجاء عطاردی کی وفات ۱۰۵ھ میں اور بقول بعض ۱۰۸ھ میں ہوئی ایک سو بتیس سال اور بقول بعض ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سفید چھوڑ دیا تھا ان کے جنازہ میں حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا آدمی بھی شریک ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا (یہ ٹھیک نہیں ہے) میں سب سے اچھا نہیں ہوں اور تم سب سے برے نہیں ہو ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لئے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے۔

الم تران الناس مات کبیرھم — وقد کان قبل البعث بعث محمد

ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ — وستین لما بات غیر موسد

اے مخاطب کیا تو نہیں جانتا کہ بڑے بڑے لوگ مر گئے۔ قیامت سے پہلے بعثت محمدؐ کی ہوئی۔ مگر ساٹھ برس کی زندگی کے بعد پڑھا نہیں جاتا۔

۴۰۴۱۔ حضرت عمرانؓ بن حجاج

حضرت عمرانؓ بن حجاج۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۲۔ حضرت عمرانؓ بن حصین

حضرت عمرانؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عبد نہم بیٹے ہیں سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبد نہم بیٹے ہیں جرمہ بن جہیمہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام پر ابونجید تھی ان کے بیٹے کا نام نجید تھا۔ یہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ان کو حضرت عمر بن خطاب نے بصرہ بھیجا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ وہاں کے لوگوں کو علم دین سکھائیں اور عبداللہ بن عامر نے ان کو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چند روز وہاں رہے بعد اس کے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ میں نبیؐ کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مستجاب الدعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے داغ دینے سے منع فرمایا ہے عمران کہتے تھے کہ ہم نے جب داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے ان کو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے ان کو داغ دے دیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا ان کو استسقائی بیماری تھی اور کئی برس تک رہی انہوں نے اس پر صبر کیا پھر ان کا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چارپائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت ان کی تیس برس تک رہی۔ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابونجید واللہ میں آپ کی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آ کر دیکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے تم میرے پاس بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے ۵۲ ہجری میں بمقام بصرہ انہوں نے وفات پائی ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ان کی اولاد بصرہ میں تھے۔

۴۰۴۳۔ حضرت عمرانؓ بن طلحہ

حضرت عمرانؓ بن طلحہ بن عبیداللہ، قریشی تیمی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے۔ بعد واقعہ جمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کی املاک کی بابت ان سے گفتگو کی حضرت علی نے ان کے والد کی املاک ان کو واپس کر دیں۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تھے ان کی والدہ حمنہ بنت جحش بن رئاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر یہ سب لوگ گذر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۴۔ حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی

حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی۔ ابوجمرہ یعنی نصر بن عمران ضبعی شاگرد حضرت ابن عباس کے والد ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ بصرہ میں قاضی تھے ان سے ان کے بیٹے نے اور ابو التیاح وغیرہم نے روایت کی ہے اور یہ خود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس کو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابوجمرہ ہے نہ ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حمزہ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۴۵۔حضرت عمرانؓ بن عمیر

حضرت عمرانؓ بن عمیر۔علی بن سعید نے ان کا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۴۶۔حضرت عمرانؓ بن عویم

حضرت عمرانؓ بن عویم۔اور بعض لوگ ان کو ابن عویمر کہتے ہیں ان کا ذکر اسامہ ہذلی کی حدیث میں ہے ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جن کو لوگ حمل بن مالک کہتے تھے ان کی دو بیویاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے شکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حمل ساقط ہو گیا پس میں مارنے والے عورت کو رسول اللہؐ کے پاس لے گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا جس کو لوگ عمران بن عویم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول اللہؐ سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۷۔حضرت عمرانؓ بن فصیل

حضرت عمرانؓ بن فصیل بن عائذ۔ان کا تذکرہ حافظ بن یسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں آئے تھے ہیاج بن عمران بن فصیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور ہم کو آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتایئے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اس کی تابعداری کرو اور جھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کی مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہاں تک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول اللہؐ کی خدمت میں رہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبیؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۴۸۔حضرت عمیرؓ مولیٰ ابی اللحم

حضرت عمیرؓ ابی اللحم غفاری کے غلام تھے۔خیبر میں جب یہ شریک ہوئے تو اس وقت غلام تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان کو حصہ نہیں دیا مگر ہاں آپ نے ان کو کچھ بطور خود دے دیا تھا ایک تلوار ان کو دی تھی ان سے یزید بن ابی عبید اور محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہے حفص بن غیاث نے محمد بن زید بن مہاجر سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھا اور اس وقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کو گلے میں لٹکا لو۔ اور مجھے آپؐ نے کچھ فالتو قسم کا سامان دیا۔ مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابونعیم نے ہشام بن سعد سے انہوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اور لوگ خیبر کا واقعہ کہتے تھے ہم سیابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیبر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول اللہؐ سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں [1] تو آپ نے مجھے ایک تلوار دلوائی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں نے جو اس کو باندھا تو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی پس آپ نے حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دے دی جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(الف) ۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اخرم

حضرت عمیرؓ بن اخرم۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(ب) ۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اسد حضرمی

حضرت عمیرؓ بن سد۔ حضرمی شامی ان سے جبیر بن نفیر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۵۰۔ حضرت عمیرؓ بن افصی

حضرت عمیرؓ بن افصی اسلمی۔ حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افصی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ سرداران عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نیزوں اور مضبوط زرہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جو ہم سے لڑتا ہے اس کو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انہوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول اللہؐ نے عمیر کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کو ہم نے اس سبب سے ترک کر دیا کہ اس کے الفاظ بہت غریب اور راویوں کے سبب سے غلط ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۱۔ حضرت عمیرؓ بن امیہ

حضرت عمیرؓ بن امیہ۔ یزید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ ان کی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ نبیؐ کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انہوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا ان کی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انہوں نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دیں گے تو وہ نبیؐ کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کے متعلق بہت

---

[1] مال غنیمت میں غلام کا حصہ نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستایا کرتی تھیں پس نبیؐ نے ان کی بہن کے بیٹوں کو بلوا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی اور شخص کا نام بتا دیا نبیؐ نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا اور ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اس کو منظور کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ان کا نام عمیر خطمی ہے اور اس قصہ کو انہوں نے بھی بیان کیا ہے عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ خطمی قاری۔ انہوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی۔

۴۰۵۲۔ حضرت عمیرؓ بن اوس انصاری

حضرت عمیرؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ نبیت ہیں انصاری اوسی۔ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے۔ عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد میں اور اس کے ما بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عمیر مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ یہ عمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۳۔ حضرت عمیرؓ والد ابی بکر

حضرت عمیرؓ ابوبکر کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے عمیر نے کہا یارسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھایئے رسول اللہؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عمیر نے کہا یارسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر[1] نے کہا ہے کہ اے عمیر بس کرو عمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ ہمیں جنت میں داخل کرے حضرت عمر نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن میں سب کو جنت میں داخل کر دے نبیؐ نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۴۔ حضرت عمیرؓ (ابوبہیسہ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوبہیسہ ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون سی چیز ہے جس کا کسی مانگنے والے کو نہ دینا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے۔

۴۰۵۵۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری۔ کنیت ان کی ابوحبہ ہے۔ یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب ان کا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب

---

[1] حضرت عمر کے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۶۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان۔ کنیت ان کی ابوضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

ابوضیاح: ضاد معجمہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۰۵۷۔ حضرت عمیرؓ بن جابر کندی

حضرت عمیرؓ بن جابر بن غاضرہ بن اشرس کندی۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۵۸۔ حضرت عمیرؓ بن جدعان

حضرت عمیرؓ بن جدعان۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابوساسان یعنی حضین بن منذر سے انہوں نے مہاجر بن قنفذ سے انہوں نے عمیر بن جدعان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا اس وقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس وقت میں نے جواب اس سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے میں نے اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے عمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔ یہ عمیر عبداللہ بن جدعان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۹۔ حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی

حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی۔ ان سے محمد بن سیرین نے اور ان کے بیٹے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبلہ عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ جو باتیں ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنی ہیں سب یاد کر لی ہیں اب نبیذ کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہئے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۶۰۔ حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی

حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی۔ کنیت ان کی ابوظبیان تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسمٰعیل بن خالد ازدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حنیر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوظبیان یعنی عمیر بن حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حجر بن مرقع یعنی ابوسبرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزندان سلیم اور عبدشمس بن عفیف بن زہیر بھی تھے جن کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور جندب بن زہیر اور جندب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن مخشی اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبیؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ تھا قبیلہ غامد کے جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں ان کا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے جائیں نہ ان سے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اس کا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت عمیرؓ بن حارث انصاری

حضرت عمیرؓ بن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے ان کا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام یہ عمیر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ لوگ ان کو مقرن کہا کرتے تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا کرتے تھے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عمیرؓ بن حارث لبدۃ

حضرت عمیرؓ بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ حافظ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے بھی لکھا اور انہوں نے عمیر بن حارث کہا ہے۔ گویا کہ یہ ان کے علاوہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا عمیر کے نسب میں (حارث بن لبدۃ) کہنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ پہلا ہی تذکرہ ہے۔ اگرچہ ابن مندہ نے بھی ان عمیر کے نسب میں لبدہ کا ذکر نہیں لیکن ابوعمر تو موسی بن عقبہ کے ذریعے (ابن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ) پہلے تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں پھر ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابن مندہ نے ان کا پورا نسب بیان نہیں کیا درست نہیں۔ اگر ابوموسیٰ غور کرتے تو ابن عقبہ کے مغازی میں لبدۃ کا نام ضرور پاتے۔ البتہ ابن اسحاق لبدۃ کا نام ساقط کر دیا ہے۔ اور اہل نسب میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ابوموسیٰ کا ان کو قبیلہ اوس سے قرار دینا یہ ان وہم ہے کیونکہ ان نسب حرام بن کعب تک پہنچتا ہے اور یہ نسب بنوسلمہ کا معروف ترین نسب ہے۔ اور ان میں سے صحابہ کی ایک جماعت ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۳۔ حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ

حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ اور بعض لوگ ان کو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو یبر عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابوجعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابوجعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے ان کے والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کی قبر پر جب کہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عمیر بن حبیب ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے بے وقوفوں کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ ان کی ہم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگذر کرتا ہے تو وہ اپنی بیوقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف شخص کی ادنیٰ بات سے بیزار نہ ہوگا وہ بہت باتوں سے ضرور بیزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۶۴۔ حضرت عمیرؓ بن حرام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حرام بن عمرو بن جموح بن یزید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ واقدی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۵۔ حضرت عمیرؓ بن حصین

حضرت عمیرؓ بن حصین۔ اہل نجران سے ہیں یہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں جو زمانہ ردت میں اسلام پر قائم رہے تھے ان کا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۶۶۔ حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام، انصاری سلمی۔ ان کا نسب اوپر گذر چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور اسی غزوۂ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے گا اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا عمیر اس وقت صف میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھی یہ ان کو کھا رہے تھے یہ ارشاد نبوی سنتے ہی انہوں نے کہا کہ بخ بخ (ایک کلمہ خوشی کا ہے) میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کہہ کر انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے۔

رکضا الی اللہ بغیر زاد — الا التقی وعمل المعاد
والصبر فی اللہ علی الجھاد — ان التقی من اعظم السداد
وخیر ما قاد الی الرشاد — وکل حی فالی نفاد

اللہ کی طرف سواء پرہیز گاری اور آخرت کے اور کچھ زاد راہ نہیں لے جاتا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد پر صبر کرتا ہوں بیشک پرہیز گاری عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انہوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے ان کو خالد بن اعلم نے قتل کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۷۔ حضرت عمیرؓ بن رباب

حضرت عمیرؓ بن رباب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمیر بیٹے ہیں رباب بن حذافہ بن سعید بن سہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی تھے۔ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ عین التمر میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سعید بن سہم: سین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۸۔ حضرت عمیرؓ بن زید احمر

حضرت عمیرؓ بن زید بن احمر۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۶۹۔ حضرت عمیرؓ سدوسی

حضرت عمیرؓ سدوسی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمر بن عثان بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے تھے جس میں آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے۔ صاحب کتاب وحدان نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن عثان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۴۰۷۰۔ حضرت عمیرؓ بن سعد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف۔ اس کو ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی نسب کو بیان کیا ہے انکو لاثانی کہا جاتا ہے۔ فلسطین میں رہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بدر میں شریک تھے پھر اس کے بعد کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک بن اوس انصاری اوسی ان کو حضرت عمر بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا پس ابن کلبی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ عمیر فضلائے صحابہ اور زہاد میں سے تھے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمیر بن سعید بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ انصاری۔ انکو لاثانی یعنی صفات حمیدہ میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ فلسطین جا کر رہے تھے اور وہاں ہی وفات پائی تھی۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اور ابوطلحہ خولانی وغیرہما نے روایت کی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان انصاری یہی ہیں جن کی ماں کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے ان کو پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوۂ تبوک میں یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً میں گدھے سے بھی بدتر ہوں عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ سچے ہیں اور بے شک تو گدھے سے بھی بدتر ہے عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انہوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں نے انہیں ایسا کہا پس اگر میں اس کو نبیؐ سے مخفی رکھوں گا تو اندیشہ ہے کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہٰذا میں نے نبیؐ کو اس واقعہ کی خبر دے دی پس آپ نے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے قسم کھالی اس کے بعد وحی نازل ہونے لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر (خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی تھی) پس جلاس نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں بے شک عمیر سچ کہتے ہیں۔ جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عمیر کو خرچ نہ دیا کروں پھر انہوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

عروہ نے بیان کیا ہے کہ عمیر نے اس کے بعد عوالی مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس قصہ کو عمیر بن عبید کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ (ان کو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے ان کو غنی کر دیا) کا شان نزول یہ ہے کہ جلاس کا ایک غلام قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں مارا گیا تھا بنی عمرو اس کی دیت دینے سے منکر تھے جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوف سے اس کی دیت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے عمیر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اے لڑکے تیرا کان سچا ہے اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطاب نے ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا تھا اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابوزید جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا ان کا نام سعد تھا اور وہ انہیں عمیر کے والد کہتے تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے لہٰذا ابوزید کو عمیر کا والد قرار دینا بعید از قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ ابوزید میرے چچا تھے حضرت انس خاندان خزرج سے تھے اور یہ عمیر خاندان اوس سے ہیں۔ حضرت عمیر کی وفات ملک شام میں ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عمیر کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوتا کہ میں اس سے مسلمانوں کے کام میں مدد لیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شہید: شین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷۱۔ حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمیر بن فہد عبدی ہیں۔ کنیت ان کی ابوالاشعث تھی۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ جو باتیں ہم نے نبیؐ سے سنیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو نبیذ کا مسئلہ آپ سے پوچھیں چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ نبیذ[۱] کو حضرت نے پوچھا کہ نبیذ کس چیز میں بناتے ہو انہوں نے کہا نقیر[۲] میں آپ نے فرمایا نقیر میں نہ بنایا کرو

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ واللہ ہماری قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہوں گے چنانچہ پھر دوبارہ آ کر حضرت سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نقیر میں مت بناؤ ورنہ (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) کوئی کسی کے پیر میں مار دے گا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سن کر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنستے کیوں ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں بنا کر نبیذ پی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر بن سعد ہے بغیر کسی شک کے لیکن ابوعمر اور ابوموسیٰ نے عمیر بن فہد کہا ہے اور بعض نے عمیر بن سعد بن فہد کہا ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۷۲۔ حضرت عمیرؓ بن سعید

حضرت عمیرؓ بن سعید حمص میں حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کا تذکرہ ابوزکریا نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ ان کا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابوزکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھ کر دھوکہ کھایا ہے واللہ اعلم۔

۴۰۷۳۔ حضرت عمیرؓ بن سعید بنو عمر بن عوف سے

حضرت عمیرؓ بن سعید۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے یہ دونوں

---

۱ نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں بھگو دی جائیں۔
۲ لکڑی کا ایک ظرف ہوتا ہے جس میں شراب بنتی تھی اس وجہ سے ممانعت ہوئی چونکہ وہ شراب کا ظرف ہے لہٰذا اس میں بنانے سے نشہ پیدا ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی شخص ہیں اور ان کا نام عمیر بن سعد ہے۔ بغیر یاء کے ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بیوی کے بیٹے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ابوموسیٰ نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے پھر بھی ان کا تذکرہ کیوں لکھا ہے؟ واللہ اعلم

۴۰۷۴۔ حضرت عمیرؓ بن سلمہ ضمری

حضرت عمیرؓ بن سلمہ۔ ضمری۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبدالعزیز بن محمد بن ابی حازم سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمود بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ روحا کے نواحی میں جا رہے تھے یکا یک ایک گورخر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو عنقریب جس نے اس کو زخمی کیا ہے آئے گا اسی اثناء میں وہ شخص آ گیا جس نے اس کو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کو اس گورخر کا اختیار ہے رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب رفقا کو تقسیم کر دو اس کے بعد آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اس کے تیر لگا ہوا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ اس کو کوئی شخص نہ چھیڑے لہٰذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابواویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ ان سب نے کہا ہے کہ یحییٰ نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے انہوں نے بہزی سے روایت کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عمیر بن سلمہ کی ہے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بہزی جنہوں نے گورخر کا شکار کیا تھا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۵۔ حضرت عمیرؓ (ابوسیارۃ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوسیارہ متعی تھی۔ سعید نے ان کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں ان کو ذکر کیا ہے یہ بنی بجالہ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۶۔ حضرت عمیرؓ بن شبرمہ

حضرت عمیرؓ بن شبرمہ۔ عبید بن شریہ کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۷۔ حضرت عمیرؓ بن صابی

حضرت عمیرؓ بن صابی یشکری۔ مرہ کے بھائی تھے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے لڑنے کے لئے مدینہ سے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷۸۔ حضرت عمیرؓ بن عامر انصاری

حضرت عمیرؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مبذول سے ابوداؤد عمیر بن عامر بھی تھے۔

۴۰۷۹۔ حضرت عمیرؓ بن قتادہ لیثی

حضرت عمیرؓ ابن قتادہ بن سعد لیثی۔ مکہ میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ نو ہیں اللہ کے ساتھ (۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا اور (۳) کسی کو ناحق مار ڈالنا اور (۴) سود کھانا اور (۵) یتیم کا مال کھانا اور (۶) جہاد سے بھاگنا اور (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور (۸) مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور (۹) کعبہ کی بے حرمتی کرنا جو تمہارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور مردوں کا بھی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۰۔ حضرت عمیرؓ بن مالک

حضرت عمیرؓ بن مالک۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے درگذر کی نبیؐ نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور ان سے میں نے ایک بری بات سنی تو میں نے ان کو قتل کر دیا اس پر بھی رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۱۔ حضرت عمیرؓ والد مالک

حضرت عمیرؓ۔ مالک کے والد ہیں۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پڑی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اس کی شناخت لوگوں سے کراؤ اس کی شناخت کرنے والا کوئی مل جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگوں کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دو ورنہ سمجھ لو کہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۲۔ حضرت عمیرؓ ذومران

حضرت عمیرؓ ذومران۔ ذومران القیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرشد ہمدانی ہے ان کے پاس نبیؐ نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہیں عبدالغنی نے کہا ہے کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول اللہؐ کا خط آیا جس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران و من اسلم من ھمدان سلام علیکم فانی احمد للہ الذی لا الہ الا ھوا ما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقد منا من ارض الروم فابشرو فان اللہ قد ھداکم بھدایتہٖ وانکم اذا شھد تم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہؐ واقمتم الصلوۃ واعطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیھا سھلھا و حبالھا غیر مظلومین ولا مضیق علیھم وان الصدقہ لا تحمل لمحمد ولا لأھل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرھاوی قد حفظ الغیب وادی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر افانہ منظور الیہ فی قومہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانوں کے نام سلام ہو تم پر میں تعریف کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد! سرزمین روم سے لوٹتے وقت تمہارے اسلام کی خبر ہم کو ملی تم کو بشارت ہو کہ اللہ نے تمہیں ہدایت کی سمجھ لو کہ جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دو گے اور نماز پڑھو گے اور زکوۃ دو گے تو تمہاری جان اور مال اللہ اور رسول کی حفاظت میں ہے اور تمہاری قوم کی زمینیں سب ان کی ہیں ان پر تنگی نہ جائیں گی اور صدقہ محمد اور ان کے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی نے تمہاری امانت پہنچادی اس کے ساتھ نیکی کرنے کا میں تم کو حکم دیتا ہوں وہ اپنی قوم میں مشار الیہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۸۳۔ حضرت عمیرؓ مزنی

حضرت عمیرؓ مزنی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۴۔ حضرت عمیرؓ بن معبد

حضرت عمیرؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید انصاری اوسی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن معبد بن ازعر ہے۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوۂ حنین میں یہ انہیں سو آدمیوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۵۔ حضرت عمیرؓ جد معرف

حضرت عمیرؓ۔ معرف بن واصل کے دادا ہیں۔ اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت اقعس سے انہوں نے عمیر سے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۸۶۔ حضرت عمیرؓ بن نویم

حضرت عمیرؓ بن نویم۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث شعبہ اور مسعر نے عبیداللہ بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن معقل سے انہوں نے غالب بن ابجر اور عمیر بن نویم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہؐ اب ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کو ذبح کر کے اپنے بال بچوں کو کھلاؤ میں نے تمہیں صرف ان گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۷۔حضرت عمیرؓ بن نیار انصاری

حضرت عمیرؓ بن نیار، انصاری۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو بردہ بن نیار کے بھتیجے ہیں۔غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے۔ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔وکیع نے سعد بن سعید قلبی سے انہوں نے سعید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اس کی مٹا دیتا ہے۔یہ حدیث بواسطہ سعید بن عمیر کے ان کے چچا سے بھی مروی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور ہوں گے حالانکہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۸۸۔حضرت عمیرؓ بن ودقہ

حضرت عمیرؓ بن ودقہ۔مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص ہیں حنین کے دن رسول اللہؐ نے ان کو اور قیس بن مخرمہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن یربوع کو سو اونٹ سے کم دیئے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سو سو اونٹ دیئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۹۔حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب تھا۔سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ان کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انہوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبیؐ نے ان کو کم سن ہونے کے باعث منظور نہ کیا مگر یہ رونے لگے بالآخر حضرت نے ان کو اجازت دے دی ان کی تلوار بہت لمبی تھی لہٰذا حضرت نے خود اپنی تلوار ان کو مرحمت فرمائی بوقت شہادت ان کی عمر سولہ برس تھی۔ان کو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے اور موسیٰ نے اور عروہ نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول اللہؐ مجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ اے بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھ کو کم سن قرار دے کر واپس نہ کر دیں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ ان کی تمنا تھی پوری ہوئی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۹۰۔ حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت ان کی ابوامیہ تھی قریش میں ان کی بہت قدر وعزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچازاد بھائی تھے۔ بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اس وقت تک کافر تھے۔ انہوں نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں ان کے چہرے مثل زندگانی سے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیاسے نہیں مر سکتے تاوقتیکہ اپنی ہی برابر ہمارے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے ان کی نصیحت نہ مانی پھر انہوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ یہ قریش کے جوان مردوں اور شریر لوگوں میں سے تھے بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لئے لشکر کے گرد یہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے نجات پائی اس دن ان کے بیٹے وہب بن عمیر قید ہوگئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے۔ صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقتولین بدر کے بعد مکدر کردی عمیر نے کہا بے شک یہی بات ہے۔ مجھ پر قرض ہے جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جن کے لئے میرے پاس کچھ نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جاتا اور ان کو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا ان کا سامنا ہو جاتا ان کے پاس جانے کے لئے میرے پاس ایک بہانہ ہے میں کہوں کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سن کر صفوان بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے ان کے لئے سامان سفر مہیا کر دیا اور ان کو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو دیکھا حضرت عمر اس وقت انصار کے چند لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے واقعات بدر کا تذکرہ کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئی تھیں ان کا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ ان کے پاس تلوار بھی ہے تو ان کو اندیشہ ہوا اور انہوں نے کہا یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لئے آیا تھا اس کے بعد حضرت عمر اٹھے اور رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لئے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا دغاباز فریبی ہے آپ اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیجئے گا حضرت نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپ کی حفاظت کرو اس کے بعد حضرت عمر اور عمیر دونوں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے عمیر نے کہا انعموا صباحاً زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہے۔ اے عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انہوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لئے آیا ہوں اس کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جود و کرم ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جواب کام آئے گی میں اس کو بھول سے لے آیا رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کو آیا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے حطیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سن کر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ بھی شرط ان سے نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا میرے اور تمہارے درمیان میں ہے عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یارسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر جو شرائط میرے اور صفوان کے درمیان میں حطیم کے اندر ہوئی تھیں کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو یہاں بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ کی مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عمیر کو جب میں نے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھا مگر اب وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹھ جاؤ ہم تم سے کچھ باتیں کریں گے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور ان کے قیدی کو رہا کر دو عمیر نے کہا یارسول اللہؐ اب تک میں اپنے امکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجئے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انہیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انہیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے (ان کے مکہ پہنچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہے کہ تم واقعہ بدر کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آئے پس سب مشرکوں نے ان کو لعنت کی اور کہا کہ وہ بے دین ہو گیا ہے اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اس کے بعد عمیر بھی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۹۱۔ حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ ایک روز دوپہر کو گھر سے باہر نکلے اس وقت آپ کے شکم پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپ کو ہدیہ دیا نبیؐ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہے اس لڑکے نے کہا میرا نام عمیر ہے اور فلاں عورت میری ماں ہے پس نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دودھ پیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۹۲۔ حضرت عمیرہؓ بن اعزل

حضرت عمیرہؓ بن اعزل۔ کنیت ان کی ابوسیارہ تھی متعی ہیں قبیلہ قیس عیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے یہ جعفر کا قول ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں ان کا نام عمیلہ بن اعزل بن خالد بن سعد بن حارث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راش بن زید بن حارث دیکھا ہے۔ اور وہ بنو عدوان سے ہیں۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۳۔ حضرت عمیرہؓ بن فروخ

حضرت عمیرہؓ بن فروخ۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہیں اور انہوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہیں غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ کہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کاتب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہئے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہم سے یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے سیف بن سلیمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عدی بن عدی کندی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہو اور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

۴۰۹۴۔ حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی

حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی۔ قبیلہ ہمدان کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

۴۰۹۵۔ حضرت عنانؓ

حضرت عنانؓ۔ عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور انہوں یعنی عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عنان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھ لے تو اس کو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۹۶۔ حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ

حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ بلوی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

۴۰۹۷۔ حضرت عنبسہؓ بن امیہ

حضرت عنبسہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ کنیت ان کی ابو غلیظ تھی بعض لوگوں نے ان کا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۴۰۹۸۔ حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ

حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ جہنی۔ بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۰۹۹۔ حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان

حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ ان کی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہے نہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ ان سے ابو امامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں۔

۴۱۰۰۔ حضرت عنبسہؓ بن سہیل

حضرت عنبسہؓ بن سہیل بن عمرو عامری۔ ابو جندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں عنبسہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے اور شام میں شہید ہوئے تھے ان کی بیٹی فاختہ بھی ان کے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بھی آئے ان کے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمٰن نے ان سے نکاح کیا عبدالرحمٰن کے لڑکے ابو بکر و عمر و عثمان و عکرمہ انہیں کے بطن سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

عنبہ: نون اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا بیان ہے۔

۴۱۰۱۔ حضرت عنترؓ عذری

حضرت عنترؓ عذری۔ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عبس عذری: سین غیر معجمہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور یہ عنتر: نون اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں سے زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے۔ بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبس کے نام میں ہو چکا ہے۔

۴۱۰۲۔ حضرت عنترہؓ سلمی

حضرت عنترہؓ۔ یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہیں بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام عنترہ بھی بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور عنترہ جو سلیم بن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۱۰۳۔ حضرت عنترہؓ شیبانی

حضرت عنترہؓ شیبانی۔ کنیت ان کی ابو ہارون تھی۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۰۴۔ حضرت عنزہؓ بن نقب

حضرت عنزہؓ بن نقب بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبداللہ بن قدامہ بن عنزہ قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

۴۱۰۵۔ حضرت عنمہؓ جہنی

حضرت عنمہؓ۔ ابراہیم بن عنمہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابوعمر نے ان کو مزنی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے پھر کہا ہے کہ ابراہیم بن عنمہ مزنی سے روایت کی گئی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں پھر کہا ہے کہ ان کے بیٹے محمد بن ابراہیم بن عنمہ جہنی۔ گویا کہ ابن ماکولا نے ایک مقام پر جہنی اور دوسرے پر مزنی قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ اس میں دو قول ہیں۔ محمد بن ابراہیم بن عنمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبیؐ گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے رنج ہوتا ہے آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے۔ الخ ہم یہ حدیث عثمہ ثاء مثلثہ کے ساتھ۔ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہ صرف ابونعیم نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے ان کے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۰۶۔ حضرت عنمہؓ بن عدی

حضرت عنمہؓ بن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جشمہ بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

۴۱۰۷۔ حضرت عنیزؓ عذری

حضرت عنیزؓ۔ یہ عذری ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ غفاری ہیں۔ ان کو نبیؐ نے کچھ زمین وادی قریٰ میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ساتھ ہی اس کا تلفظ بھی لکھا ہے کہ یہ نون اور زاء کے ساتھ ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ عنتر ہے نون اور تا جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبس: سین غیر معجمہ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

باب العین والواو

۴۱۰۸۔ حضرت عوامؓ بن جہیل

حضرت عوامؓ بن جہیل سمامی۔ یغوث (نامی بت) کے مجاور تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن درید سے مروی ہے وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل سمامی جو قبیلہ ہمدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی چمکتی تھی بادل گرجتا تھا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں نے سنا کہ بت سے ایک آواز آرہی ہے اس سے پہلے ہم نے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب بتوں کی خرابی آئی ہے دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہے اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سنتے ہی واللہ میرے دل میں بتوں سے نفرت پیدا ہوگئی مگر یہ واقعہ میں نے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتف کو سنا وہ کہتا تھا۔

اهل تسمعن القول یا عوام ام قد صممت عن مدی الکلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قد کشفت دیاجر الظلام واصفق الناس علی الاسلام

اے عوام سنتے ہو، یا بہت باتیں سنتے سنتے تم بہرے ہو گئے ہو تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لئے بیعت کی ہے۔

ان اشعار کے جواب میں میں نے کہا۔

یا ایھا الھاتف بالنوام لست بذی وقر عن الکلام

فتبین عن سنة الاسلام

اے سوتوں کو جگانے والے۔ تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ پس مجھ کو اسلام کا طریق بتادے۔

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا۔

ارحل علی اسم اللہ والتوفیق رحلة لاوان ولامشیق

الی فریق خیر ما فریق الی النبی الصادق المصدوق

خدا کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہوگی۔ اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے یعنی نبی صادق و مصدوق کے پاس۔

پس اسی وقت میں نے بت کو پھینک دیا اور نبیؐ کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی نبیؐ کے پاس جا رہے تھے بالآخر میں نے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے مضبوط کر دیئے۔

۴۱۰۹۔ حضرت عوذؓ بن عفراء

حضرت عوذؓ بن عفراء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہیں اور والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزندان عفراء کے بھائی ہیں انہیں عوذ اور معوذ نے ابوجہل کو مارا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

۴۱۱۰۔ حضرت عوسجہؓ بن حرملہ

حضرت عوسجہؓ ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ فلسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوسجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مروہ میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دوپہر کو اس مقام پر آ جاتے تھے جہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے ان دونوں مقاموں میں آپ کا دورہ رہتا تھا جب نبیؐ نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور کوئی قبیلہ یہاں نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے تو آپ نے فرمایا کہ عوسجہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۱۔ حضرت عوفؓ بن اثاثہ

حضرت عوفؓ بن اثاثہ۔ان کا مشہور نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہے۔کنیت ان کی ابوعباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ ہے یہ واقدی کا قول ہے یہ مسطح وہی ہیں جن کا ذکر واقعہ افک میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے پہلے ۳۴ ہجری میں وفات پاچکے تھے مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ان کی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام ان کا سلمی تھا اور ان کی ماں ریطہ بنت صخر بن عامر تیمی ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ ان کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہؓ کی تہمت میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں ان کو کچھ نہ دیا کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللہ (تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔(اس آیت میں حضرت ابوبکر کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا) پس ابوبکر صدیقؓ نے پھر ان کو دینا شروع کیا اور کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں تذکرہ ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۱۲۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدالحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن دہر بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی، احمسی۔کنیت ان کی ابوحازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبدعوف ہے۔ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے میرے والد کو دیکھا دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آجاؤ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حشیش: حاء مہملہ کے فتحہ اور شین معجمہ کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے بعد دوسری شین ہے۔

۴۱۱۳۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث۔کنیت ان کی ابوواقد تھی لیثی ہیں۔یہ جعفر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام حارث بن عوف تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۱۴۔ حضرت عوفؓ بن حضیرہ

حضرت عوفؓ ابن حضیرہ۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے انہوں نے عوف بن حضیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے ان کا تذکرہ متروک نہیں ہوا۔

۴۱۱۵۔ حضرت عوفؓ خثعمی

حضرت عوفؓ خثعمی۔ حصین بن عوف کے والد تھے۔ ان کا ذکر ردیف حا میں ان کے والد کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۱۱۶۔ حضرت عوفؓ بن دلہم

حضرت عوفؓ بن دلہم۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اصمعی نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عوف بن دلہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا چار بیویاں جائز ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۷۔ حضرت عوفؓ بن ربیع

حضرت عوفؓ بن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخیار نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش تھے ان کی اولاد وہیں تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علی بن حرانی سے انہوں نے محمود بن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عروبہ نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزریین میں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۱۱۹۔ حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری

حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری۔ جعیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں عبدالواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کو خود انہیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جعیل بن سراقہ کی آنکھ قریظہ کی لڑائی میں جاتی رہی اس کی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۰۔ حضرت عوفؓ بن سلمہ

حضرت عوفؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انہوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا یا اللہ انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخش دے اور انصار کے غلاموں کو بھی بخش دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر ان کی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

۴۱۲۱۔ حضرت عوفؓ (ابوشبیل)

حضرت عوفؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیل تھی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۲۲۔ حضرت عوفؓ بن عفراء

حضرت عوفؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی۔ اور ان کے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی معاذ اور معوذ شریک تھے ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کارزار گرم ہوا تو عوف بن عفراء بن حارث نے کہا ہے کہ یارسول اللہ پروردگار اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھولے ہوئے (بے خوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیوں کے تھے جو اس شب میں شریک تھے۔

۴۱۲۳۔ حضرت عوفؓ بن قعقاع

حضرت عوفؓ بن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی دارمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادریں دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹکر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچ ڈالی (چنانچہ ایک چادر میں نے بھی مول لے لی) پھر میں وہ چادریں پہنے ہوئے نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص سے میں نے خریدی آپ نے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہؐ کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۴۔ حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی

حضرت عوفؓ بن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو حماد اور بقول بعض ابو عمر۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا انہوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابو ہریرہ اور مقدام بن معد یکرب نے اور منجملہ تابعین کے ابو مسلم اور ابو ادریس خولانی اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مصر میں بھی گئے تھے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسی (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجئے یا شفاعت کا اختیار لے لیجئے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لئے شفاعت کروں گا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔ کثیر بن مرہ نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کہہ رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اس کی خرابی ہو کیا اس نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو وعظ کہے وہ ریا کار ہے ان کی وفات دمشق میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

۴۱۲۵۔ حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال

حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال، اعرابی جشمی، کنیت ان کی ابو الاحوص ہے۔ عسکری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انہوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۲۶۔ حضرت عوفؓ بن نجوۃ

حضرت عوفؓ بن نجوہ۔ ان کا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبدالاعلیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

نجوۃ: نون اور جیم کے ساتھ ہے۔

۴۱۲۷۔ حضرت عوفؓ بن نعمان

حضرت عوفؓ بن نعمان شیبانی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیاسا مر جانا پسند ہے بہ نسب اس کے کہ میں وعدہ خلافی کروں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۱۲۸۔حضرت عونؓ بن جعفر

حضرت عونؓ بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب، قریشی ہاشمی۔ان کے والد حضرت جعفر طیار وہ تھے جن کا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ان کی والدہ اوران کے دونوں بھائیوں عبداللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھیں۔تستر میں شہید ہوئے تھے۔ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے عون سے فرمایا کہ تم سیرت وصورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۹۔حضرت عونؓ بن عباس

حضرت عونؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں۔

۴۱۳۰۔حضرت عویفؓ بن اضبط

حضرت عویفؓ بن اضبط۔اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نہیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناۃ بن کنانہ تھا دیلی ہے حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے اور بعض لوگ ان کو عویف بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ان کو نبیؐ نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جن سے خزاعہ نے کہا تھا جب کہ رسول اللہؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش ہے جو تہامہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عویف کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں ان کو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ عمرہ قضا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہے جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۱۳۱۔حضرت عویمؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمؓ۔کنیت ان کی ابوتمیم تھی۔قبیلہ بنی سعد بن ہذیل سے تھے۔ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جس کو لوگ ام عفیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عفیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور ان کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول اللہؐ نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے کا حکم دیا تو علاء بن مسروح نے کہا کہ یا رسول اللہؐ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا ایسا جرم تو معاف ہونا چاہئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ مقفی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے تھے حضرت نے فرمایا جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمہارا تیر گر جائے اس کو کھاؤ اور جو تم کو بغیر تیر گرے مرا ہوا ملے اس کو نہ کھاؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کا تذکرہ عویمر کے نام میں بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عویمر کے نام میں کریں گے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ یہاں بیان نہیں کیا صرف عویمر کے نام میں کیا ہے۔

۴۱۳۲۔ حضرت عویمؓ بن ساعدہ

حضرت عویمؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلعجہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے تذکرہ میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ عویم عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ اور واقدی کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ یہ منجملہ ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں عقبوں میں شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آٹھ آدمی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں ستر۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ عابس ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اویس نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمہاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پڑوس میں کچھ یہود رہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آب دست لیتے ہیں تو ہم نے ان کا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بعمر پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں ان کا کچھ تذکرہ ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبیدہ بنت عویم بن ساعدہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول اللہؐ نے کوئی جھنڈا جہاد کے لئے کھڑا کیا تو عویم اس کے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام میں لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۳۳۔ حضرت عویمرؓ بن ابیض

حضرت عویمرؓ بن ابیض عجلانی، انصاری۔ واقعہ لعان انہیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویمر بیٹے ہیں حارث بن زید بن حارثہ بن جد عجلانی کے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول اللہؐ نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۹ ہجری کا ہے جب کہ حضرت تبوک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی فتیان بن احمد بن محمد بن سمنیہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے ان سے بیان کیا کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اس کو قتل کر دو گے یا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا رسول اللہؐ نے اس کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویمر ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول اللہؐ نے تمہیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول اللہؐ نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویمر نے کہا واللہ میں خود رسول اللہؐ سے پوچھوں گا پس عویمر رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے یا وہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے حق میں آیت نازل کی ہے جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں میں لعان ہوا موطا میں یہ حدیث بروایت قعنبی اسی طرح ہے اور بروایت یحییٰ بن یحییٰ ان کا نام عویمر عجلانی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۴۔ حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف

حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوحرم یعنی مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی ہے کہ عویمر بن اشقر نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انہوں نے اس کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپ نے ان کو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۵۔ حضرت عویمرؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمرؓ۔ ان کی کنیت ابوتمیم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے اور بعض لوگ ان کو عویم کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے انہوں نے نبیؐ سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویمر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عویمر ہذلی ہیں ان کی صرف ایک حدیث ان دو عورتوں کی بابت ہے جن میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابوعمر نے ان سے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۳۶۔ حضرت عویمرؓ بن عامر

حضرت عویمرؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عویمر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ کنیت ان کی ابوالدرداء تھی۔ انصاری خزرجی ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ ہم ان کا تذکرہ عامر کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ افاضل صحابہ اور فقہاء و حکما میں سے تھے ان سے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیّب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دیر میں اسلام لائے تھے لہٰذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ احد میں بھی شریک نہ تھے سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جس نے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اس کو برا کہہ رہے تھے ابوالدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اس کو کنوئیں میں گرا ہوا دیکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابوالدرداء نے کہا تو اس کو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم کو اس نے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انہوں نے کہا میں اس کے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دے گا تو میرا بھائی ہے۔ صالح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء کی جب وفات ہونے لگی تو یہ روئے ام الدرداء (ان کی زوجہ) نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر روتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہ روؤں مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا مجھے سامنا کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت بے چین تھے ام الدرداء نے ان سے کہا کہ آپ تو ہم سے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انہوں نے کہا ہاں قسم اپنے پروردگار کی عزت کی (یہی بات ہے) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگا یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لئے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہے اس وقت کے لئے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ کر اپنی حالت کا خیال کر۔ ان کی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ یا ۳۲ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اہل علم یہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوگئی تھیں اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ ان کا ذکر تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں ان کا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابومسہر نے بیان کیا ہے کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول اللہؐ سے سوائے ابوالدرداء اور بلال موذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا۔ حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا زرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والیاء

۴۱۳۷۔ حضرت عیاذؓ بن عمرو

حضرت عیاذؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازدی ہیں۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مہر نبوت کے بیان میں مروی ہے کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھر۔ ان کی حدیث ابو عاصم نبیل نے بشر بن صحار بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہے انہوں نے معارک بن بشر سے انہوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت نے ان کو ایک اونٹنی سواری کے لئے دی تھی انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ردیف باء موحدہ میں ان کا نام عباد لکھا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ثور

حضرت عیاشؓ بن ابی ثور۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان کو قدامہ بن مظعون سے پہلے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۳۹۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ کنیت ان کی ابو عبد الرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ۔ ابو جہل کے اخیافی بھائی اور نیز چچازاد بھائی تھے اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ کے حقیقی بھائی تھے بہت قدیم الاسلام ہیں رسول اللہؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے بیٹے عبد اللہ وہیں پیدا ہوئے تھے پھر مکہ لوٹ کر آئے اور وہاں سے پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کا تذکرہ مہاجرین حبش میں نہیں کیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ان کے دونوں اخیافی بھائی ابو جہل اور حارث ان کے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ نہ میں اپنے سر میں تیل ڈالوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی جب تک کہ عیاش کو نہ دیکھ لوں پس یہ ان دونوں کے ساتھ لوٹ گئے جب مکہ پہنچے تو دونوں نے ان کو باندھ کر مکہ میں قید کر دیا رسول اللہؐ ان کے لئے رہائی کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام اور ابو جہل کی والدہ کا نام اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا ہشام نے جب ان کو طلاق دی تو ہشام کے بھائی ابو ربیعہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا جب کافروں نے ان کو ہجرت سے روک دیا تو رسول اللہؐ نے قنوت میں ان کے لئے دعا مانگنی شروع کی اور نام لے کر ولید بن ولید اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کے لئے آپ نے دعا فرمائی۔ یہ عیاش جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مکہ میں وفات پائی یہ طبری کا قول ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسہر اور محمد بن فضیل نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ امت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک کہ کعبہ کی تعظیم جیسی کے چاہیے کرتی رہے گی مگر جب کعبہ کی تعظیم یہ لوگ چھوڑ دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حارث نے روایت کیا ہے اور نافع مولائے ابن عمر جوان سے روایت کرتے ہیں وہ مرسل ہوتی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۰۔ حضرت عیاضؓ انصاری

حضرت عیاضؓ انصاری۔صحابی ہیں عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبدالملک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عیاض انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری رضامندی میرے اصحاب اور سسرالی رشتہ داروں کی رضامندی پر موقوف سمجھو جو شخص ان کو راضی رکھے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جوان کو ناراض کرے گا خدا اس کو چھوڑ دے گا اور جس کو خدا چھوڑ دے گا عنقریب وہ مواخذہ میں آجائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۱۔ حضرت عیاضؓ ثقفی

حضرت عیاضؓ ثقفی۔عبداللہ بن عیاض کے والد ہیں۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے ان کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۲۔ حضرت عیاضؓ بن جمہور

حضرت عیاضؓ بن جمہور۔ابوبکر اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔حریث بن معلی کندی نے ابن عیاش سے انہوں نے عیاض بن جمہور سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لئے ہوئے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا قصد کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اس کو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کے عذاب سے ڈراؤ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو اس کا خون تمہارے لئے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۳۔ حضرت عیاضؓ بن حارث

حضرت عیاضؓ بن حارث تیمی۔محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا ہیں مدنی ہیں صحابی ہیں۔ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۴۴۔ حضرت عیاضؓ بن حمار

حضرت عیاضؓ بن حمار بن ابی حمار بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حمار بن عرفجہ بن ناجیہ ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے مطرف نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جو عبداللہ بن شخیر نے بن حسن کے دونوں بیٹے تھے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران قطان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ مطرف بن عبداللہ کے قتادہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے درجہ میں کم ہے حضرت نے فرمایا گالی دینے والے دونوں شیطان ہیں جھوٹ خرافات بکتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیڑ کرنے والے کے ذمہ ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض حمار بن تحمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد ہے یہ عیاض اور اقرع بن حابس عقال بن محمد ابن سفیان میں جا کر مل جاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن مندہ سے کئی نام اور درمیان کے چھوٹ گئے ہیں۔

۴۱۴۵۔ حضرت عیاضؓ بن زہیر

حضرت عیاضؓ بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر، قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ شرکائے بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کی وفات شام میں ۳۰ھ میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں ان کا ذکر مشہور ہے۔ زبیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ ان کے چچا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور نہ اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقدی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابوعمر ان کو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جن کا ذکر آگے آئے گا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابوعمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انہوں نے طبقہ اولی میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انہوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں انہوں نے ۳۰ھ میں وفات پائی ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور پھر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۲۰ ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک کہا ہے ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو ان سے یونس بن بکیر اور بکائی اور سلمہ نے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے۔ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم۔

۴۱۴۶۔ حضرت عیاضؓ بن زید عبدی

حضرت عیاضؓ بن زید عبدی۔ ابوالشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبدالقیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۷۔ حضرت عیاضؓ بن سعید ازدی

حضرت عیاضؓ بن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حجری۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۴۸۔ حضرت عیاضؓ بن سلیمان

حضرت عیاضؓ بن سلیمان۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسیں مگر تنہائی میں عذاب الٰہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید و خوف کے ساتھ پکاریں ان کی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ ہو زمین پر نرمی سے چلیں نہ کبر و نخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلیں اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۹۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ تھی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عبداللہ بن عیاض سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ فہر کا آپ کے پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں ہدیۃً لایا ہوں پس اس کو نبیؐ نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میری گھاٹی کی حفاظت کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کی حفاظت کر دی اور اس کو ایک تحریر لکھ دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۰۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ مدنی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ بن ذباب مدنی۔ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے اپنے چچا عیاض بن عبداللہ بن ابی ذباب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۱۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ضمری

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ، ضمری۔ عسکری نے ابوسعید پر استدراک کر کے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ زہری نے لکھا ہے کہ مجھ سے عیاض بن عبداللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول اللہؐ کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم لوگوں تک اس کا اثر نہ پہنچے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۲۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری

حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے اور ابوعبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین بن عبدالرحمٰن سلمی نے روایت کی ہے۔ شریک نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عیاض اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دف نہیں بجاتے جیسا کہ نبیؐ کے زمانے میں بجتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۵۳۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو

حضرت عیاضؓ بن عمرو بن ملیک بن احیحہ بن جلاح۔ صحابی ہیں احد میں اور اس کے مابعد غزوات میں شریک تھے۔ ایوب بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۴۔ حضرت عیاضؓ بن غطیف

حضرت عیاضؓ بن غطیف سکونی۔ ابوبکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوعبیدہ بن جراح کے ساتھیوں میں تھے لوگوں نے ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۵۔ حضرت عیاضؓ بن غنم قریشی

حضرت عیاضؓ بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی، کنیت ان کی ابوسعد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسعید۔ صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابوعبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابوعبیدہ کی بیوی کے بیٹے تھے جب ابوعبیدہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ پر ان کو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی ان کو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبیدہ مقرر کر گئے ہیں اس کو میں معزول نہ کروں گا انہوں نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور ان سے وہاں کے لوگوں نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زرہ کو رواج دیا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن جریم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ ان کو زادالراکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے شریح بن عبید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اس کے فتح کرنے کے درے مارے اس پر ہشام بن حکیم نے ان سے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام ان کے پاس معذرت کرنے کو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ ستاتا ہو عیاض نے کہا ہم نے سنا ہے جو کچھ تم نے سنا ہے اور ہم نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ تنہائی میں اس کو نصیحت کرے کہ اگر وہ قبول کرے تو فبہا نہ قبول کرے تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا تم کو یہ خیال نہیں کہ بادشاہ اگر تم کو قتل کر دے گا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل نے مثنی سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عیاض بن غنم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے اور اگر دوبارہ پیتا ہے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عیاض بن زہیر جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک خیال کیا ہے یا پھر ان تک ان دونوں کا ذکر پہنچا نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض تو وہ ہیں کہ جو ان کو دو خیال کرتے ہیں اور پہلے کو دوسرے کا چچا قرار دیتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں کہ جو ان کو ایک ہی تصور کرتے ہیں۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی اپنی اسناد کو محمد بن سعد تک پہنچا کر روایت کر کے کہا ہے کہ ہم پہلے عیاض بن زہیر کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ دو ہیں۔ پھر کہا ہے کہ محمد بن سعد نے طبقات الکبری میں ایک اور مقام پر ان دونوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ان کے نام میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو لوگ شام گئے ہیں ان میں عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال فہری بھی ہیں۔ یہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ ایک نیک انتہائی سخی انسان تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ کے ساتھ یہ شام میں رہتے تھے۔ جب ابوعبیدہ کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے عیاض بن غنم کو جوان کے ساتھ ہی رہتے تھے حاکم مقرر کیا۔ اور یہ بدستور حضرت عمر کی طرف سے حمص کے حاکم رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے شام ہی میں ۲۰ ہجری کو ۶۰ ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابوقاسم نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔ یہ کلام ابوقاسم کا تھا۔ مگر محمد بن سعد کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہ ظاہر کرے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کے تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ شام جا کر رہے تھے جبکہ پہلے عیاض شام گئے ہی نہیں اور ان کی وفات مدینہ میں ہوئی اور وہ بدر میں شریک تھے۔ اور یہ عیاض بدر میں شریک نہ تھے۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر۔ عیاض بن غنم کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۴۱۵۶۔ حضرت عیاضؓ کندی

حضرت عیاضؓ کندی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیئے اس کو درہ مارو اگر پھر پیئے تو پھر مارو اور پھر پیئے تو اس کی گردن [1] مارو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۷۔ حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی

حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں ان کا ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابواحمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو آپ نے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہ ہوں تو ان کے گھر میں پانی پہنچا دو اور جب ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انہوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سوال کیا۔ اس کو ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ حکم تہدیداً بطور تعزیر کے ہے نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۵۸۔ حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی

حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن معقل کہتے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جس کا نام حازم تھا لے کر گیا آپ نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عقیل: عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی

حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو جعفر مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۶۰۔ حضرت عیینہؓ بن حصن فرازی

حضرت عیینہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس بن غیلان فزاری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مسلمان کی حیثیت سے فتح مکہ میں شریک تھے۔ حنین اور طائف میں شریک تھے۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور بد تہذیب اعراب میں سے تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کئے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت کیوں نہیں طلب کی انہوں نے کہا کہ میں نے قبیلہ مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو کر طلیحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اس کی طرف سے لڑتے تھے انہیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے ان کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اے دشمن خدا تو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زن کے لئے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اس کے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے ان کو رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے۔ دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انہوں نے حضرت عثمان سے سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرأت نہ کر سکتے انہوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں اس قدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو وائل کہتے تھے کہ میں نے (ایک روز) عیینہ بن حصن کو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزوں ہے۔ یہ عیینہ حر بن قیس کے چچا ہیں۔ حر ایک نیک مرد حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں ان کا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ نے اپنے انہیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں لے چلتا کہ آپ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو شایان نہ ہو انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض حر ان کو حضرت کے پاس لے گئے تو انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش نہیں کرتے یہ سن کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انہوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حر نے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہے خذا العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (حاجت سے زائد مال لو اور نیک کام کا حکم دیتے رہو اور جاہل لوگوں سے اعراض کرو) اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے پس حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا ان کی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۱۔ حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی

حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوۂ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے جس کی توفیق سے حرف عین سے شروع ہونے والے صحابہ ناموں کا تذکرہ مکمل ہوا۔

حرف الغین

۴۱۶۲۔ حضرت غاضرہؓ بن سمرہ تمیمی

حضرت غاضرہؓ بن سمرہ بن عمرو بن قرط بن جناب تمیمی عنبری، صحابی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۱۶۳۔ حضرت غالبؓ بن ابجر

حضرت غالبؓ بن ابجر، مزنی۔ بعض لوگ ان کو غالب بن دیخ مزنی شاید یہ ان کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن مغفل نے روایت کی ہے اس کو شریک نے منصور سے انہوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے غالب بن دیخ سے پالے ہوئے گدھوں کی بابت نبیؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے ان گدھوں کا گوشت تمہارے لئے مکروہ کیا ہے جو بستی کے قریب رہتے ہوں اور شعبہ نے اور مسعر نے ان کا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے عبید بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا صرف چند گدھے تھے اور رسول اللہؐ نے پالے ہوئے گدھوں کا گوشت حرام کر دیا تھا لہٰذا میں آپ کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی ہے اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کا گوشت کھلا دو میں نے صرف ان گدھوں کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے جو بستی کے گرد گھومتے ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن مقرن نے قبیلہ قیس عیلان کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۶۴۔ حضرت غالبؓ بن بشر اسدی

حضرت غالبؓ بن بشر اسدی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے طلیحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جب کہ طلیحہ نے بعد نبیؐ کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۴۱۶۵۔ حضرت غالبؓ بن عبداللہ کنانی لیثی

حضرت غالبؓ بن عبداللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام غالب بن عبید اللہ لیثی بیان کیا ہے شمار ان کا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبداللہ بن مسعر لیثی ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تاکہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ ان کو رسول اللہؐ نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شداخ کی ہے یہ لوگ مقام قدید میں رہتے تھے اور حضرت نے ان کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن برصاء لیثی ان کو ملے سب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تم کو گرفتار رکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں لیثی ہیں صحیح نہیں اور اور کلبی اور لیثی میں کوئی فرق نہیں ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انہیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے ان کو کلبی لیثی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

۴۱۶۶۔ حضرت غالبؓ بن فضالہ کنانی

حضرت غالبؓ بن فضالہ، کنانی۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبداللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے **ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول** (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو دلائے ان بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے) اس میں قری سے مراد قبیلہ قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قریظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل فاصلے پر ہے پس نبیؐ نے ایک لشکر بھیجا جس پر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیثی ہوں کیونکہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے غالب بن عبداللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ ان کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہے یہ کاتب کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی ہوگی یا اس میں اختلاف ہوگا واللہ اعلم۔

۴۱۶۷۔ حضرت غرفہؓ ازدی

حضرت غرفہؓ ازدی۔ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو صادق نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ یہی ہیں جن کے لئے نبیؐ نے دعا کی تھی کہ یا اللہ ان کی خرید و فروخت میں برکت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاموں کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارے گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہوگئے اور ہم لوگ بھی ان کے گرد کھڑے ہوگئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرودگاہ ہے اور ان کا خون یہاں گرایا جائے گا جن کا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسین شہید ہوئے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے جس کی بابت حضرت علی نے ہم سے کہا تھا کہ پس میں نے توبہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی حکم کے موافق کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۶۸۔ حضرت غرفہؓ بن حارث کندی

حضرت غرفہؓ بن حارث کندی۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہوکر لڑے تھے۔ ان سے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابن مبارک سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن حارث ازدی سے انہوں نے غرفہ بن حارث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لئے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابوالحسن کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ نے پکڑا پھر دونوں نے مل کر اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اس کے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے غرفہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نصرانی کو مصر میں سنا کہ وہ نبیؐ کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی میں رہتے تھے پس انہوں نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونسہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگوں سے عہد کرچکے ہیں امان دے چکے ہیں غرفہ نے کہا معاذ اللہ ہم ان کو یہ عہد تھوڑے دے چکے ہیں کہ وہ نبیؐ کو برملا برا کہا کریں ہم نے ان کو صرف یہ عہد دیا ہے کہ اپنے کنیسوں میں ان کو اختیار ہے جو چاہیں کہیں (یعنی مسلمانوں کے سامنے کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں) اور اپنے احکام پر عمل کریں ہاں اگر ہمارے پاس سے جانا چاہیں تو ہم ان سے تعرض نہ کریں تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرفہ: غین اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۹۔ حضرت غرقدہؓ (ابوشبیب)

حضرت غرقدہؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیب تھی۔ صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر ابوبکر بن ابی علی نے اپنی سند کے ساتھ زکریا بن عدی سے انہوں نے سلام سے انہوں نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کرے گا اس کا نتیجہ اسی کو اٹھانا پڑے گا کسی کے جرم کا نتیجہ اس کے باپ یا بیٹے پر نہ پڑے گا۔

۴۱۷۰۔ حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری

حضرت غزیہؓ بن حارثا انصاری حارثی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور بعض خزاعی۔ ان سے عباللہ بن رافع مولائے ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بعد مکہ کے ہجرت باقی نہیں اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۱۔ حضرت غزیہؓ بن عمرو انصاری

حضرت غزیہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ یہ سراقہ بن عمرو والد ضمرہ بن غزیہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۷۲۔ حضرت غسانؓ بن جیش

حضرت غسانؓ بن جیش اسدی۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۱۷۳۔ حضرت غسانؓ عبدی

حضرت غسانؓ عبدی، کنیت ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباء و نقیر و حنتم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انہیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی پس ہم سال آئندہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے وہ گنہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۱۷۴۔ حضرت غشمیرؓ بن خرشہ

حضرت غشمیرؓ بن خرشہ۔ ابن درید نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غشمیر بن خرشہ قاری تھے انہیں نے عصما بنت مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

۴۱۷۵۔ حضرت غضیفؓ بن حارث کندی

حضرت غضیفؓ بن حارث کندی۔ بعض لوگ ان کو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہیں۔ زنیم ثمالی کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے کنیت ان کی ابواسماء ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ثمالی ہیں پس یہ ازدی بھی ہوں گے کیونکہ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ ان کا نام غطیف بیان کرتے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انہوں نے غضیف بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ بات مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور علاء بن یزید ثمالی نے غضیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے (باغوں میں جا کر ان کی) کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول اللہؐ کے پاس پکڑ لے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو کھجور تم کو گری ہوئی مل جائے اس کو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۶۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث۔ کندی اور بعض لوگ ان کو غضیف بن حارث کندی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں ان کی بابت اختلاف ہے۔ یونس بن سیف نے کہا ہے کہ ان کا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہے اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو غطیف کندی کہتے ہیں اور بعض ابوغطیف اور بعض غضیف اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ان کو پہلے غضیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

۴۱۷۷۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث کندی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں ان سے صرف ان کے بیٹے عیاض نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیئے تو اس کو مارو پھر پیئے تو پھر مارو پھر پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ ان کا تذکرہ ازدی موصلی نے لکھا ہے مگر اس میں اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۷۸۔ حضرت غطیفؓ

حضرت غطیفؓ یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں عبداللہ بن ابی فروہ نے مکحول سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے غطیف یا ابوغطیف سے روایت کی ہے وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی کی ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام طائے مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی بن عبدالعزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام غضیف یا ابوغضیف ضاد کے ساتھ ہے۔

۴۱۷۹۔ حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان

حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر صحیح نہیں ہے یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے تھے۔ یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انہوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ ان سے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ناحق سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دے دینا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اس طرح لکھ چکے تھے لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا۔

۴۱۸۰۔ حضرت غنامؓ بن اوس انصاری

حضرت غنامؓ بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقدی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ غنام صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں ان کی مراد یہی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے غنام سے روایت کی ہے۔

۴۱۸۱۔ حضرت غنامؓ (ابو عبدالرحمٰن)

حضرت غنامؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھ لے تو گویا اس نے سال بھر روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۲۔ حضرت غنیؓ بن قطیب

حضرت غنیؓ بن قطیب۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۸۳۔ حضرت غنیمؓ بن قیس

حضرت غنیمؓ بن قیس مازنی۔ ان سے ان کے بیٹے جناح نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی روایت نبی سے صحیح نہیں اور نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انہوں نے ان کی کوئی حدیث بیان کی نہ ابو نعیم نے۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبداللہ مازنی سے انہوں نے جناح بن غنیم بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اس نے یہ مصرع پڑھے۔

الا لی الویل علی محمد   قد کنت قبل موتہ بمقعد

ولست بعدہ و موتہ بمخلد

آگاہ رہو محمد کے غم میں میری حالت خراب ہے۔ ان کی وفات سے پہلے میں چین میں تھا اور ان کے بعد مجھے بھی ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

اس کو شعبہ نے عاصم سے انہوں نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انہوں نے نبیؐ کی وفات پر کہے تھے۔

الا لی الویل علی محمد   قد کنت قبل موتہ بمقعد

ابیت لیل آمنا الی الغد

یہ مصرعہ اوپر گذر چکا ہے صرف آخری مصرعہ میں فرق ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا رہا۔
ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام غنیم بن قیس ہے کنیت ان کی ابوالعنبر ہے مازنی ہیں نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ ان سے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی نے روایت کی ہے۔

۴۱۸۴۔ حضرت غیلانؓ بن سلمۃ

حضرت غیلانؓ بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن۔ فتح طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں انہیں رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں منتخب کرلو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اس وقت ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب ان کے ساتھ اسلام لائیں پس نبیؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کرلو۔ قبیلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے ان سے کسریٰ نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے انہوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آ جائے کسریٰ نے ان سے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے والے ہو جن میں حکمت کا نام نہیں پھر اس نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انہوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسریٰ نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دودھ سے اور کھجوروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۸۵۔ حضرت غیلانؓ بن عمرو

حضرت غیلانؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر ابوالملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول اللہؐ کی بنام نجران اور اس پر ابوسفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۶۔ حضرت غیلانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت غیلانؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکن نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جس کو مقام رقہ کے رہنے والوں نے ان سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

حرف الفاء

۴۱۸۷۔ حضرت فاتکؓ (ابوخریم)

حضرت فاتکؓ۔ کنیت ان کی ابوخریم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے دکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یسیر بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں ان کو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں ان کو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں ان پر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں ان پر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں ان پر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہوں حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابوخریم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۸۸۔ حضرت فاتک ؓ بن زید بن واہب عبسی

حضرت فاتک ؓ بن زید بن واہب عبسی۔ رسول اللہ ؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ وثیمہ کا قول ہے۔ اس کو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۸۹۔ حضرت فاتک ؓ بن عمرو خطمی

حضرت فاتک ؓ بن عمرو خطمی۔ حلیس بن عمرو بن قیس نے بنت فارعہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ خود فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا فاتک بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول اللہ ؐ کو سنائی آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ وباللہ اعیذک باللہ من شرما ذرأ وبرأ ومن شرما اعتریت واعتراک واللہ ربی شفاک واعیذک باللہ من شرملقح ومحیل (اللہ کا نام لے کر اللہ سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے ان چیزوں کی جن کو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کئے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں) یہ حدیث اس حدیث کے مشابہ ہے جس کو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہے جن کا تذکرہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۱۹۰۔ حضرت فاتک ؓ

حضرت فاتک ؓ۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبی ؐ کے پاس لایا گیا حضرت نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اس کا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زمانہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اٹھے جن کا نام فاتک تھا انہوں نے ایک خیمہ اس کے لئے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبی ؐ جو شب کو باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص جس کا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاتک نے اس کے لئے خیمہ ایستادہ کر دیا ہے اور آگ جلا دی ہے نبی ؐ نے فرمایا کہ یا اللہ فاتک کو بخش دے جس طرح اس نے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہنچائی۔ اس حدیث کو ابو احمد اور طبرانی اور ابن عدی نے عبدان سے انہوں نے زید بن حریش سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

۴۱۹۱۔ حضرت فاکہ ؓ بن بشر

حضرت فاکہ ؓ بن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔ یہ فاکہ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۲۔ حضرت فاکہ ؓ بن سعد انصاری

حضرت فاکہ ؓ بن سعد بن جبیر بن عنان بن عامر بن خطمہ، انصاری اوسی خطمی۔ کنیت ان ابو عقبہ تھی یہ عبد الرحمن بن سعد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فا کہ کے دادا تھے۔ان سے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبدالرحمٰن بن عقبہ بن فا کہ بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فا کہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فا کہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے کلبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر ہیں حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۳۔حضرت فا کہؓ بن سکن انصاری

حضرت فا کہؓ بن سکن بن زید بن خنساء بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے اور رسول اللہؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔اور کہا ہے سکن کو سکون اور حرکت دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

۴۱۹۴۔حضرت فا کہؓ بن عمرو داری

حضرت فا کہؓ بن عمرو داری۔تمیم داری کے چچا زاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۹۵۔حضرت فا کہؓ بن نعمان داری

حضرت فا کہؓ بن نعمان داری۔تمیم کے خاندان سے ہیں۔ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جن کے لئے رسول اللہؐ نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔جعفر نے ان کا تذکرہ پہلے لوگوں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۶۔حضرت فُجیعؓ بن عبداللہ بکائی

حضرت فُجیعؓ بن عبداللہ بن جندح بن بکاء نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بکائی۔ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے کوفہ میں رہتے تھے۔عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انہوں نے فُجیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے آپ نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے ہم نے کہا کہ ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو آپ نے فرمایا سخت بھوک [1] کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبدالملک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبیؐ کا ہمیں دیا اور کہا اس کی نقل کر لو اور انہوں نے کہا کہ

---

[1] یعنی جب کہ جان کا خوف ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایمن بنت فجیع نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہ ؐ کا فجیع اور ان کے تابعین اہل اسلام کے نام تھا مضمون خط کا یہ تھا کہ جو مسلمان نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے نکالتے رہیں اور اللہ کے نبی کی مدد کریں اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہ خدا و رسول کی امان میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۷۔ حضرت فدیک ؓ ابوبشیر زبیدی

حضرت فدیک ؓ۔ کنیت ان کی ابوبشیر تھی۔ زبیدی حجازی ہیں صحابی ہیں اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو اور اللہ کی زمین میں جہاں چاہے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۸۔ حضرت فدیک ؓ بن عمرو

حضرت فدیک ؓ بن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں دونوں صحابی ہیں۔ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبرانی نے ان کے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں ان کا نام فریک لکھا ہے اور بغوی اور ابوالفتح ازدی نے فویک بیان کیا ہے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی ہے کہ ان کے والد انہیں نبی ؐ کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن فویک کے نام میں گذر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۹۔ حضرت فرات ؓ بن حیان بکری

حضرت فرات ؓ بن حیان بن ثعلبہ بن عبدالعزی بن حبیب بن حبہ بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن لجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل ربعی بکری ثم العجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے۔ یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ؐ نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کر دیں تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآخر مسلمانوں نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول اللہ ؐ کے پاس لے آئے آپ نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ پھر ان سے ان کا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انہوں نے کہا میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں انہیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے ان کو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول اللہ ؐ کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ان کی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انہوں نے حاصل کیا اور نبی ؐ کی نظر مبارک میں ان کی عزت بھی خوب تھی یہاں تک کہ آپ نے ان کو یمامہ میں ایک زمین دی تھی جس کی آمدنی چار ہزار تھی۔ ان کو نبی ؐ نے ثمامہ بن اثال کے پاس مسیلمہ کے قتل کے لئے بھیجا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرات بن حیان نے روایت کی ہے کہ نبی نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت فرمایا کہ ایسے لوگوں کی تم کو اقتدا کرنی چاہئے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم مجھ سے محمد بن محبب ابوہام راہبر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن سعید نے ابواسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے انہوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ان کے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انہیں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محبب: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدہ کی تشدید اور فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر دوسری باء ہے۔

۴۲۰۰۔ حضرت فراتؓ نجرانی

حضرت فراتؓ نجرانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے فرات بحرانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بحرانی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح نام ان کا فرات بن ثعلبہ بہرانی حمصی ہے تابعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے ان کی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ ان سے ضمرہ اور مہاجر فرزندان حبیب نے اور سلیم بن عامر خبائری نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

۴۲۰۱۔ حضرت فراسؓ بن حابس

حضرت فراسؓ بن حابس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو قبیلہ بنی عنبر سے خیال کرتا ہوں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہاں ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جن کے چھڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزندان حابس بھی تھے اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوگیا کہ یہ فراس اقرع بن حابس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۲۔ حضرت فراسؓ عم صفیہ

حضرت فراسؓ۔ صفیہ بنت بحرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبیؐ سے ایک پیالہ جس میں انہوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انہیں دے دیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے کہ نبیؐ کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اس کو نکالتے تھے پس وہ اس میں آب زم زم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرالے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انہوں نے پیالہ مانگا تو ہم نے بیان کیا کہ اس کو کوئی چرالے گیا حضرت عمر نے فرمایا خدا کے لئے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۳۔ حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی

حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شخ قبیلہ لیث کے جن کو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے درد سر میں مبتلا ہوئے تو ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور آپ سے درد سر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا دیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان کی کھال پکڑ کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور درد سر جاتا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۰۴۔ حضرت فراسؓ بن نضر قریشی

حضرت فراسؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۰۵۔ حضرت فراسیؓ

حضرت فراسیؓ۔ بنی فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابواحمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے مسلم بن مخشی سے انہوں نے ابن فراسی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۰۶۔ حضرت فرزدقؓ

حضرت فرزدقؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا نام لکھا ہے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انہوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ (جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا) میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس میں غلطی ہے غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں ان کے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ہاں اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہے تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔ کیونکہ ابن مندہ نے صعصعہ کے ضمن میں یہ لکھا ہے کہ یہ مرزدق کے چچا ہیں اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۰۷۔ حضرت فرقدؓ عجلی

حضرت فرقدؓ عجلی ربعی۔ بعض لوگ ان کو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ان کی والدہ انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئی تھیں اس وقت ان کے گیسو دراز تھے حضرت نے ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی یہ ابوعمر کا قول تھا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقد صحابی ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ دہماء بنت سہل بن ملاس بن فرقد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فرقد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان پر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

۴۲۰۸۔ حضرت فرقدؓ

حضرت فرقدؓ۔ انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن مہران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقد صحابی نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ غلطی کی ہے۔

۴۲۰۹۔ حضرت فروہؓ اسلمی

حضرت فروہؓ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نام ابوتمیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن عروہ کے دادا ہیں۔ مسعود انہیں کے غلام تھے جن کو انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ مسعود کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۰۔ حضرت فروہؓ جہنی

حضرت فروہؓ جہنی شامی صحابی ہیں۔ ان سے بشیر مولیٰ معاویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لئے اچھا کر دے اور اس کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس قدر بیان کیا ہے کہ فروہ صحابی ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۲۱۱۔ حضرت فروہؓ بن خراش ازدی

حضرت فروہؓ بن خراش ازدی۔ ان سے ابولبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بہت رقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الٰہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبّ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۲۔ حضرت فروہؓ بن عامر جذامی

حضرت فروہؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ ان کو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ نبیؐ کو انہوں نے اپنا ایک سفید خچر ہدیۃً دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو بن نافرہ جذامی نفاثی نے رسول اللہؐ کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر ہدیۃً فروہ سلطنت رومؔ کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے ان کا مکان معان میں اور اس کے گردنواح سرزمین شام میں تھا جب اہل رومؔ کو ان کے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے ان کو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ ان کو سولی دینے کے لئے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جس کا نام عفرا تھا جمع ہوئے تو انہوں نے یہ اشعار کہے تھے۔

الا ھل اتی سلمی بان حلیلھا　　علی ماء عفراء فوق احدی الرواحل

علی ناقۃ لم یضرب الفحل امھا　　مسذّبۃ اطرافھا بالمناجل

کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اس کا شوہر عفریٰ نامی چشمہ پر ہے ایک نوجوان اونٹنی پر سوار ہے جس کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زہری کہتے ہیں جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے یہ شعر بھی کہا

بلغ سراۃ المسلمین باننی　　سلم لربی اعظمی وبنانی

مسلمانوں کے سردار کو خبر پہنچا دے کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۳۔ حضرت فروہؓ بن عمرو انصاری

حضرت فروہؓ بن عمرو بن ودقۃ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے ان کے اور عبداللہ بن مخرمہ عامری کے درمیان مواخات کرا دی تھی۔ ان کی حدیث نبیؐ سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوحازم تمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں ان کا نام نہیں لکھا ابن وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے ان کا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل میں اعانت کی تھی مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر نہ کرنے کی نہیں ہوسکتی۔ نبیؐ ان کو اہل مدینہ کے باغوں میں میوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشوں کا شمار کر لیتے تھے پھر ان میں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب بتلاتے تھے اس میں غلطی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۴۔ حضرت فروہؓ بن قیس ابومخارق

حضرت فروہؓ بن قیس۔ کنیت ان کی ابوالمخارق تھی۔ ابوالقاسم بن ابی عبیداللہ نے کتاب العمر میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوامامہ باہلی نے فروہ بن قیس یعنی ابوالمخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اس کے نہیں لکھے جاتے بعد اس کے آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ (جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہوگیا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت ثابت نہیں ہوسکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں لکھے جاتے اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئے گا۔

۴۲۱۵۔ حضرت فروہؓ بن قیس

حضرت فروہؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہے۔ فضل بن شعیب نے عدی بن عدی کندی سے انہوں نے اپنے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر کیا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ سمجھ دار تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا اس پر دعویٰ کر رہا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسی کو ملے گا جس کے نکاح میں وہ لونڈی ہے بعد اس کے کہا کہ اے لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ نہ ہو یہ بڑی ناشکری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

۴۲۱۶۔ حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی

حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستورد کے ساتھ انہوں نے حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر ان کے مقابلہ پر بھیجا تھا اور بعض لوگوں نے ان کو فروہ بن معقل اشجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انہوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوفل اشجعی کے بیٹے ہیں تو نہ صحابی ہیں نہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن غیاث یعنی ابو بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے ابو اسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یاایھا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے ابو اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام فروہ بن نوفل ہے۔

۴۲۱۷۔ حضرت فروہؓ بن مجالد

حضرت فروہؓ بن مجالد۔ خمین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر اکثر محدثین ان کی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ ان سے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہے یہ فروہ ابدال میں شمار کئے جاتے تھے مستجاب الدعوۃ تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۸۔ حضرت فروہؓ بن مسیک

حضرت فروہؓ بن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث بن ذوید بن مالک بن منبہ بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں یمن کے رہنے والے ہیں رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو حضرت نے قبیلہ مراد اور زبید اور مذحج پر سردار بنا کر بھیجا تھا۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہان کندہ سے جدا ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انہوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن مالک تھا اس نے ان لوگوں کو بہت فضیحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے۔

فان نغلب فغلابون قدما — وان نهزم فغير مهزمينا
وما ان طبنا جبن ولكن — منايانا ودولة آخرينا
كذاك الدهر دولة سجال — تكر صروفه حينا فحينا

اگر ہم غالب آئیں تو کوئی بات نہیں ہم ہمیشہ سے غالب آتے رہتے ہیں اور اگر مغلوب ہوتے تب بھی ہم بھاگنے والے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں مگر ہماری موت اور دوسرے کا اقبال ہو تو اس میں کیا حرج دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اس کے پاس تو کل دوسری کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

لما رایت ملوک کندۃ اعرضوا — کالرجل خان الرجل عرق نسائھا

یممت راحلتی اوم محمدا — ارجو فواضلھا وحسن سرائھا

جب میں نے بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اعراض کرتے ہیں جس طرح عرق النساء میں ایک پیر دوسری پر سے عراض کرتا ہے تو میں محمد کے پاس قصد کر کے آیا تاکہ ان کے اخلاق حسنہ سے بہرہ مند ہوں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اے فروہ کیا تم کو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم ردم میں پیش آیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جس کی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا کہ میری قوم پر گذرا اور اس کو ملال نہ ہو حضرت نے فرمایا سنو اس قصہ سے تمہاری قوم کے لئے اسلام میں اور خوبی پیدا ہوگئی۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو آپ نے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے گا اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو انکار کرے اس کے بارے میں چندے توقف کرنا یہاں تک کہ میں تم کو کوئی حکم بھیجوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سبا کسی مقام کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہے نہ عورت کا نام ہے وہ ایک مرد تھا جس کے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو یمن چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔ لخم، جذام، غسان، عاملہ اور جو یمن میں چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں ازد، اشعر، حمیر، کندہ، مذحج، انمار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جس کی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۹۔ حضرت فروہؓ بن مسیکہ

حضرت فروہؓ بن مسیکہ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے ان کے اور فروہ بن مسیک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فروہ بن مسیکہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے ان کے لئے وہ واقعہ اچھا رہا عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن مسیکہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ اور ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انہیں کو فروہ بن مسیکہ بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

۴۲۲۰۔ حضرت فروہؓ بن نعمان

حضرت فروہؓ بن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور احد میں اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۴۲۲۱۔ حضرت فروہؓ

حضرت فروہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ ان کی حدیث معاویہ بن صالح نے ابوعمرو سے انہوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۲۲۔ حضرت فضالہؓ انصاری

حضرت فضالہؓ انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۳۔ حضرت فضالہؓ بن حارثہ

حضرت فضالہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۴۔ حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی

حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی۔ نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۵۔ حضرت فضالہؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت فضالہؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ اہل یمن سے ہیں۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابوبکر بن جریر نے ان کو رسول اللہؐ کے غلاموں میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات شام میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۴۲۲۶۔ حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری

حضرت فضالہؓ بن عبید بن ناقد بن قیس بن صہیب بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری اوسی عمری۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے ان کا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ بعد اس کے یہ شام چلے گئے اور فتح مصر میں شریک تھے شام ہی میں رہتے تھے۔ حضرت معاویہ جب صفین جانے لگے تو ان کو دمشق کا قاضی بنا گئے تھے اور ان سے کہہ گئے تھے کہ اس سے مقصود تمہیں فائدہ پہنچانا نہیں ہے بلکہ میں تمہارے ذریعہ سے دوزخ سے بچنا چاہتا ہوں۔ پھر ان کو حضرت معاویہ نے سردار لشکر بنا کر روم بھیجا چنانچہ یہ دریا میں لڑے اور کچھ لوگوں کو بھی قید کیا ان سے حنش صنعانی اور عمرو بن مالک جنبی اور عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابن محیریز وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابو شجاع یعنی سعید بن یزید سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے غزوہ خیبر میں ایک ہار بارہ اشرفی کو مول لیا اس میں کچھ سونا تھا اور کچھ جواہر میں نے سونا علیحدہ کیا تو اس میں بارہ اشرفی سے زیادہ مال نکلا میں نے نبیؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ جب تک سونا علیحدہ نہ کر لیا جائے ایسی چیزیں نہ بیچی جائیں۔ فضالہ نے ۵۳ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بقول بعض ۶۹ھ میں ان کا جنازہ حضرت معاویہ نے خود اٹھایا اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ اے بیٹے آؤ تم بھی اٹھاؤ اب ان کے بعد کسی ایسے شخص کا جنازہ تم نہ اٹھاؤ گے۔ ان کی وفات دمشق میں ہوئی تھی اور وہیں ان کی اولاد تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۲۷۔ حضرت فضالہؓ لیثی

حضرت فضالہؓ لیثی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو فضالہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بجیرہ بن مالک بن عامر۔ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے ہیں لیثی ہیں اور بعض لوگ ان کو فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی کہتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن بتوں کے توڑنے کے متعلق یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

لو مارایت محمد و جنوده — بالفتح یوم تکسر الاصنام
لرایت نور اللہ اصبح بینا — والشرک یغشی وجهه الاظلام

اگر تم محمدؐ کو اور ان کے لشکر کو دیکھتے فتح مکہ کے دن جب انہوں نے بتوں کو توڑا تو تم دیکھتے نور خدا کو آشکارا اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اشعار کسی اور کے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ فضالہ لیثی زہرانی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کرو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے کہ میں کر لیا کروں اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے کافی ہو جایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین ! کی پابندی رکھو میں نے پوچھا کہ عصرین کیا ہے فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو زہرانی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرانی تابعی ہیں۔ فضالہ لیثی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ جس کو ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۸۔ حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی

حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی۔ ان کا ان صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اس کو علی بن عمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۲۲۹۔ حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی

حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اسماء بن حارثہ کو ان کی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورا کے روزے کا حکم دو ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمٰعیل اور وہب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے یہ ہند اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند نے اسماء سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۰۔ حضرت فضلؓ بن ظالم

حضرت فضلؓ بن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۱۔ حضرت فضلؓ بن عباس قریشی

حضرت فضلؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے یہی تھے حضرت عباس کی کنیت انہیں کے نام پر تھی نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل اور ابراہیم

۱؎ اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ اور نمازیں ان سے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نمازوں میں وقت مستحب کی رعایت نہ ہو سکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اس کی رعایت ہونی چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہم نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبیؐ کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی یہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ ۱۳ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ یرموک میں جو ۱۵ ہجری کا واقعہ ہے شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی ان کے بعد ابوموسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۲۔ حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جوان کے چچازاد بھائی تھے انہوں نے فضل بن عبدالرحمٰن ہاشمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابومسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں شبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ بنی ہاشم نبیؐ کے زمانہ تک عبدالرحمٰن اور فضل نام کا کوئی شخص سوا فضل بن عباس کے نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۲۳۳۔ حضرت فضلؓ بن یحییٰ ازدی

حضرت فضلؓ بن یحییٰ بن قیوم ازدی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہے موسیٰ بن سہل نے کہا ہے کہ یہ فضل ازدی ہیں کنیت ان کی ابویحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیوم سے روایت کی ہے یہ وہی شخص ہیں جو ابوراشد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جن کا نام نبیؐ نے عبدالقیوم رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۳۴۔ حضرت فضیلؓ بن عائذ

حضرت فضیلؓ بن عائذ۔ ان کی کنیت ابوالحماس تھی۔ ان کا تذکرہ ان کے بیٹے حماس کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۳۵۔ حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری

حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری۔ خیبر میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براء بن معرور اور فضیل بن نعمان شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری سلمی خیبر میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔محمد بن سعد نے کہا ہے کہ غزوہ خیبر کے شہداء میں اگر چہ نام تو ملتا ہے مگر ان کا نسب نہیں ملتا اور کہا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ وہم ہے ہو سکتا ہے کہ تذکرہ کرنے والوں مراد طفیل بن نعمان بن خنساء بن سنان ہو۔واللہ اعلم۔ بہر حال ابن اسحاق سے نقل کر کے ان کا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ ابن اسحاق نے کتاب المغازی میں ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے یونس اور ابن سلمہ وغیر ہمانے روایت کی ہے۔واللہ اعلم

۴۲۳۶۔حضرت فلتان ؓ بن عاصم جرمی

حضرت فلتان ؓ بن عاصم جرمی۔بعض لوگ ان کو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ جرم بن ریان بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔یہ کلیب بن شہاب جرمی کے ماموں ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو پکارا کہ اے فلاں اس نے عرض کیا کہ لبیک یارسول اللہ پس اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اس نے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ توراۃ وانجیل میں دیکھتا ہے اس نے کہا دیکھئے میں بیان کرتا ہوں کہ بے شک ہمیں توراۃ میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہوں گے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم نے توراۃ والی صفت سے آپ کو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا کہ اس کی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اس وقت رسول اللہؐ نے تکبیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی میں ہی ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۷۔حضرت فنج ؓ بن دحرج

حضرت فنج ؓ بن دحرج اور بعض لوگ ابن بزج کہتے ہیں۔فارسی و دینباری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام فتح بیان کیا ہے تاء کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ باء اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کی حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے وہ ایک غیر معلوم الاسم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نصب کرنے کے ثواب میں ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن وہب نے اپنے والد سے انہوں نے فنج سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام دینبار میں کچھ کام کیا کرتا تھا اور علاج معالجہ کرتا تھا۔یعلی بن امیہ اہل یمن پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب نبیؐ بھی تھے ان میں ایک شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس آئے جن کی آستین میں کچھ اخروٹ تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اس کی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اس کا پھل جس کسی کو بھی مل جائے گا اس کا ثواب اسی شخص کو ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۸۔ حضرت فویکؓ

حضرت فویکؓ۔ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان کی آنکھیں بالکل سفید ہوگئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول اللہؐ نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اس کا کچھ اثر آنکھ پر پہنچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آ گئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے قبیلہ سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنے ماموں حبیب بن فویک سے روایت کی ہے کہ ان کے والد فویک نے ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کا نام فدیک بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا نام دال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے رائے مہملہ کے ساتھ اور بغوی اور ابوالفتح ازدی اور جعفر نے واو کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمٰعیل بن محمد بن فضل اصفہانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۳۹۔ حضرت فہمؓ بن عمرو

حضرت فہمؓ بن عمرو بن قیس عیلان۔ کنیت ان کی ابوثور فہمی ہے۔ ابوبکر بن علی نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جس کا نام ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے یہ شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہے حالانکہ اس کے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ہاں تابط شرا کا ذکر البتہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۰۔ حضرت فیروزؓ دیلمی

حضرت فیروزؓ دیلمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود عنسی جو یمن میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اس کو انہیں نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمیری کہتے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان کی حدیث پینے کی چیزوں کے متعلق صحیح ہے جب انہوں نے اسود عنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور داذویہ اور قیس بن مکشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اس کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبیؐ کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اس وقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اس کے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ دیلمی سے انہوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اسود کا سر لے کر گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمرہ کی ہے درحقیقت اسود کا سر نبیؐ کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن دیلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فیروز دیلمی نے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتائیے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول انہوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لئے کافی ہے۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابووہب جیشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ابن فیروز دیلمی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں نبیؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۴۱۔ حضرت فیروزؓ ہمدانی

حضرت فیروزؓ ہمدانی، وادعی۔ عمرو بن عبداللہ وادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور سلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن میمون بن فیروز ہمدانی کوفی کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف۔ باب القاف والالف

۴۲۴۲۔ حضرت قاربؓ بن اسود

حضرت قاربؓ بن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قارب بن عبداللہ بن اسود بن مسعود اور ابن مندہ نے ان کو صرف قارب تمیمی لکھا ہے اور ان سب نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے وہب بن عبداللہ بن قارب یا مارب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے حمیدی کے علاوہ اور لوگ ان کا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور و معروف شخص ہیں جب احلاف نبیؐ سے لڑے تو ان کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب فی تہذیب الانساب میں یہ سب حالات بہ تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبیؐ کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انہوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات پر ان سے متفق نہ ہوں گے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم جس کو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے بھیجا تو ابوملیح بن عروہ بن مسعود نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ میرے والد عروہ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہے اس کو بھی ادا کر دیجئے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہے قارب نے کہا یہ تو سچ ہے مگر اس کا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ ہی سے کیا جاتا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بت خانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ قارب بن اسود بن مسعود ثقفی اور حافظ ابوعبداللہ نے قارب کو تمیمی قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ ثقفی مشہور ہیں اور ابوعبداللہ کے سوا کسی نے ان کو تمیمی نہیں کہا۔ اگر یہ قارب وہی ہیں تو پھر یہ ابوعبداللہ کی غلطی ہے ورنہ یہ کوئی اور قارب ہونگے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ قارب بن اسود ثعلبہ بن یربوع کے غلام ہیں۔ اور بعض نے ان کو مارب بھی کہا ہے۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ اوطاس کے دن قبیلہ احلاف کا جھنڈا انہی کے پاس تھا۔ جب مشرکین کو شکست ہوئی تو جھنڈے ایک درخت کے پاس چھوڑ کر یہ اور اس کے قبیلے کے لوگ بھاگ گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطیوں پر گرفت نہیں کرتے بلکہ وہ استدراک صرف وہاں کرتے ہیں جہاں ابن مندہ سے کوئی تذکرہ رہ جائے۔ اور اس میں ابن مندہ کا صرف وہم ہے کہ انہوں نے تمیمی کہا ہے جو کہ یہ ایک مشہور شخص ہیں اور نسب بھی مشہور ہے اور حدیث بھی ایک ہے اور سند بھی ایک ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے تیمی اور ثقفی کو مشتبہ کر دیا ہے۔

۴۲۴۳۔ حضرت قاسمؓ انصاری

حضرت قاسمؓ انصاری۔ ان کا ذکر جابر کی حدیث میں ہے اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اس کو ابوالقاسم کہہ کر نہ پکاریں گے چنانچہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت قاسمؓ مولیٰ ابی بکر الصدیق

حضرت قاسمؓ۔ ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا ابوالقاسم ہے یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انہوں نے ابوالجہم غلام براء سے انہوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اس بودار ترکاری لہسن کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب (یہ ممانعت بطور کراہت کے ہے۔) نہ آئے تاوقتیکہ اس کی بو دفع نہ ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۵۔ حضرت قاسمؓ بن ربیع

حضرت قاسمؓ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس۔ کنیت ان کی ابوالعاص تھی رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہی نام ان کا صحیح ہے۔ ۱۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۶۔ حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ)

حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ) معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔ بعض علماء کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جن کا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبداللہ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ متقدمین میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول اللہؐ کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پہلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں کے نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول اللہؐ کی اولاد میں بے شک کیا جاتا ہے مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد نرینہ سب آپ کے سامنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابوعبداللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قاسم فرزند رسول اللہؐ کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اور اونٹ پر سوار ہو لیتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے۔ (یعنی ان کی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناک الکوثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلے میں ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۷۔ حضرت قاسمؓ (ابوعبدالرحمٰن)

حضرت قاسمؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے داؤد بن حصین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انہوں نے غزوۂ احد میں ایک کافر پر حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو انصاری کیوں نہ کہا حالانکہ تم انصار سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ قاسم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہے جو انصار کی ایک شاخ ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔واللہ اعلم۔

۴۲۴۸۔حضرت قاسمؓ بن مخرمہ قریشی

حضرت قاسمؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف، قریشی مطلبی۔قیس بن مخرمہ کے بھائی ہیں انہیں اور ان کے بھائی صلت کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے سو وسق غلے کے دیئے تھے ان دونوں کی والدہ معمر بن امیہ بن عامر کی بیٹی جو بنی بیاضہ تھیں اور ان دونوں کے بھائی قیس کی والدہ ام ولد تھیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

۴۲۴۹۔حضرت قاطعؓ بن سارق

حضرت قاطعؓ بن سارق۔کنیت ان کی ابوصفرہ تھی۔رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابوصفرہ رکھی تھی۔ان کی حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے اباواجداد سے روایت کی ہے کہ ابو صفرہ نبیؐ کی خدمت میں آئے اور وہ اس وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو دو گز ان کے پیچھے لٹک رہا تھا ان کا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو آپ ان کے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو بن شہاب بن مرہ بن ہلقام بن جلندی بن مستکبر بن جلندی۔جلندی وہی شخص ہیں جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تھا تمہارا نام ابوصفرہ رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کرو انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے جس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ہشام بن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ظالم بن سراق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السما ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

۴۲۵۰۔حضرت قباثؓ بن اشیم

حضرت قباثؓ بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ ان کو لیثی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔دمشق میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے عبدشمس کا زمانہ انہوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تمیز کو پہنچ چکے تھے اس ہاتھی کی لید بھی انہوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ ان سے عبدالملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہؐ انہوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہؐ مجھ سے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اصبغ بن عبدالعزیٰ نے انس سے انہوں نے ان کے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیثی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمہیں نے کہا ہے کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور ان کے اصحاب کو رد کر دیں قباث نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اس کے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اس کو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہے۔ ان سے عامر بن زیاد لیثی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیثی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اس کا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابوحاتم سے بھی میں نے پوچھا مگر ان کو بھی معلوم نہ تھا۔ ان کے نام میں قاف ضمہ ہے اور باء موحدہ اور آخر پر ثاء مثلثہ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے مگر قاف کو فتحہ صحیح ہے۔

۴۲۵۱۔ حضرت قبیصہؓ بن اسود طائی

حضرت قبیصہؓ بن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن حبان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہے۔ قبیلہ طے سے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۵۲۔ حضرت قبیصہؓ بجلی

حضرت قبیصہؓ بجلی۔ انہوں نے نبیؐ سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہے ہشام دستوائی نے قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لئے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہلال بن عامر سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا ہے اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ ہلالی سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث غلط ہے اور ابونعیم نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر میرے نزدیک ان کا نام قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے۔

۴۲۵۳۔ حضرت قبیصہؓ بن براء

حضرت قبیصہؓ بن براء۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ثابت نہیں ہے۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن براء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب فلاں سرزمین میں خسف ہوگا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا مجاہد نے کہا ہے کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا ہے وہاں خسف ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر اس حدیث میں نبیؐ کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۵۴۔ حضرت قبیصہؓ بن برمہ

حضرت قبیصہؓ بن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ ان کا نسب ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کے بعض لڑکوں نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپ نے پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے مر چکے ہیں۔ اس نے کہا تین آپ نے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کے لئے مضبوط گھر ابنا لیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن برمہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انہوں نے اپنے والد یزید سے انہوں نے ان کے دادا قبیصہ سے روایت کی ہے۔ نیز قبیصہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہوں گے بیان کیا گیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ ابن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۵۵۔ حضرت قبیصہؓ بن جابر

حضرت قبیصہؓ بن جابر۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۶۔ حضرت قبیصہؓ بن دمون

حضرت قبیصہؓ بن دمون بن عبید بن مالک بن ہمقل بن سنی بن نعمان بن ذی الم بن صدف صدفی۔ انہوں نے اور ان کے بھائی ہمیل بن دمون نے نبیؐ سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول اللہؐ نے طائف میں ٹھہرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہے دمون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۷۔ حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب

حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خزاعی کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال۔ انہوں نے نبیؐ سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انہیں دعا دی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوالدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے اور رجاء بن حیوۃ اور مکحول وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اس امت کے علماء میں ان کا شمار کیا گیا ہے عبدالملک بن مروان کی انگشتری انہیں کے پاس رہتی تھیں۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یک دم نکاح کرے۔ ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۸۔ حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ

حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرمہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرمہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی حدیث کے ساتھ قبیصہ بن برمہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔ اور ابن مندہ نے قبیصہ بن برمہ کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابوموسیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ باپ یا دادا کے نام میں ذرا اختلاف دیکھا تو ان کو الگ تصور کر کے تذکرہ لکھ دیتے ہیں' اگر ہم ایسے تمام تذکرے لکھنے لگتے تو یہ کتاب بہت طویل ہو جاتی۔ شاید کہ بعض نسخوں میں باء سے پہلے شین کا اضافہ ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۹۔ حضرت قبیصہؓ بن مخارق

حضرت قبیصہؓ بن مخارق بن عبداللہ بن شداد بن ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے کنیت ان کی ابوبشر تھی۔ ابوالعباس یعنی محمد بن یزید نے بیان کیا ہے کہ قبیصہ صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان ہندی اور ابوقلابہ نے اور ان کے بیٹے قطن بن قبیصہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رئاب سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرض ہو گیا تھا تو میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال آ جائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال صرف تین آدمیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے حلال ہے ایک وہ کہ جس پر قرض ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتی کہ اس کی قوم کے تین آدمی کہہ دیں کہ فلاں شخص فاقہ میں مبتلا ہے بس ان تین کے سوا اور کسی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت خوف زدہ ہو کر باہر نکلے آپ کا کپڑا زمین پر لوٹتا جاتا تھا میں اس وقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے فراغت کی تو گرہن موقوف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب [1] پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ یہ حدیث ان لوگوں کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ قبیصہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ ہلالی ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیصہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۰۔ حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی

حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ابوالولید طیالسی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انہوں نے صالح بن عبید سے انہوں نے قبیصہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انہیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ ابو ہاشم کا نام عمار بن عمارہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۱۔ حضرت قبیصہؓ وہب کے والد

حضرت قبیصہؓ۔ وہب کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے حیان بن مخارق سے انہوں نے وہب بن قبیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چڑیوں کے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۲۔ حضرت قبیصہؓ

حضرت قبیصہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو ظہر کے بعد ہو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن معلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فصل نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کے حضور میں آپ کے ماموں کے خاندان کے ایک شخص قبیصہ نامی آئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اے قبیصہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہو گیا ہڈیاں تمہاری کمزور ہو گئیں اور موت تمہارے قریب آ گئی انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا اگر حاضر ہونے کی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہڈیاں میری پتلی ہو گئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتایئے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اے قبیصہ کیا کہا پھر تو کہو چنانچہ انہوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارے گرد جس قدر درخت اور پتھر ہیں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ صبح کو نماز فجر کے بعد تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کرو **سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ** اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دنیا میں دے گا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور فالج سے محفوظ رہو گے اور آخرت کے لئے یہ دعا پڑھ لیا کرو **اللھم اھدنی من عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک** اس حدیث کو نافع بن عبداللہ یعنی ابو ہرمز نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبیصہ بن مخارق رسول اللہؐ کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبیصہ اور قبیصہ بن مخارق اور قبیصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

۴۲۶۳۔ حضرت قتادہؓ اسدی

حضرت قتادہؓ اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انہوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہدیہ کر دوں حضرت نے فرمایا اس کو مطلق العنان نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۴۔ حضرت قتادہؓ بن اعود تمیمی

حضرت قتادہؓ بن اعور بن ساعدہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ تمیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ وحدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی صحبت سے قبل وفد آنے کے مشرف ہو چکے تھے اور آپ نے ان کو تحریر موضع شبکہ کے لئے جو مقام دہناء میں ہے لکھ دی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۵۔ حضرت قتادہؓ انصاری

حضرت قتادہؓ انصاری۔ عرفطہ کے بھائی ہیں ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی کے نام میں کیا ہے۔ اس کو ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۶۶۔ حضرت قتادہؓ بن اوفی

حضرت قتادہؓ بن اوفی اور بعض لوگ ان کو قتادہ بن ابی اوفی کہتے ہیں محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفی بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے تمیمی سعدی اور عبشمی ہیں۔ والد ہیں ایاس بن قتادہ کو یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ ان کے بیٹے ایاس وہی ہیں جنہوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جب کہ قبیلہ تمیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تمیم نے مسعود بن عمر سردار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انہوں نے دس دیتیں ادا کی تھیں۔ احنف بن قیس کے بھانجے ہیں یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

فلو اسقیتھم عسلا مصفی   بماء المزن اوماء الفرات

لقالوا انہ ملح اجاج   ارادبہ لنا احدی الھنات

اگر میں ان لوگوں کو شہد آب باراں یا آب فرات میں گھول کر پلاؤں تب بھی وہ کہیں گے کہ اس نے ہمیں کھاری پانی پلایا اس سے ہمیں تکلیف پہنچانا مقصود تھا۔

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۷۔ حضرت قتادہؓ بن عیاش

حضرت قتادہؓ بن عیاش۔ کنیت ان کی ابوہشام ہے۔ جرشی ہیں اور بعض لوگ رہادی کہتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہاں تم رہو خیر کے ساتھ تم کو رکھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۸۔ حضرت قتادہؓ بن قیس صدفی

حضرت قتادہؓ بن قیس بن حبش صدفی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ مصر میں ان کی کچھ زمین لوگوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۶۹۔ حضرت قتادہؓ لیثی

حضرت قتادہؓ لیثی۔ کنیت ان کی ابوعمیر ہے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن عمیر لیثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبیؐ کے صحابی تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انہیں کی معلوم ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۷۰۔ حضرت قتادہؓ بن ملحان

حضرت قتادہؓ بن ملحان قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انہوں نے عبدالملک بن منہال یا ملحان سے روایت کیا ہے مگر صحیح ملحان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۱۔ حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری

حضرت قتادہؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی اور بقول بعض ابوعمر بعض ابوعبداللہ کہتے ہیں۔ ابوسعید خدری کے اخیافی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے غزوۂ بدر میں ان کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خندق میں ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر درست کر دیا تھا اور وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی۔ ہمیں ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد خمیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہوگئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس میں لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی تھی۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کی آنکھ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئی اور بہہ کر رخسار پر آ گئی لوگوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ ڈالیں نبیؐ سے اس کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور ان کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی سے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حدقہ چشم کو دبا دیا اس کے بعد یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کی کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی۔ اصمعی نے ابو معشر مدنی سے روایت کی ہے کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبدالعزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لے گئے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه فردت بکف المصطفی احسن الرد

فعادت کما کانت لاول امرها فیاحسن ما عین ویا حسن مارد

میں اس کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ رخسار پر بہہ کر آ گئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

عمر بن عبدالعزیز نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

تلک المکارم لا قعبان من لبن شیبا بماء فعادابعد ابوالا

اصلی بزرگیاں یہ ہیں یہ دودھ کے قدح نہیں ہیں جس میں پانی ملا کر پیشاب کے ہم رنگ کر دیا گیا ہو۔

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک شب کو نماز عشاء کے لئے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوندر ہی تھی رسول اللہؐ نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں آپ نے پوچھا کہ قتادہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہؐ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہوں گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ آپ نے مجھ کو ایک خمیدہ لکڑی دی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان سے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابو قتادہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان سے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن محمد ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۲۳ ہجری میں بعمر ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ ان کی قبر میں اترے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کی دونوں آنکھیں زخمی ہو گئی تھیں اور بہہ کر رخساروں پر آ گئی تھیں رسول اللہؐ نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲۔ حضرت قتادہؓ والد یزید

حضرت قتادہؓ۔ یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابو بلال مزنی سے روایت کی ہے کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو میں ان کے ترکہ کا مالک ہوا ان کے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اس کے بعد میری بہن اسلام لائیں اور انہوں نے میراث میں مجھ سے جھگڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبداللہ بن ارقم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملے گا چنانچہ میری بہن بھی اس باغ میں میری شریک ہوگئیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والثاء والدال

۴۲۷۳۔ حضرت قثمؓ بن عباس

حضرت قثمؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں اور عبیداللہ اور قثم فرزندان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول اللہؐ سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو آپ نے اپنے آگے بٹھا لیا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا حضرت عباس کو عبیداللہ سے زیادہ محبت تھی مگر ان کو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی[1] نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول اللہؐ کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث نہ ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبدالرحمٰن ابن خالد تھے انہوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا قثم نے وہ جواب دیا تھا جو اوپر مذکور ہوا۔

یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخر میں ان کو رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپؐ کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے ان میں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اس کو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے

---

[1] یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ ان کے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہے اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا مراد ہو تو وہ انبیاء کے لئے قطعاً مفقود ہے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصحیف ہوگئی ہے اصل لفظ قرب تھا جس کو راوی نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے ابوالحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ وہ بات ہم سے بیان کر دیں حضرت علی نے کہا شاید تم سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہے۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہدہ پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہے اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول اللہؐ کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انہوں نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھا اور راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سوار پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے **واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔** قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۴۔ حضرت قدامہؓ بن حنظلہ

حضرت قدامہؓ بن حنظلہ ثقفی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے غضیف بن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۵۔ حضرت قدامہؓ بن عبداللہ عامری

حضرت قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انہوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام بدو جو بلاد نجد سے ہے مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکا نہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ عزرب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انہوں نے قدامہ کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو شب عرفہ میں دیکھا آپ حبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۷۶۔ حضرت قدامہؓ بن مالک

حضرت قدامہؓ بن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشیرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۷۔ حضرت قدامہؓ مظعون

حضرت قدامہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان بن مظعون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبداللہ فرزندان حضرت عمر کے ماموں تھے اور صفیہ بنت خطاب ان کے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبداللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میرے ماموں عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہوگئی یہ خبر رسول اللہؐ کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں نے اس کے لئے اچھی جگہ تجویز کی ہے آپ نے فرمایا اس کو اس کی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہیں پھر آپ نے مجھ سے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جارود عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چونکہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہٰذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کو اس کی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جارود نے کہا ابوہریرہ حضرت عمر نے ابوہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قے کر رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت نہ دی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جارود نے پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جارود نے کہا کہ اے عمر خدا کی قسم یہ انصاف نہیں ہے کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا مجھ کو دو حضرت ابوہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھیے جو قدامہ کی بیوی ہے حضرت عمر نے اس کو بلوا بھیجا اور اس سے پوچھا اس نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامہ سے کہا کہ اب میں تم پر حد جاری کروں گا قدامہ نے کہا بالفرض اگر میں پیتا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامہ نے کہا دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے پرہیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کے بعد اس کے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر حد جاری کرنے کی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہے کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ ان کو سزا دیں حضرت عمر[1] نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا دروں کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی حد میری گردن پر رہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اس کے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انہوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامہ بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیا میں حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنے والا خواب میں میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قدامہ سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہے لہٰذا جلد ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے ان سے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریج نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے سوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامہ کی وفات ۳۶ ہجری میں بعمر ۶۸ سال ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ کہ رسول اللہؐ نے نعمان کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہٰذا ایوب کا قول بے دلیل ہے واللہ اعلم۔

۴۲۷۸۔ حضرت قدامہؓ بن ملحان

حضرت قدامہؓ بن ملحان جحی۔ عبدالملک کے والد ہیں۔ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگوں اللہ نے تم سے جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دیں ہیں الخ۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالملک بن قدامہ بن ملحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ ہم کو شب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودھویں پندرھویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ جحی ہیں اور انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن ملحان کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] بعض تباہ کاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم کیا ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں انہوں نے بہت حیل حجت کی بوجہ اس کے کہ وہ ان کے عزیز تھے مگر وہ آنکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انہوں نے حیل حجت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انہوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرض سے وہ فراغت پا لیں۔ فاروق اعظم اور اجرائے حدود الٰہی میں سستی معاذ اللہ معاذ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۷۹۔ حضرت قدامہؓ

حضرت قدامہؓ۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ تفرد کر کے بیان کیا ہے اور انہوں نے عرزب بن ابراہیم ثقفی سے انہوں نے حمید بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ حبرہ کا حلہ پہنے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبداللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھ سے میرے چچا قدامہ بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا۔پس نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ابن شاہین نے صرف اس قدر کیا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

۴۲۸۰۔ حضرت قددؓ بن عمار سلمی

حضرت قددؓ بن عمار، سلمی۔نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول اللہؐ کی خدمت میں فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار۔لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لئے آئے ہیں پھر رسول اللہؐ نے ان میں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الایمان خوشرو لڑکا کہاں ہے لوگوں نے کہا آپ قدد بن عمار کو پوچھتے ہیں اس کا انتقال ہو گیا رسول اللہؐ نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی قدد اس سے پہلے نبیؐ کے حضور میں آچکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں بنی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لے کر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لے کر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیئے ان کو لے کر آرہے تھے کہ اثنائے راہ موت آگئی پس انہوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور ان کو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور اخنس میں یزید کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہے ان کی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلا بھیجو چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان پر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جن کی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے۔

القائد المائة التی وفی بھا تسع المئین فتم الفا اقرعا

وہ سردار جو سو آدمیوں کو لئے آرہا تھا نو سو کی تعداد سے پوری ہو کر ہزار ہو گئی۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۸۱۔ حضرت قدادؓ بن حدرجان

حضرت قدادؓ بن حدرجان بن مالک یمانی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی جزء بن حدرجان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

باب القاف والراء

۴۲۸۲۔ حضرت قردہؓ بن نفاثہ سلولی

حضرت قردہؓ بن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبداللہ بن تمیمہ سلولی۔ مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد ان کی ماں سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے یہ قردہ شاعر تھے اور ان کی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں آئے تھے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لا چکے تھے اس وقت انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

بان الشباب فلم احفل به بالا — واقبل الشيب والاسلام اقبالا

وقدار وى نديمى من مشعشعة — وقد اقلب اور اكاوا كفالا

فالحمدلله اذلم ياتنى اجلى — حتى اكتسيت من الاسلام سربالا

جوانی رخصت ہوگئی مگر کچھ پرواہ نہیں ہوئی۔ بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہوگئے اور ان کے سرین وشانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حاصل کر لیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ آخری شعر لبید کا ہے اسلام کے بعد اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابوعبیدہ کا بیان ہے نیز قردہ کے اشعار یہ بھی ہیں۔

اصبحت شيخا ارى الشخصين اربعة — والشخص شخصين لما مسى الكبر

لا اسمع الصوت حتى استدير له — وحال بالسمع دونى المنظر العسر

وكنت امشى على الساقين معتدلا — فصرت امشى على ما تنبت الشجر

اذا اقوم عجنت الارض متكئا — على البراجم حتى يذهب النفر

ترجمہ میں بوڑھا ہوگیا دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اس کی طرف میرے اور سماعت کے درمیان میں کوئی سخت چیز حائل ہو جاتی۔ میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو الفتح ازدی اور ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا فروہ ہے جو پہلے گزر چکا۔

۴۲۸۳۔ حضرت قرطؓ بن جریر ازدی

حضرت قرطؓ بن جریر ازدی۔ جریر بن عبدالحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد عبداللہ بن قرط سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ بندوں کا شکریہ بھی نہیں ادا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۴۔ حضرت قرطؓ بن ربیعہ

حضرت قرطؓ بن ربیعہ۔ قاضی ابو احمد بن عسال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا حلیہ شریف مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے ان کو حضر موت میں کچھ زمین دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۵۔ حضرت قرظہؓ بن کعب

حضرت قرظہؓ بن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ، انصاری خزرجی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ جندبہ بنت ثابت بن سنان تھیں اور ان کے اخیافی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرظہ غزوہ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انہوں نے ۲۳ ہجری میں بعہد خلافت حضرت عمر رے کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا جب کہ وہ جنگ جمل کے لئے جانے لگے اور جب صفین کے لئے جانے لگے تو ان کو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابو مسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کر کے کہا میں ابو مسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر سنتے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرظہ حضرت علی کے ساتھ ان کی لڑائیوں میں شریک رہے اور ان کی خلافت میں اپنے گھر میں بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جب کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان کی وفات ہوئی مگر پہلا صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جن پر اہل کوفہ روئے یہ علی بن ربیعہ کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۸۶۔ حضرت قرہؓ بن ایاس

حضرت قرہؓ بن ایاس بن ہلال بن ریاب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزنی۔ یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے ابوایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اس وقت وہ کم سن بچہ تھے تو حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انہوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہؐ کے عہد میں بچے تھے ہم سے ابراہیم وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بیان کر کے کہا کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس وقت اہل شام میں خرابی آ جائے اس وقت تم میں خیریت رہے گی میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ فتح یاب رہے گا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجئے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اس کو دیکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان قرہ کو ازارقہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس کا اس طرح ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبس بن کریز قریشی عبشمی حضرت معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج لے کر ازارقہ کی لڑائی کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کے بھائی مسلم بن عبس بھی تھے اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریز کے چچازاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مزنی اور ان کے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۷۔ حضرت قرہؓ بن حصین

حضرت قرہؓ بن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس بن بغیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبراء کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۸۸۔ حضرت قرہؓ بن دعموص

حضرت قرہؓ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ہمراہ جن میں قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے تھے جریر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اس نے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ مجھ سے میرے آقا قرہ بن دعموص کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبیؐ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہنچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس غلام نمیری کے لئے استغفار کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخش دے اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

قریع: قاف کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۴۲۸۹۔ حضرت قرہؓ بن عقبہ

حضرت قرہؓ بن عقبہ بن قرہ، انصاری اشہلی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۰۔ حضرت قرہؓ بن ہبیرۃ

حضرت قرہؓ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابو سعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انہوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر خدا اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابو القاسم بن علی بن عسا کرنے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح اور یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے ان کو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھ سے کیا کہا تھا انہوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ [1] اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم ان کو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم ان کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہہ کر جب یہ چلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہے وہ کامیاب ہوگا پھر جب رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی ان کے ساتھ تھے اور ان کو رسول اللہؐ نے اپنے استعمال کئے ہوئے دو کپڑے عنایت کئے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قرہ صتمہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] کفار عرب اللہ کو بھی مانتے تھے اور اس کے سوا اور بھی بہت سے خدا انہوں نے بنا رکھے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۲۹۱۔ حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ

حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ۔ امرء القیس بن زید مناہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو رمثہ کو اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو نہ اس کے کسی قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اس کے بعد آپ نے قریط کو بلایا اور ان کو اپنے زانو پر بٹھالیا اور ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہز بن قریط کے والد ہیں ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابو مسلم کے ساتھ تھے اور ابو رمثہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر ہاں اکثر روایات میں ان کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاء والسین والشین

۴۲۹۲۔ حضرت قزعہؓ بن کعب

حضرت قزعہؓ بن کعب۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۳۔ حضرت قسؓ بن ساعدہ

حضرت قسؓ بن ساعدہ، ایادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا نبیؐ کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۴۔ حضرت قسامہؓ بن حنظلہ

حضرت قسامہؓ بن حنظلہ طائی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث میں ان کا تذکرہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۵۔ حضرت قسامہؓ بن زہیر

حضرت قسامہؓ بن زہیر۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ یزید رقاشی نے موسیٰ بن سیار سے انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابو موسیٰ (اشعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۲۹۶۔ حضرت قشیرؓ (ابواسرائیل)

حضرت قشیرؓ۔ کنیت ان کی ابواسرائیل تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور کلام کرنے کی[1] نذر کی تھی۔ بغوی نے ان کا نام قشیر بیان کیا ہے اور انہوں نے اسی طرح کریب سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب القاف والصاد والضاد

۴۲۹۷۔ حضرت قصیؓ بن ظالم

حضرت قصیؓ بن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن سنبس طائی سنبسی۔ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۹۸۔ حضرت قصیؓ بن عمرو

حضرت قصیؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب میں ہے اوپر ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ جعفر نے ان کا نام قصی بن ابی عمرو حمیری بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۹۔ حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی

حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ایک حدیث میں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اوزاعی نے ابن سراقہ سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابوعبیدہ بن جراح و شرحبیل بن حسنہ و قضاعی بن عامر یہ تحریر ۱۳ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ تاریخ کا رواج حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں نہ تھا بعد اس کے ہوا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۰۔ حضرت قضاعیؓ بن عمرو

حضرت قضاعیؓ بن عمرو۔ رسول اللہؐ کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہے ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

[1] یہ نذر زمانے جاہلیت کی ہے اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب القاف والطاء والعین

۴۳۰۱۔ حضرت قطبہؓ بن جزی

حضرت قطبہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالحوصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحویصلہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ ان کی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لئے اور اپنی بیٹی حویصہ کے لئے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن حریز کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خالد نے ان کو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے اور یہاں انہوں نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے ایلہ کو انہوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے۔ بخاری نے بھی ان کو قطبہ بن قتادہ لکھا ہے اور امیر ابونصر نے قطبہ بن جریر ابوالحوصلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ابوالحویصہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۰۲۔ حضرت قطبہؓ بن عامر

حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوزید ہے بیعت عقبہ اولی وثانیہ میں شریک تھے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ احد میں ان کے جسم پر نو زخم لگے تھے غزوۂ بدر میں انہوں نے ایک پتھر دونوں صفوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائے گا تو میں بھی بھاگ جاؤں گا ورنہ نہیں۔ ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کے پیچھے ہولئے آپ نے جوان کو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں آپ کی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی لیس البربان تاتوا البیوت من ظهورها قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۳۔ حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو

حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، انصاری خزرجی ثم من بنی دینار، غزوہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۰۴۔ حضرت قطبہؓ بن قتادہ

حضرت قطبہؓ بن قتادہ سدوسی اور بعض لوگ ان کو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے ہیں اور عمران بن جدیر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قطبہ بن قتادہ بن حریز۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ یہی ہیں جن کو خالد بن ولید نے ۱۲ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ان سے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی حوبصلہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دے کر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوان تھے۔ قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوان وہاں پہنچے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۵۔ حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری

حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری۔غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوۂ موتہ مسلمانوں کے میمنہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعربہ کا سردار تھا حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے۔

طعنت ابن رافلہ الرائشی　　　برمح مضی فیہ ثم انحطم

ضربت علی جیدہ ضربۃ　　　فمال کما مال غصن السلم

وسقنا نساء بنی عمہ　　　غداۃ رقوقین سوق النعم

میں نے ابن رافلہ کو جو شاہان یمن کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا وہ نیزہ اس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گیا۔ میں نے اس کی گردن پر ایک ضرب دے ماری اور وہ اس طرح جھک گیا جیسے سلمہ کی شاخ جھک جاتی ہے اور ہم اس کے خاندان کی عورتوں کو اس کے دفن کے دوسرے ہی دن بکریوں کی طرح ہانک لائے۔

یہ قطبہ عذری ہیں اور جوان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں ورنہ دو واللہ اعلم۔

۴۳۰۶۔ حضرت قطبہؓ بن مالک

حضرت قطبہؓ بن مالک، ثعلبی۔اور بعض لوگ ثغلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہیں۔قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ ان کو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں اور ابن عقدہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قبیلہ بنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثعل سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات لھا طلع نضید پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۷۔ حضرت قطنؓ بن حارثہ

حضرت قطنؓ بن حارثہ، کلبی، علیمی۔ بنی علیم بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برسے یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جس کے الفاظ بہت نادر ہیں اس کو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک دوسری روایت بھی ہے جس کو ہشام بن کلبی نے اپنے والد سے وہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور ان کے حلفاء کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۰۸۔ حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد

حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو جوتی پہنو اور برہنہ پا بھی چلو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہونے کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ان کی حدیث بسند عبداللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۹۔ حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی۔ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کارنمایاں ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز ان کی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے ان کو حضرت علی نے طلحہ وزبیر سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور وہ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہی ہیں جن کی بابت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ قعقاع کی آواز لشکر میں ہزار مردوں سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۱۰۔ حضرت قعقاعؓ بن معبد تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سرداروں میں سے تھے۔ نبیؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم ہمیشہ میری مخالفت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۱۱۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے ان کا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہوں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول اللہ ﷺ نے قعقاع کو خبر لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انہوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اس نے اپنے ساتھ والوں کو جمع کر کے لڑائی کے لئے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والفاء واللام والمیم

۴۳۱۲۔ حضرت قفیر رضی اللہ عنہ

حضرت قفیر رضی اللہ عنہ۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبید اللہ بن انس نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ کے ایک غلام تھے جن کا نام قفیر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۳۔ حضرت قلیب رضی اللہ عنہ

حضرت قلیب رضی اللہ عنہ۔ محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جن کا مرداس تھا یہ اپنی قوم سے جب کہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا جس پر قلیب سردار تھے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۴۔ حضرت قمذا رضی اللہ عنہ

حضرت قمذا رضی اللہ عنہ۔ ابوالفتح ازدی نے اسمائے مفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صالح بن سماعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معمر تھے ان کے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں قمذا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیاسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب القاف والنون والہاء

۴۳۱۵۔ حضرت قنانؓ بن دارم

حضرت قنانؓ بن دارم بن افلت بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور دار قطنی اور امیر ابونصر کا بیان ہے۔

۴۳۱۶۔ حضرت قنانؓ (ابوعبداللہ) اسلمی

حضرت قنانؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ اسلمی ہیں عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبیداللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے عبداللہ بن قنان اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہے تو اس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے تیز گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۷۔ حضرت قنفذؓ بن عمیر

حضرت قنفذؓ بن عمیر بن جدعان تیمی۔ صحابی ہیں حضرت عمر نے ان کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اس کے معزول کر دیا اور نافع بن عبدالحارث کو ان کی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قنفذ تیمی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے قنفذ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھ سے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۸۔ حضرت قہیدؓ بن مطرف

حضرت قہیدؓ بن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیا کے درمیان میں ہے ان کی سکونت تھی۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قہید سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اس کو منع کرو انہوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے ان کو لڑنے کی اجازت دی انہوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہماری کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں۔ قہید نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیاء

۴۳۱۹۔حضرت قیسؓ (ابوالافلح)

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوالافلح تھی۔ بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ اوس کے خلفاء میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کے ابوالافلح کا نام قیس بن عصمہ بنؓ مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے پہلے گذر چکے تھے ان کے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جن کی حفاظت بھڑوں [1] نے کی تھی قصہ ان کا مشہور ہے۔شاید ان کا نام اور ان کے والد کا نام رہ گیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس قول کو کسی سے نقل نہیں کیا۔ابوموسیٰ نے جوان کو قبیلہ اوس کے حلفا میں لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ان کا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہے۔بنی ضبیعہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہے واللہ اعلم۔

۴۳۲۰۔حضرت قیسؓ انصاری

حضرت قیسؓ انصاری۔عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہے ہمیں اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کرکے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اس کو حیض آتا تھا نماز ترک کردے اس زمانہ کے ختم ہوجانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا ہے کہ قیس ہے۔ترمذی نے کہا ہے کہ میں نے محمد یعنی بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے ان سے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ان کا نام دینار تھا مگر انہوں نے اس پر توجہ نہیں کی اور حسن بن سفیان نے اور مطین نے ان کا نام قیس بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید خطمی تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۱۔حضرت قیسؓ بن بجدا

حضرت قیسؓ بن بجدا۔اور بعض لوگ ان کو قیس بن بحر بن طریف بن سحمہ بن عبداللہ بن ہلال کہتے ہیں۔اشجعی ہیں نبیؐ کی

---

[1] یہ قصہ حضرت عاصم کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے ان کو شہید کیا تو انہوں نے دعا مانگی کہ میری نعش ان کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے آکر ان کی نعش کو گھیر لیا جس کی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جاسکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف میں ان کے کچھ اشعار بھی ہیں جن کو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۲۔حضرت قیسؓ تمیمی

حضرت قیسؓ تمیمی۔ان سے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۲۳۔حضرت قیسؓ بن جابر

حضرت قیسؓ بن جابر بن غنم بن دودان۔مہاجرین اولین میں سے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور شخص ہیں تو چاہیے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق کیا جاتا تا کہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

۴۳۲۴۔حضرت قیسؓ ابوجبیرہ

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوجبیرہ تھی۔ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی و لا تنابزو بالالقاب (کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو) ان کی حدیث میں اضطراب بہت ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۵۔حضرت قیسؓ بن حجدر

حضرت قیسؓ بن حجدر بن ثعلبہ بن عبدرضی بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طرماح شاعر کے دادا تھے طرماح کا نسب اس طرح ہے طرماح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن حجدر۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۶۔حضرت قیسؓ جذامی

حضرت قیسؓ جذامی۔ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔شام میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کے بیٹے ناتل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ثوبان نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اس کا خون گرتا ہے اس کے [1] تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کو جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور حور عین کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بے خوف کر

---

[1] صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ہاں حق العباد میں گفتگو ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صاحبان حقوق سے بخشوا دے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جاتا ہے اور زیور ایمان سے اس کو سجا دیا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

۴۳۲۷۔ حضرت قیسؓ بن جروہ

حضرت قیسؓ بن جروہ بن کشف بن واثلہ بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ طائی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے جس کو ابن دباغ نے نقل کیا ہے۔

۴۳۲۸۔ حضرت قیسؓ بن حارث تمیمی

حضرت قیسؓ بن حارث، تمیمی۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۹۔ حضرت قیسؓ بن حارث اسدی

حضرت قیسؓ بن حارث اسدی اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ ان سے حمیضہ بن شمردال اور عائذ بن نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب ان سے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے عیسیٰ بن مختار سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حمیضہ سے انہوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں مجھے نبیؐ نے حکم دیا کہ ان میں چار رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۰۔ حضرت قیسؓ بن حارث انصاری

حضرت قیسؓ بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ براء بن عازب کے چچا ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ یہ قیس بن محرث ہیں اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوۂ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکا یہ قیس کافروں سے لڑے اور ان میں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں ان کو پرو لیا ان کے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جن میں سے دس جوف تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن محرث کے نام میں بیان کیا ہے اور شاید قیس بن محرث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۱۔ حضرت قیسؓ بن ابی حازم

حضرت قیسؓ بن ابی حازم بجلی احمسی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انہوں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے قیس رسول اللہؐ یہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہے کہ انہوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انہوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کئے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں سوا عبدالرحمٰن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔ ۷۷ھ یا ۸۷ھ میں وفات پائی۔ عثانی (حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور ان کا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کی مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرا گروہ دونوں سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف نہ تھا اہل سنت نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں سلامت روی ہے۔) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۲۔ حضرت قیسؓ بن حازم منقری

حضرت قیسؓ بن حازم منقری۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۳۔ حضرت قیسؓ بن حذافہ قریشی

حضرت قیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ عبداللہ بن حذافہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۴۔ حضرت قیسؓ بن حصین مذحجی

حضرت قیسؓ بن حصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحجی حارثی ان کو لوگ ابن ذی الغصہ کہتے تھے۔ بخاری نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ اور دارقطنی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ حارث بن کعب کے لوگ تھے جن میں قیس بن حصین اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی اور عمرو بن عبداللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین بن یزید تھا ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں ابوعمر نے قنان ذی الغصہ کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یزید کا لقب ذوالغصہ تھا ذوالغصہ ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور ان کے حلق میں گرہ تھی۔ سو برس تک انہوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۳۵۔ حضرت قیسؓ بن خارجہ

حضرت قیسؓ بن خارجہ، حضرمی ہیں۔ اور بغوی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے قیس بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۶۔ حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی

حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ان کو محمد بن یزید ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خرشہ اور کعب احبار دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر مسلمانوں کا خون اس قدر بہایا جائے گا کہ کسی زمین پر اس قدر نہ بہایا گیا ہوگا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ اے ابواسحاق یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چپہ چپہ کا حال توراۃ میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اس میں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خرشہ کون ہیں یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم ان کو نہیں جانتے وہ تمہارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں ان کو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خرشہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس عنقریب کچھ زمانہ کے بعد تم کو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑے گا کہ تم ان کے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اس کو پورا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو انشاء اللہ تم کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اس کے بیٹے عبیداللہ کو برا کہا کرتے تھے اس کی خبر عبیداللہ بن زیاد کو پہنچی اس نے ان کو بلوا بھیجا اور کہا کہ تم ہی رسول اللہؐ پر افترا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ ورسول پر افترا کیا کرتا ہے اس نے کہا بتاؤ انہوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبیداللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ۔ عبیداللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ہاں عبیداللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائے گا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے اچھا جلاد کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۷۔ حضرت قیسؓ بن خشخاش

حضرت قیسؓ بن خشخاش بن خباب بن حارث تمیمی عنبری۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد اور بھائی عبید بن خشخاش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے ان کو ایک فرمان امان کا لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۳۸۔ حضرت قیسؓ بن دینار

حضرت قیسؓ بن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۹۔ حضرت قیسؓ بن رافع

حضرت قیسؓ بن رافع۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ قتیبہ نے لیث سے انہوں نے حسن بن ثوبان سے انہوں نے قیس بن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے شرا ور فتنہ سے علیحدہ رہنے میں عبدان نے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس کو مستند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لئے میں نے بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۴۰۔ حضرت قیسؓ بن ربیع

حضرت قیسؓ بن ربیع۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالعباس یعنی احمد بن منصور زاہد اصفہانی نے اپنی کتاب الروضہ میں جس کی نقل ان سے ابومنصور یعنی معمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہؐ نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جس کو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تاکہ فقیروں پر تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اس کا نام قیس بن ربیع تھا نبیؐ نے اس کو تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اس پر اس کو غصہ آ گیا اور اس نے آپ کی ہجو کہی رسول اللہؐ کو جب یہ معلوم ہوا کہ قیس نے آپ کی ہجو کہی ہے تو آپ کو ناگوار گزرا۔ قیس کو بھی اس کی اطلاع پہنچی کہ رسول اللہؐ کو میری ہجو کی خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اس پر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

حی ذوی الاضغان لتسب قلوبهم	تحیتک الحسنی فقدید یغ النغل
وان حنجو للسلم فاجنح لمثلها	وان کتموا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یؤذیک منه سماعه	وان الذی قالوا وراءک لم یقل

قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب کو آپ کا عمدہ سلام مسخر کر لیتا ہے۔ جب کہ وہ صلح کی طرف مائل ہیں تو آپ بھی صلح کر لیجئے اور اگر کوئی بات وہ آپ سے چھپانا چاہتے ہیں تو نہ پوچھئے۔ اس کے سننے سے آپ کو تکلیف ہو گی اور جو بات آپ کے پیچھے کہی گئی گویا وہ نہیں کہی گئی۔

ان اشعار کو سن کر نبیؐ کا قلب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انہوں نے عمدہ کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی معذرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے خواہ وہ عذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر نہ آ سکے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۱۔ حضرت قیسؓ بن رفاعہ

حضرت قیسؓ بن رفاعہ بن مہیر بن عامر بن عائشہ بن نمیر بن سالم۔ شعراء عرب میں سے ہیں ان کا ذکر عدوی نے کیا ہے۔

۴۳۴۲۔ حضرت قیسؓ بن زید جہنی

حضرت قیسؓ بن زید جہنی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۳۔ حضرت قیسؓ بن زید

حضرت قیسؓ بن زید۔ مجہول شخص ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ان سے ابوعمران جونی نے روایت کی ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبیؐ نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی پس جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ حفصہ سے رجوع کیجئے وہ روزہ دار اور قائم اللیل ہے اور جنت میں بھی وہ آپ کی بیوی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۴۔ حضرت قیسؓ بن زید جذامی

حضرت قیسؓ بن زید بن حبا بن امرأالقیس بن ثعلبہ بن حبیب بن ذبیان بن عوف بن انمار بن ذنباع بن مازن بن سعد بن مالک بن زید بن افصیٰ بن سعد بن ایاس بن حرام بن جزام جذامی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اپنی قوم کے سردار تھے نبیؐ نے ان کو بنی سعد بن مالک پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن کلبی سے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے روایت کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قیس جذامی کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید۔ شام میں رہتے تھے۔ پس کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۴۳۴۵۔ حضرت قیسؓ بن زید بن عامر

حضرت قیسؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب ظفر انصاری، اوسی، ظفری، صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۴۶۔ حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر

حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم۔ یہ ابوعمرو اور زبیر بن بکار کا قول ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ قیس بن سائب بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ ابراہیم بن میسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا فدیہ لوگ یہ دیتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں ایک صاع دو ان کی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب آپ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہے غرض اس میں اختلاف ہے۔ جس کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ مجاہد کے غلام عبداللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۷۔ حضرت قیسؓ بن سعد انصاری

حضرت قیسؓ بن سعد بن ثابت، انصاری۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عقیل نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انہوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول اللہؐ کے علمبردار تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر پر ایک جانب کنگھی کر چکے تھے کہ ان کے غلام نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا پس یہ دیکھ کر انہوں نے سر کے دوسری جانب کنگھی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں۔ سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہے کہ ان کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کاتب سے بن گیا ہے۔ یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول اللہؐ کے علم بردار تھے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے۔ ہمیں مسمار بن عمر وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول اللہؐ کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کرنے لگے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ہم نے لکھا واللہ اعلم۔

۴۳۴۸۔ حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ

حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ کنیت ان کی ابوالفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالملک۔ والدہ ان کی فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ تھیں۔ فضلائے صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں تھے رائے ان کی صائب ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے نقل کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبیؐ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں وہ تقرب حاصل تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ ان کے والد نے ان کو نبیؐ کی خدمت میں کام کرنے کے لئے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبیؐ میری طرف سے گزرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے پیر سے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے تو آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ قیس بن سعد رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے کر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابوبکر و عمر نے کہا اگر ہم اس جوان کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالے گا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ لوگوں سے کیا سعد نے جب اس کو سنا تو وہ نبیؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہے وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقل مند سمجھے جاتے تھے اور ان کو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ پانچ آدمی یہ ہیں (۱) معاویہ (۲) عمرو بن عاص (۳) قیس بن سعد (۴) مغیرہ بن شعبہ (۵) عبداللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور ابن بدیل حضرت علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طائف میں خانہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے تھے اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مکر و فریب دوزخ میں لے جائے گا تو یقیناً اس امت میں سب سے زیادہ مکار ہوتا۔ ان کی بخشش (سخاوت) کی بھی بہت سے روایتیں ہیں جن کو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور ان کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے ان کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے ان کے ساتھ بہت حکمت عملی کے کارروائیاں کیں مگر ان سے پیش نہ پایا پھر انہوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے ان کو معزول کرا دیا ان کے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر ان سے لے لیا گیا اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہنچے تو مروان بن حکم نے ان کو ڈرایا پس وہ حضرت کے پاس کوفہ چلے گئے اور انہیں کے ساتھ رہے یہاں کہ حضرت علی شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ رہے اور ان کے لشکر کے مقدمۃ الجیش میں تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انہیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

ھذا اللواء الذی کنا نحف بہ	مع النبی و جبریل لنا مدد
ماضر من کانت الانصار عیبتہ	ان لا یکون لہ من غیرھم احد
قوم اذا حار بواطالت اکفھم	بالمشرفیۃ حتی یفتح البلد

یہ وہی جھنڈا ہے جس کو ہم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل ہماری مدد کرتے تھے جس کے مددگار انصار ہوں اس کو کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر چہ ان کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ لوگ جب لڑتے ہیں تو ہمارے ہاتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو جائے۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے ابوعمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی لیلیٰ اور شعبی اور عمرو بن شرحبیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اس کو لے آئیں گے ان کی وفات ۵۹ھ میں اور بقول بعض ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کے چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس داڑھی نکلنے کی کوئی تدبیر کرتے مگر باوجود اس کے یہ نہایت حسین تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے یہاں بالکل غلط ہے اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۳۴۹۔ حضرت قیسؓ بن سکن انصاری

حضرت قیسؓ بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت ان کی ابوزید ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن کو حفظ کر لیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے (۱) زید بن ثابت (۲) معاذ بن جبل (۳) ابی بن کعب (۴) ابوزید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی وحضرت عثمان وحضرت ابن مسعود وحضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص وسالم مولی ابی حذیفہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۵۰۔ حضرت قیسؓ بن سلع

حضرت قیسؓ بن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے ان سے نافع مولی حمنہ نے روایت کی ہے کہ ان کے بھائیوں نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہے اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ اے قیس یہ کیا معاملہ ہے تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کی شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے حصہ کی کھجوریں لیتا ہوں اور ان کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے گا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اس کے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی کے پاس نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن اسلع تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۵۱۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصہب۔ اصہب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے جعفی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۲۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید بن مسجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف با بن ملیکہ۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی یزید سب صحابی ہیں اور نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۳۔ حضرت قیسؓ بن شماس

حضرت قیسؓ۔ ابن شماس عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ جراح بن منہال سے انہوں نے ابن عطاء بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبیؐ اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے نہیں پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے قیس بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۵۴۔ حضرت قیسؓ بن صرمہ

حضرت قیسؓ بن صرمہ۔ بعض نے صرمہ بن قیس اور بعض نے قیس بن مالک بن اوس بن صرمہ مازنی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حضرت براءؓ سے جو کہ نبیؐ کے صحابی ہیں روایت کیا ہے بیان کیا ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر آدمی روزہ دار ہے اور رات کو افطار کئے بغیرہ وہ سو گیا تو اگلے دن بھی وہ کچھ نہ کھاتا تھا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ سے اور دن بھر ان زمینوں میں کام کرتے رہے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کا ذکر قیس بن مالک کے نام میں کیا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ اور ان کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ صرمہ بن انس ہیں اور بعض نے صرمہ بن ابی انس کہا ہے۔ ہم اس کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

۴۳۵۵۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ

حضرت قیسؓ بن صعصعہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا نسب نہیں جانتا ان کی حدیث ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد واسع بن حبان سے انہوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کروں الخ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳۵۶۔حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ۔ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی مازنی ہیں۔بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔رسول اللہؐ نے ان کو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنادیا تھا۔یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔یحییٰ بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ نے فرمایا پندرہ دن میں انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ خاموش رہے چنانچہ یہ ایک زمانہ تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کرتے تھے جب ان کی عمر بہت زیادہ ہوگئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھنے لگے اس وقت پندرہ روز میں قرآن ختم کرنے لگے کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ کاش میں نے نبیؐ کی اجازت قبول کرلی ہوتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن صعصعہ کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۳۵۷۔حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب

حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔احد میں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے اور انہوں نے ان کو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہے اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۸۔حضرت قیسؓ بن صیفی

حضرت قیسؓ بن صیفی بن اسلت انصاری۔یہی ہیں جن کے والد کی منکوحہ ان کے والد کی وفات کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہوگیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک اچھے آدمی ہیں انہوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہٰذا میں کیا کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا ما نکح اباء کم من النساء الآیہ۔ اس کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۹۔حضرت قیسؓ بن ضحاک

حضرت قیسؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ابو حاتم بستی نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو جبیرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ ابو احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو کلابی کہتے ہیں۔بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ابو جبیرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب ان کی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابو جبیرہ کا نام قیس تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۶۰۔ حضرت قیسؓ بن طخفہ

حضرت قیسؓ بن طخفہ۔ کنیت ان کی ابو یعیش غفاری تھی اور ابوجعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طخفہ نہدی ہیں اور ان کی روایت سے انہوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ ان کا مشہور نام طخفہ ہے اور ان کے اصلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ یعیش بن قیس بن طخفہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور) کہا کہ اے فلاں اسکو اپنے ساتھ لیتے جاؤ ہم چار آدمی بچ گئے تو ہم لوگوں سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن موودب نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہفہ بن ابی زہیر نہدی بھی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نام قیس بن زہیر بیان کیا ہے۔ بنی مالک بن نہد کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول اللہؐ کی تحریر ان کے پاس تھی یا یہ کہا اہل موصول آئے تھے اور وہ تحریر ان کے پاس تھی نیز انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاویہ بن بکر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن حبیش محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محبوب بن مسعود بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب اسدی نے بنی نہد کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص جن کا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نہد کے خاندان سے تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہ کہو تو انہوں نے عرض کیا کہ امابعد یارسول اللہؐ ہم آپ کے حضور میں تہامہ کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طہفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۱۔ حضرت قیسؓ بن طلق

حضرت قیسؓ بن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہما نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبیؐ کے حضور میں ایک بچھو نے کاٹ کھایا تو نبیؐ نے زخم پر کچھ پھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ ان کی حدیث وفد عبدالقیس اور پینے کے متعلق مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۲۔ حضرت قیسؓ بن ابی العاص

حضرت قیسؓ بن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھر وہاں انہوں نے بنا لیا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اس کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۶۳۔ حضرت قیسؓ بن عاصم نمیری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن اسد بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انہیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے۔

الیک ابن خیر الناس قیس بن عاصم حشمت من الامر العظیم المجاشما

اے بہترین شخص کے بیٹے اے قیس بن عاصم۔ میں ایک سخت ضرورت سے تیرے پاس آیا ہوں۔

۴۳۶۴۔ حضرت قیسؓ بن عاصم منقری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ تمیمی منقری ہیں۔ حارث کا نام مقاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بنی سعد بن زید کے حلیف بننے سے تقاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت ان کی ابو علی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو قبیصہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان کی والدہ ام اسفر بنت خلیفہ تھیں۔ نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے جب ان کو نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بدویوں کا سردار ہے یہ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری ان کی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انہوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے گھر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حمائل لپیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھئے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انہوں نے تلوار کی حمائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو کو درمیان میں چھوڑا جب وہ اپنی گفتگو مکمل کر چکے تو اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا گنہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا تیر تو نے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی بعد اس کے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے اپنے چچازاد بھائی کی مشکیں کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو اوس اس کے بیٹے کی دیت میں دے دے کیونکہ وہ غریب ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اس کے ماں باپ کو گالیاں دیں تھی اور چاند کو دیکھ کر کچھ باتیں کیں تھی اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دے دیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات ان سے بیان کیں اس وقت سے انہوں نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے۔

رایت الخمر صالحۃ وفیھا خصال تفسد الرجل الیحما

فلا واللہ اشربھا صحیحا ولا اشفی بھا ابدا سقیما

ولا اعطی بھا ثمنا حیاتی ولا ادعو لھا ابدا ندیما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان الخمر تفضح شاربیھا وتجنیھم بھا امر العظیما

میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے مگر اس میں چند اثر ایسے ہیں کہ بردبار آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پس خدا کی قسم میں نے اب اس کو حالت صحت میں پیوں گا اور نہ حالت مرض میں نہ کبھی دوائی میں اس کا استعمال کروں نہ کبھی زندگی میں کبھی اس کی قیمت دوں نہ کبھی اس کے لئے اپنے ہم نشینوں کو بلاؤں بیشک شراب اپنے پینے والوں کی برائیاں ظاہر کر دیتی ہے اور ان سے بڑے بڑے گناہ صادر کرا دیتی ہے۔

ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اغر بن صباح سے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے انہوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ بیری کی پتے پانی میں جوش دے کر اس سے غسل کریں حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اے بیٹو یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ تمہارا خیر خواہ نہیں ہوسکتا جب میں مر جاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بنانا چھوٹے کو سردار بناؤ گے تو لوگ تمہارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم ان کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھ کیونکہ مال کریم کے لئے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ نے عورتوں کو رونے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور ان کے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن عبدالوہاب یعنی ابوصالح مروزی نے نضر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے اوپر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہؐ پر نوحہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتیس ۳۲ اولاد نرینہ چھوڑی تھیں ابوالاشہب نے حسن بصری سے انہوں نے قیس بن عاصم منقری سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے سردار ہیں کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر گناہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سو اونٹ والوں کے لئے تو خرابی ہے مگر وہ شخص جو ان کے چراگاہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور ان کے نر کو جفتی کے لئے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرائے اور ان کا دودھ خیرات کرے اور فربہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت کریں اور محتاج لوگوں کو کھلائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ اے قیس! تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کر دو یا پہن کر کہنہ کر دیا دے کر گذر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ جاؤں گا حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بصری کہتے تھے انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۵۔ حضرت قیسؓ بن عائذ

حضرت قیسؓ بن عائذ۔کنیت ان کی ابو کاہل ہے۔ احمسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ بن مالک کہا ہے یہ بخاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم ان کا حال کنیت کے باب یہاں سے زیادہ انشاءاللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائذ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۶۔ حضرت قیسؓ بن عباد

حضرت قیسؓ بن عباد۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔انہوں نے نبیؐ سے خودکشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۷۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی۔قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔کنیت ان کی ابوآمنہ ہے آمنہ بنت قیس سے یہ آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں۔قیس نے حبش کی طرف اپنی بیوی برکہ بنت یسار کنیزہ ابوسفیان بن حرب کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن جحش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۸۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ نابغہ جعدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن عدس۔ نابالغہ جعدی۔شاعر ہیں اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ردیف نون میں ان کا تذکرہ یہاں سے زیادہ لکھیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۹۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ

حضرت قیسؓ بن عبداللہ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے جس کو انہوں نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احزاب میں رسول اللہؐ کی نماز عصر فوت ہوگئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳۷۰۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ کندی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امرا القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۷۱۔ حضرت قیسؓ بن عبدالعزی

حضرت قیسؓ بن عبدالعزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب الہی کو دفع کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لئے خراب کرنے لگیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۷۲۔ حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر

حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر، انصاری۔ ان کا نسب ان کے بھائی رفاعہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) عبیدہ بن حارث (۲) عمیر بن ابی وقاص (۳) ذوالشمالین بن عمرو (۴) عاقل بن بکیر (۵) مجع غلام عمر بن خطاب (۵) صفوان اور انصار کے آٹھ آدمی شہید ہوئے تھے: (۱) سعد بن خیثمہ (۲) قیس بن عبدالمنذر (۳) زید بن حارث (۴) تمیم بن حمام (۵) رافع بن معلیٰ (۶) حارثہ بن سراقہ (۷) معوذ بن عفراء (۸) عوف بن عفراء۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کے نام میں کچھ غلطی ہوگئی ہے صحیح نام ان کا مبشر بن عبدالمنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح نام ان کا عمیر بن سالم ہے یہی اہل سیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۷۳۔ حضرت قیسؓ بن عبدیغوث

حضرت قیسؓ بن عبدیغوث بن مکشوح۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسود عنسی کے قتل میں شریک تھے ان کا ذکر قیس بن مکشوح کے ذکر میں پورا آئے گا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں یہاں ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۴۔ حضرت قیسؓ بن عبید

حضرت قیسؓ بن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت ان کی ابو بشر تھی۔ صحابی ہیں احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حریر حاء مہملہ کے ضمہ اور دو راؤں کے ساتھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۷۵۔ حضرت قیسؓ بن عمرو انصاری

حضرت قیسؓ بن عمرو۔ ان کے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ان کا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن کلبی نے ان کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۶۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن قہد

حضرت قیسؓ بن عمرو اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن قہد کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن سہل۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن سہیل بن ثعلبہ بن حارث بن یزید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے ان کو خبر دی وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا صبح کی نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اس نے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اس کو اب پڑھ لیا پس نبیؐ چپ ہو رہے اس حدیث کو لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۷۷۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید

حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید۔ زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے یہ ابن قداح کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۸۔ حضرت قیسؓ بن عمیر

حضرت قیسؓ بن عمیر۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۳۷۹۔ حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ

حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انہیں جہنی کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابووائل کو قیس بن ابی غرزہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہم نے خود اپنے لئے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجار تمہاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہٰذا اس کو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دے دیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۰۔ حضرت قیسؓ بن غربہ

حضرت قیسؓ بن غربہ۔ کنیت ان کی ابوغربہ تھی احمسی ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ ان کو مستغفری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۱۔ حضرت قیسؓ (ابوغنیم)

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابوغنیم تھی۔ نبیؐ کو انہوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ شعبہ نے عاصم احول سے انہوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انہوں نے رسول اللہؐ کے مرثیہ میں کہے تھے۔

الالی الویل علی محمد قد کنت فی حیاته بمقعد

ابیت لیلی آمنا الی الغد

میری خرابی ہو محمد (ﷺ) کے غم میں ان کی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا شام سے صبح تک چین سے سوتا تھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۲۔ حضرت قیسؓ بن قارب ضمی

حضرت قیسؓ بن قارب ضمی۔ دارقطنی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انہوں نے قیس بن قارب ضمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس ۴۰ دن تک مواخذہ نہیں کرتا تاکہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فروہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو ان کے نام میں بیان ہو چکی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۳۔ حضرت قیسؓ بن قبیصہ

حضرت قیسؓ بن قبیصہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبداللہ مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ الہانی سے انہوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص وصیت [1] نہ کرے گا اس کو دوسرے

---

[1] یہ حکم اس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت نہ ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لئے وصیت کر جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملے گی۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ کیا مردے بھی باتیں کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۴۔ حضرت قیسؓ بن قہد

حضرت قیسؓ بن قہد، انصاری۔ نبی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن قیس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبیؐ کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابومریم اور نام عبدالغفار بن قاسم ہے انصاری کوفی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ مصعب سے غلطی ہوگئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان کے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

۴۳۸۵۔ حضرت قیسؓ بن قیس

حضرت قیسؓ بن قیس۔ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ ابن کلبی نے ان کو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۶۔ حضرت قیسؓ بن ابی قیس

حضرت قیسؓ بن ابی قیس بن اسلت۔ یہ قیس بیٹے ہیں صیفی کے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انہیں کے متعلق ان کے والد نے یہ شعر کہا تھا

اقیس ان ھلکت وانت حی   فلا یحرم فواضلک العدیم

اگر میں مرجاؤں اور تم زندہ رہو تو تمہاری بزرگیوں میں سے ایک معدوم شخص محروم نہ رہے یعنی مجھ کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔

۴۳۸۷۔ حضرت قیسؓ بن کعب

حضرت قیسؓ بن کعب۔ ان کا ذکر ارطاہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۸۔ حضرت قیسؓ بن کلاب

حضرت قیسؓ بن کلاب، کلابی۔ صحابی ہیں یمن کے رہنے والے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن حکیم کنانی سے مروی ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو یمن کے ایک شخص تھے۔ انہوں نے قیس بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہاری اولاد ہمیشہ کے لئے اس طرح حرام[1] کئے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۹۔ حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی

حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی۔ ارحب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد یہ اسلام لے آئے تھے۔ عمرو بن یحیٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو یہ خط بھیجا تھا سلام علیکم اما بعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربھم و خمورھم و موالیھم واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع ومن زبیب خیوان مائتی صاع جارلک ذلک و لعقبک بعد ابدا ابدا ابدا (تم پر سلام ہو بعد اس کے واضح ہو کہ میں نے تم کو تمہاری قوم پر خواہ بدوی ہوں یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسار کے غلہ سے اور اس وادی کے کھجوروں کے دو سو صاع تمہارے لئے مقرر کئے۔ یہ عطیہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا) قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدا ابدا ابدا کہنا بہت محبوب ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حبان بن ہانی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لائی ہمدانی ارحبی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لائی ارحبی نبیؐ کی خدمت میں جب کہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

حبان: حاء کے کسرہ اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۴۳۹۰۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن انس

حضرت قیسؓ بن مالک بن انس۔ کنیت ان کی ابو صرمہ تھی۔ ان کا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۹۱۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر

حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر۔ زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انہیں نے ام قرفہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبد اللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ فرازی کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے ان کا ایک شعر نقل کیا ہے جب یہ غزوۂ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام فرقہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محسر: میم کے ضمہ اور حاء کے فتحہ اور سین مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

---

[1] یعنی باہم خونریزی نہ کرنا کسی مسلمان کا؟ ہو کو قتل نہ کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۹۲۔ حضرت قیسؓ بن محصن

حضرت قیسؓ بن محصن۔ بعض لوگ ان کو بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری زرقی ہیں بدر میں اور احد میں شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد بن حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۹۳۔ حضرت قیسؓ ابو محمد

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہاوندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد نے ابن جریج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رسی نہ تھی۔ تو انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رسی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے مگر اس روایت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

۴۳۹۴۔ حضرت قیسؓ جد محمد بن اشعث

حضرت قیسؓ۔ محمد بن اشعث بن قیس کے دادا ہیں۔ محمدؒ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے احمد بن سیار نے جعفر بن مسافر سے انہوں نے محمد بن تمیم سے اس کو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو ان سے برذعی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کندی وہی امیر مشہور ہیں جو عبد الرحمٰن کے والد تھے جنہوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو ان کے دادا قیس صحابی نہیں ہیں اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں ان کو نہیں جانتا۔

۴۳۹۵۔ حضرت قیسؓ بن مخرمہ

حضرت قیسؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی، قریشی مطلبی۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی اور بعض لوگ ابو سائب بیان کرتے ہیں ان کی والدہ عبد اللہ بن سبیع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں جو قبیلہ بنی غنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ہیں۔ یہ اور رسول اللہؐ واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اس کو ابن اسحاق نے مطلب بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن خرمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہ ﷺ ایک سال کی پیدائش ہیں ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول اللہؐ نے ان کو حنین میں سو اونٹ نہیں دیئے اور خیبر میں آپ نے ان کو پچاس وسق دیئے تھے ان کی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ چیختے تھے تو ان کی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھیں۔ ان سے ان کو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۹۶۔ حضرت قیسؓ بن مخلد

حضرت قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہے ایک جگہ تو یوں لکھا ہے کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یوں لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کئی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۷۔ حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی

حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی، شاعر۔ کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے کہ سین حاء سے پہلے ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل یعمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ یعمری منسوب ہے یعمر شداخ بن عوف کنانی لیثی کی طرف یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہے غزوۂ اجذام میں جو بمقام حسمی میں ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوۂ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انہوں نے ایک شعر بھی کہا تھا جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا ہے اور انہوں نے مثل ابن کلبی کے ان کا نام قیس بن مسحر بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کو قیس بن محسر: یعنی حاء سین سے پہلے ہے۔ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام فرقہ کے خلاف جہاد میں شریک تھے اور ام فرقہ کو انہی نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حسمی میں غزوۂ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہی ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انہوں نے جہاد کیا تھا اور ام فرقہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوے مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۸۔ حضرت قیسؓ بن معبد

حضرت قیسؓ بن معبد، حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ان کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۳۹۹۔ حضرت قیسؓ بن مکشوح

حضرت قیسؓ بن مکشوح۔ کنیت ان کی ابوشداد تھی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ بن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود ان کو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن احمس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن مکشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس بن مکشوح لکھ کر کہا ہے کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیل بن بدا بن عامر بن عوثبان بن زاہر بن مراد تھا۔ پس انہوں نے ان کو قبیلہ مراد کے نسب میں کر دیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مکشوح ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ ان کے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آ گئی تھی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنہوں نے اسود عنسی سے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور ان کو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمۃ الجیش تھے۔ قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں ان سے کار نمایاں ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں کے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انہوں نے عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا۔

فلولا قیتنی لاقیت قرنا ۔۔۔ وودعت الحبائب بالسلام

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابوشداد آج ہمارا جھنڈا تم لو انہوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انہوں نے کہا واللہ اگر میں لوں گا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہروں گا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انہوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اس نے ایک ضرب ان کے پیر پر ایسی ماری کہ ان کا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اس کے بعد نیزوں میں گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

۴۴۰۰۔ حضرت قیسؓ بن منتفق

حضرت قیسؓ بن منتفق۔ مغیرہ بن عبداللہ یشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ کا حلیہ بیان کیا گیا تو میں نے آپؐ کو مکہ منیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور عرفات میں تلاش کرتے ہوئے آپؐ تک پہنچا اور پوری حدیث بیان کی۔ان کے نام میں اختلاف ہے اور متعدد نام بیان کئے گئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۰۱۔حضرت قیسؓ بن نشبہ

حضرت قیسؓ بن نشبہ سلمی۔ابومعشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوۂ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہروں میں لوٹ کر گئے تو قیس بن نشبہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور ان کی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم ان کے ماموں ہو۔دیکھو اگر فتح یاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر پیش قدمی نہ کریں گے۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس رعلی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۲۔حضرت قیسؓ بن نعمان

حضرت قیسؓ بن نعمان سکونی اور بعض لوگ ان کو عبسی کہتے ہیں۔ان کی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے روایت کی ہے ابونعیم اور ابوعمر نے ان سے حدیث مذکور بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابوالقموص والی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس بن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے رسول اللہؐ کے حضور میں کچھ کھجوریں ہدیتاً پیش کی تھی ابوالقموص کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اس کو پورا کیا۔ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبیؐ اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر ان کا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اس سے دودھ طلب کیا اس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں جو دوہی جا سکے پس حضرتؐ نے ایک بکری کو پکڑ کر اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابوبکرؓ نے اس کو دوہا پھر سب لوگوں نے اس کو پیا اس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمدؐ رسول اللہ ہوں۔پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۳۔حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی

حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی۔وفد عبدالقیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ان سے ابوالقموص نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ نے خالد سے انہوں نے عوف سے انہوں نے ابوالقموص یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبدالقیس کے ایک شخص نے جن کا نام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم میں نبیذ نہ پیو بلکہ چمڑے کے ظرف میں پیو۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے ان کو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایاد بن لقیط اور ابوالقموص نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۰۴۔ حضرت قیسؓ جدابی ہبیرہ

حضرت قیسؓ۔ یہ ابوہبر کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے اور ابوہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ہبیرہ وہ اپنے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبیؐ نے پوچھا کہ کیا ابویحیٰ ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانے کا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دے دی ہے شاید اس کی آنکھ میں کچھ فرق آ گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوہبیرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

۴۴۰۵۔ حضرت قیسؓ بن ہثیم

حضرت قیسؓ بن ہثیم، شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کو سلمی بیان کیا ہے یعنی قبیلہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں۔صحابی ہیں ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۶۔ حضرت قیسؓ بن وہرز

حضرت قیسؓ بن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سوادہ بن غنم بن مالک بن نجار اور بعض لوگ ان کو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ تھے۔اس کو حاکم ابوعبداللہ نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۷۔ حضرت قیسؓ بن یزید

حضرت قیسؓ بن یزید۔ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔انہوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۰۸۔ حضرت قیسؓ بن یزید جہنی

حضرت قیسؓ بن یزید جہنی۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۴۴۰۹۔ حضرت قیسؓ

حضرت قیسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ خزاعیہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قیس نامی ایک شخص سے پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اس کو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں ان کا قیام نہ ہوتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۱۰۔ حضرت قیسیؓ

حضرت قیسیؓ۔ قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیسی سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر داہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی سند میں اختلاف ہے۔

۴۴۱۱۔ حضرت قیسبہؓ بن کلثوم

حضرت قیسبہؓ بن کلثوم بن حباشہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۱۲۔ حضرت قیظیؓ بن قیس

حضرت قیظیؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوسی انصاری ہیں۔ ان کی والدہ لبنیٰ منبت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور ان کے تین بیٹے عقبہ اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن احد میں شریک تھے اور تینوں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی عباد بن قیظی رسول اللہؐ کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیظی بن قیس لوذان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدح نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۴۱۳۔ حضرت قینؓ اشجعی

حضرت قینؓ اشجعی ہیں۔ ان کا ذکر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے سلمہ سے انہوں نے حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ او کھلی (ایک ظرف ہے جس میں غلہ وغیرہ موسل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۴۱۴۔ حضرت قیومؓ

حضرت قیومؓ۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے، ازدی ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں وفد یمن کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالقیوم رکھا ہے، ہم حرف عین میں ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ ان کی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف۔ باب الکاف والباء والثاء

۴۴۱۵۔ حضرت کباثہؓ بن اوس

حضرت کباثہؓ بن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے عرابہ بن اوس اوسی کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۴۴۱۶۔ حضرت کبیشؓ بن ہوذہ

حضرت کبیشؓ بن ہوذہ۔ بنی حارث بن سدوس میں سے ایک شخص ہیں سیف بن عمر نے عبداللہ بن شبرمہ سے انہوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انہوں نے کبیش بن ہوذہ سے جو بنی حارث بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر ان کو لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۱۷۔ حضرت کثیرؓ ازدی

حضرت کثیرؓ ازدی۔ یہ کثیر ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن مسلم سے پوچھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ کثیر جو نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے ہم سب لوگوں کے لئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو کثیر ازدی میں لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۴۴۱۸۔ حضرت کثیرؓ انصاری

حضرت کثیرؓ انصاری ہیں۔ بصری میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ فرض پڑھتے تو دائیں طرف مڑ کر بیٹھتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر بن کثیر نے روایت کی ہے۔ ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۱۹۔ حضرت کثیرؓ خال البراء

حضرت کثیرؓ۔ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اے کثیر ہم عیدالاضحیٰ کی قربانی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۰۔ حضرت کثیرؓ بن زیاد

حضرت کثیرؓ بن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری۔ نبیؐ کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۴۲۱۔ حضرت کثیرؓ بن سائب

حضرت کثیرؓ بن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ سے انہوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے پس جس قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیئے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قریظہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

۴۴۲۲۔ حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی

حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی۔ حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انہوں کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے ان کو عمیق نامی زمین کا ایک ٹکڑا جو ملک شام کے مقام بیت جبرین میں تھی دیا تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۲۳۔ حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی

حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے قادسیہ میں جالینوس فارسی کو قتل کیا تھا۔ اور اس کا سامان لیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس زہرہ بن حویہ نے قتل کیا تھا۔ اگر ان کا صحابی ہونا محفوظ ہو تو ان سے عدی بن حاتم نے روایت کی ہے۔ احمد بن عمار بن خالد نے عمر بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے اپنے والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کثیر بن شہاب نے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کیا کہ جس نے کسی کو تھپڑ مارا تھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اپنے ایسے حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں سوال نہیں کرتے جو تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے لیکن یا یہ کام کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو! سنو! اور اطاعت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے احمد بن عمار کی حدیث کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے روایت کیا ہے۔ مگر صحیح وہ ہے جو علی بن عبدالعزیز' ابوزرعہ اور ابوشیبہ ابراہیم بن عبداللہ نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے عدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض یا رسول اللہ! الی آخرہ۔ اور اعمش اور کثیر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۴۲۴۔ حضرت کثیرؓ بن صلت

حضرت کثیرؓ بن صلت بن معدیکرب، کندی۔ ان کا شمار بنی جمح میں ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ ان کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا۔ عبیداللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام مطیع رکھا اور ام عاصم اخت حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے ہیں۔ کثیر نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۵۔ حضرت کثیرؓ بن عباس

حضرت کثیرؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں ۱۰ ہجری میں نبیؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوتمام ہے ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض ان کی والدہ حمیریہ تھیں۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ مجھے اور عبداللہ و عبیداللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ! جائے گا اس کو فلاں چیز ملے گی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اس میں کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اس کو بلائیں اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۶۔ حضرت کثیرؓ بن عبداللہ

حضرت کثیرؓ بن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جس طرح لوگ لڑکوں کو پیار میں کھلاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۲۷۔ حضرت کثیرؓ بن عمرو

حضرت کثیرؓ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں ان کے دونوں بھائی مالک اور ثقف بھی شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

۴۴۲۸۔ حضرت کثیرؓ بن قیس

حضرت کثیرؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کا سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۹۔ حضرت کثیرؓ بن مرہ

حضرت کثیرؓ بن مرہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے کہ ہر مظلوم اس کے سایہ میں پناہ لیتا ہے لہٰذا اگر وہ عدل کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا چاہئے جب بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں تو زمین پر قحط پڑ جاتا ہے اور جب زکوٰۃ بند ہو جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب زنا علانیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدعہدی کی جاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابوموسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

۴۴۳۰۔ حضرت کثیرؓ ہاشمی

حضرت کثیرؓ ہاشمی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب فرض نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جس قدر جی چاہتا تھا پڑھتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپؐ نے حکم دیا تھا بائیں طرف ہٹ جایا کریں داہنی طرف نہ ہٹا کریں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے یہ کثیر بن عباس ہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۴۳۱۔ حضرت کثیرؓ

حضرت کثیرؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا جو صحابی تھے الخ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الکاف والدال والراء

۴۴۳۲۔ حضرت کدنؓ بن عبد

حضرت کدنؓ بن عبداور بعض لوگ ان کوابن عبید کہتے ہیں عتکی ہیں اور بقول بعض عکی فلسطین میں رہتے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ان سے ان کے بیٹے لفاف بن کدن نے رایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں یمن سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۳۔ حضرت کدیرؓ ضبی

حضرت کدیرؓ ضبی ۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام قتادہ تھا۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفے میں رہتے تھے ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ہمیں خطیب ابوالفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ ابواسحاق سے رایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کدیر ضبی سے سنا ابواسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سنے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابواسحاق سے سنے ہوئے چالیس سال ہوئے ابوداؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوئے پنتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت سے جس قدر زائد ہوا کرے کسی کو دے دیا کرو اس نے عرض کیا کہ اگر ایسا نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اس نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہاں ہاں تو آپ نے فرمایا کہ ایک اونٹ ان میں سے لے لو اور ڈول لے لو اور جن لوگوں کو دور سے دن پانی ملتا ہو ان کو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہ ہوں تو ان کا کام کردیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائے گا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائے گا کہ جنت تمہارے لئے واجب ہو جائے گی۔ یہ حدیث ابواسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابواسحاق سے اس کو معمر اور ثوری اور قطر بن خلیفہ اور یزید بن عطاء وغیرہم نے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک ان کی حدیث مرسل ہے۔

۴۴۳۴۔ حضرت کرامہؓ بن ثابت

حضرت کرامہؓ بن ثابت انصاری۔ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۵۔ حضرت کردمؓ بن سفیان

حضرت کردمؓ بن سفیان ثقفی۔ ان سے ان کی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہبن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا معلموں کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں نے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک پکڑ لیا رسول اللہؐ نے ان کے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پائے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی سب انگلیوں سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں جیش عثر ان میں شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو پہچان لیا اسی جیش میں طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص ہے کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اس کے ثواب کے دیتا ہے الخ ہم یہ حدیث طارق بن مرقع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحویرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے میمونہ بنت کردم سے انہوں نے اپنے والد سے کردم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کی تھی مسئلہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی بت وغیرہ کے لئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے جو نذر تھی اس کو پورا کرو اس کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۶۔ حضرت کردمؓ بن ابی السنابل

حضرت کردمؓ بن ابی السنابل۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المغراء نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد کردم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہؐ کا چرچا مکہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہم کو رات کے وقت ایک چرواہے کے یہاں رہنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑیا آیا اور اس نے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اس نے کہا کہ اے عامر الوادی (نام ایک جن کا ہے) اپنے پڑوسی کی مدد کر پس ایک آواز دینے والے نے جس کی صورت ہم نے نہیں دیکھی کہا کہ اے بھیڑیے اس کو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں مل گیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا اس کے متعلق رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل ہوئی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادھم رھقا (اور بے شک کچھ لوگ انسانوں میں سے پناہ مانگتے تھے جنوں کے ساتھ مگر ان جنوں نے ان کی ہلاکت زیادہ کر دی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۷۔ حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی

حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو خشنی کہا ہے اور کہا ہے کہ ابو حاتم نے ان کے اور کردم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظہ ایک ہے ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں نے کردم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جن کا نام ابو ثعلبہ تھا چلا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دے دو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دو اس دن گرمی بہت تھی ابو ثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دے دو میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا بعد اس کے جب گھر پہنچ گئے تو ابو ثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ میں نکاح نہ کروں گا میں نے یہ واقعہ نبیؐ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تمہارے لئے اس میں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کروں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہے جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اس چیز میں ہو جس میں ابن آدمی کا اختیار نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انہوں نے کردم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور ان کو خشنی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا تو بے شک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

۴۴۳۸۔ حضرت کردوسؓ بن عمرو

حضرت کردوسؓ بن عمرو۔ حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان سے ابو وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی فریاد کی آواز سنے اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھویں شعبان کی شب کو عبادت کرے ان کا قلب نہ مرے گا جب کہ اور سب قلب مر جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۳۹۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابو عباد بصری سے انہوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابو معاویہ سے انہوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن سلیمان حزری سے انہوں نے شداد بن سالم سے انہوں نے ابن کردوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے گا اس کا قلب نہ مرے گا جس دن کہ اور قلب مر جائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بجائے شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام بیان کیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ابو موسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اس کو کردوس بن عمرو کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے یہ حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابو موسیٰ نے ان کو کیسے دو سمجھ لیا۔ ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۴۴۴۰۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اصحاب نبیؐ سے ایک شخص ہیں نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جعد نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے کردوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کردوس ہی کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۱۔ حضرت کرزؓ بن اسامہ

حضرت کرزؓ بن اسامہ۔ بعض لوگ ان کو ابن اسامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں بعض لوگ ان کو ابن اسلمی کہتے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور ابو الفرج بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن بشر یعنی ابو حفص نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن راشد نے رحال بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے کرز سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو ذکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ کریز کے نام میں لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کرز کہتے ہیں اور بعض لوگ کریز ابن مندہ نے ان کو کریز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

۴۴۴۲۔ حضرت کرزؓ تمیمی

حضرت کرزؓ تمیمی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو حاتم اور حضرمی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن بدیل سے انہوں نے بنت کرز تمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنہوں نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کریز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع بن عمر نے عبد اللہ بن بدیل سے یا ان کے چچا سے انہوں نے بنت کرز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبیؐ کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدیوں کی تھیں جنہوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اور اس روایت سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ کرز کہتے ہیں میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپکو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جن سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے یا کوئی اور ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۳۔حضرت کرزؓ بن جابر

حضرت کرزؓ بن جابر بن حسیل اور بقول بعض حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شبخون مارا تھا تو رسول اللہؐ ان کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اس کے بعد یہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان کو رسول اللہؐ نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپ نے مامور کیا تھا قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ ۸ ہجری میں ہوئی۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جارہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے ان کو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے۔

قد علمت صفراء من بنی فهر نقية الوجه تقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

قبیلہ بنی فہر کے خوبصورت لوگ مشہور ہیں کہ چہرہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے سینہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے۔آج میں ابو صخر کی طرف سے لڑوں گا۔

جیش کی کنیت ابوصخر تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبیش: حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ اور باء موحدہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر شین معجمہ ہے۔

۴۴۴۴۔حضرت کرزؓ بن علقمہ

حضرت کرزؓ بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن جلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی ہے۔خزاعی،کعبی ہیں۔یہی عمرو بن لحی قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔زہری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور عروہ نے ان کو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور بڑی عمر پائی تھی۔یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جب کہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز نے خبر دی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر خشوعی وغیر ہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن حسن حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابوبکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر جبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعتبہ یعنی احمد بن فرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے عبدالواحد بن قیس سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا اس کو اسلام سے مشرف فرمائے گا۔ اس کے بعد فتنے پیدا ہوں گے کہ ایک دوسرے کی گردن مارے دے گا پس اس وقت سب سے بہتر وہ ہوگا جو پہاڑ کے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہنچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنہوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا تھا مگر جب انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ یہیں سے نشان پا گم ہو گیا ہے انہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے جس کا نشان مقام ابراہیم میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جریبہ: جیم کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر باء موحدہ ہے۔

۴۴۴۵۔ حضرت کرزؓ بن ببرہ

حضرت کرزؓ بن وبرہ حارثی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی ان کی لکھی ہے جس کو انہوں نے مرسلاً نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۶۔ حضرت کرزؓ

حضرت کرزؓ۔ ان سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۴۷۔ حضرت کرکرہؓ

حضرت کرکرہؓ۔ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جن کو لوگ کرکرہ کہتے تھے جب وہ مرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گا لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انہوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلامہ نے بھی ان کا نام کرکرہ بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۴۸۔ حضرت کریبؓ بن ابرہہ

حضرت کریبؓ بن ابرہہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے۔ حضرت حذیفہ بن یمان سے ابولدرداء سے ابوریحانہ سے اور ان سے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کہ کعب احبر نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ابوحاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے ان کی کنیت ابوراشد بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۹۔ حضرت کریبؓ مولیٰ النبیؐ

حضرت کریبؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے کریب غلام نبیؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پانچ چیزیں میزان اعمال میں کس قدر وزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ پانچ چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جس کو خدا موت دے دے اور اس کا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسلام دو ہیں ایک کبیر جن کا نام ممطور حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے تھے دوسرے ابوسلام صغیر ان کا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابوسلام ہے۔

۴۴۵۰۔ حضرت کریزؓ بن سامہ

حضرت کریزؓ بن سامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں۔ عامری ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریز بن سلمہ صحابی ہیں ان کا شمار اہل بصر کے خاندان بنی عامر میں ؁ ہے اور بعض لوگ ان کو کرز بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کرز کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۱۔ حضرت کریمؓ بن جزی

حضرت کریمؓ بن جزی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے خالد بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی خدمت میں خشاش ارض کا مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی داؤد نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالکریم بصری سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۵۲۔ حضرت کریمؓ بن حارث

حضرت کریمؓ بن حارث۔ زرارہ کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

باب الکاف مع الشین والعین

۴۴۵۳۔ حضرت کشذؓ جہنی

حضرت کشذؓ جہنی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کی حدیث محمد بن عمر واقدی نے عبدالعزیز عمران سے انہوں نے واقد بن عبداللہ سے انہوں نے کشذ جہنی سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۴۔ حضرت کعبؓ انصاری

حضرت کعبؓ انصاری۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں ہیں اور انہوں نے ابن نُمیر سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے [1] کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۵۔ حضرت کعبؓ بن جماز

حضرت کعبؓ بن جماز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور بعض لوگ ان کے والد کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جماز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ ان کا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف میں خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خیال یہ ہے بنی طریف اور ہیں اور بنی ساعدہ اور ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق ان کو جہنی لکھا ہے اور دار قطنی نے ان کے والد کا نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک جماز جیم اور

---

[1] بعض پتھروں کے کنارہ پتلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زاء کے ساتھ ہے۔

۴۴۵۶۔ حضرت کعبؓ بن خداریہ

حضرت کعبؓ بن خداریہ۔ بنی بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوزرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۵۷۔ حضرت کعبؓ بن خزرج

حضرت کعبؓ بن خزرج انصاری۔ بنی حارث سے ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن میمون بن کعب بن خزرج نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوۂ تبوک میں نبیؐ کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۸۔ حضرت کعبؓ بن زہیر

حضرت کعبؓ بن زہیر بن ابی سلمی۔ ابوسلمی کا نام ربیعہ ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ تھا۔ مزنی ہیں۔ صحابی ہیں۔ کعب اور ان کے بھائی بجیر جو زہیر کے بیٹے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق الغراف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہو تا کہ میں اس شخص سے یعنی رسول اللہؐ سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بجیر گئے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی ان کو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے۔

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة	علی ای شی ویب غیرک دلکا
علی خلق لم تلف اما ولا ابا	علیه ولم تدرک علیه اخالکا
سقاک ابوبکر بکاس روية	وانهلک المامور منها وعلکا

اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ ماں کو نہ بھائی کو ابوبکر نے تجھے بہت ہی بری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا۔

جب ان اشعار کا علم رسول اللہؐ کو ہوا تو آپ نے ان کا خون مباح کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اس کو قتل کر دے بجیر نے اپنے بھائی کو اس کی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اس کے لکھا کہ رسول اللہؐ کے پاس جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے آپ قبول کر لیتے ہیں اور پیچھے قصور معاف کر دیتے ہیں لہٰذا میرے اس خط کے پہنچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو اپنا اونٹ مسجد نبوی کے دروازے پر بٹھا دیا اور مسجد کے اندر چلے گئے دیکھا کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے بیچوں بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طریقہ سے رسول اللہؐ کو پہچان لیا اور میں آپؐ کے قریب کے جا کر بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجئے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں معاد نے یہ اشعار نظم کئے ہیں اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا اور انہلک المامور منہا و علکا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجائے ماموں کے لفظ مامون کہا تھا اس کے بعد پھر انہوں نے قصیدہ نعتیہ سنایا۔

بانت معاد فقلبی الیوم متبول	متیم اثر ھالم یفد مکبول
ان الرسول السیف یستضاء بہ	مھند من سیوف اللہ مسلول
انبئت ان رسول اللہ اوعدنی	والعفو عند رسول اللہ ماموں

معار (نامی محبوبہ) نے جدائی اختیار کر لی جس سے میرا دل بے چین ہے۔ اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ بیشک رسولؐ ایک تلوار ہیں جن کی روشنی پھیل رہی ہے۔ خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ڈرایا مگر رسول اللہؐ سے بخشش کی امید ہے۔

رسول اللہؐ نے (خوش ہو کر) حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو یہاں تک کہ انہوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے۔ ان کے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں۔

لو کنت اعجب من شی لا عجبنی	سعی الفتی وھو مخبوءٌ لہ القدر
یسعی الفتی لامور لیس یدرکھا	والنفس واحدۃ والھم منتشر
والمرء ماعاش ممدود لہ امل	لا تنتھی العین حتشی ینتھی الاثر

اگر مجھے کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر ضرور تعجب ہوتا جس کے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لئے کوشش کرتا ہے جن کو وہ پا نہیں سکتا نفس ایک ہی ہے اور مقاصد بہت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم نہ ہو گی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔

نیز اشعار ذیل بھی ان کے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترھب ذمی لما	تعرف من صفحی عن الجاھل
فاخش سکوتی اذانا منصت	فیک لمسموع خنی القائل
فالسامع الذام شریک لہ	ومطعم الماکول کالاکل
مقالۃ السوء الی اھلھا	اسرع من منحدر سائل
ومن دعا الناس الی ذمہ	ذموہ بالحق وبالباطل

اگر تو میری مذمت سے نہ ڈرتا ہو اس سبب سے کہ جاہلوں سے میرے اعراض کو جانتا ہے۔ مگر تجھے میرے سکوت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ میں بیہودہ گوئیاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کھلانے والا مثل کھانے والے کے ہے۔ بری بات اس کے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی ہے۔ جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف ہو جو لوگ اس کو حق باطل غرض ہر طرح برا کہنے لگتے ہیں۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جواب تک شاہان اسلام کے پاس ہے ان کے والد زہیر کی وفات بعثت سے ایک برس پہلے ہوگئی ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

۴۴۵۹۔ حضرت کعبؓ بن زید انصاری

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حرثہ بن دینار بن نجار، انصاری نجاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت غزوۂ خندق میں ہوئی واقدی نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خندق میں ان کو رضار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ غزوۂ خندق میں ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہوگئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جس کے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو بیر معونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۰۔ حضرت کعبؓ بن زید بن قیس

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس، انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انہوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہے جس کے جسم پر رسول اللہؐ نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے عزیزوں سے جا کے مل جا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) ان سے جمیل بن زید نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابونعیم کی طرح وہ بھی ان کا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہیں ابونعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے کعب بن زید بن قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے ان کا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اس کے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپ نے اس عورت کو دیا تھا اس میں سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن زکریا نے اور قاسم بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصن نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اس کو روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ ان سے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہے اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۴۶۱۔ حضرت کعبؓ بن سلیم قرظی

حضرت کعبؓ بن سلیم، قرظی، ثم الاوسی۔ بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کئے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں ان کی حدیث حاتم بن اسمٰعیل نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے خود ابن مندہ نے بھی اس کو صحیح طریق پر عبدالرحمٰن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۲۔ حضرت کعبؓ بن سور ازدی

حضرت کعبؓ بن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازاد ازدی۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے ان کے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہے کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لئے دعائے مغفرت کی اور اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہے وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یا امیر المومنین آپ نے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرانے کے لئے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہے میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں پس حضرت نے عمر اس کے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کر دو انہوں نے کہا کہ امیر المومنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہئے گویا اس کے شوہر کی چار بیویاں ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بیوی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تم کو میں نے بصرہ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابوموسیٰ کو ایک تحریر ان کی تقرر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بھر بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان نکل کر آئے تھے اور ان کے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی ممانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کتاب اللہ سے فیصلہ کرلو اتنے میں نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اس وقت ان کے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی بھاگ تھی۔ قتال فارس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۳۔ حضرت کعبؓ بن عاصم اشعری

حضرت کعبؓ بن عاصم، اشعری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرو کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ ان سے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمٰن بن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے کنیت ان کی ابو مالک ہے یہی ہیں جن سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو مالک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابو مالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۴۔ حضرت کعبؓ بن عامر سعدی

حضرت کعبؓ بن عامر سعدی، صحابی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۶۵۔ حضرت کعبؓ بن عجرہ

حضرت کعبؓ بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی۔ بلوی، انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں ان کا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان سے ابن عمر نے اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابووائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلی نے اور ان کے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبدالملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی تھی (ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک۔) کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبدالکریم نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کا گذر ان کی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اس وقت دیگ کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے سر سے نکل نکل کر ان کے منہ پر گرتی تھیں حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا سر منڈ واڈالو اور ایک فرق غلبہ چھ مسکینوں کو دے دو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھ لو یا ایک قربانی کرلو۔ کعب کی وفات مدینہ میں ۵۱ ہجری اور بقول بعض ۵۲ اور بقول بعض ۵۳ ہجری میں بعمر ۷۳ سال اور بقول بعض ۷۵ سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۶۔ حضرت کعبؓ بن عدی

حضرت کعبؓ بن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن عذرہ بن زید لات۔ انہیں کو تنوخی بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف تھے ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ابوبکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے ساتھ شریک تھے ۱۵ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کر مقوقس کے پاس اسکندریہ گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشوائے) انصاری تھے جب محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اس کی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم ان کی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کئے گئے میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے میں نے کہا میں بھی ان کی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہوگئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو نہ مرتے چلو واسط واپس چلیں میں نے ان سے کہا ابھی توقف کرو دیکھو ان کی جگہ پر کون قائم ہوتا ہے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہوگا مگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھہرا رہا مگر اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابوبکر نے یمامہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا گذر ایک راہب کی طرف سے ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تخلی حاصل کرنی چاہئے مجھ سے اس نے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمدؐ کا ذکر کیا اس نے کہا ہاں ان کا تذکرہ ہماری کتابوں میں ہے میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اس نے ایک کتاب [1] نکالی اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا

[1] یہ کتاب توراۃ انبیائے بنی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے میں نے کہا کعب پس اس نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمدؐ کی صفت اور ان کی نعت اس میں دیکھی اسی وقت سے میرے دل میں ایمان آ گیا اور میں اس وقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن حیرہ گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعنہ دیئے اس کے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۷۔ حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج

حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج۔ کنیت ان کی ابوزعنہ ہے۔ شاعر ہیں۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۸۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزاعی

حضرت کعبؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوشریح تھی۔ خزاعی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خویلد کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو، یحییٰ بن یونس اور ابوحاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۹۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزرجی، ابوالیسر

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوالیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو ان کی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انہیں نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انہیں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قد ان کا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سب سے آخری شخص ہیں۔ ان کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی ان سے ان کے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابوالمحاسن یعنی محمد بن عبدالخالق جوہری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نضر ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص نے غانم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ سے بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لئے اس کے لئے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ نکلا ابوالیسر نے اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرض دار کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن وہ اللہ کے سائے میں ہو گا۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہو گا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۰۔ حضرت کعبؓ بن عمرو نجاری

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۴۴۷۱۔ حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی

حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی، یامی۔ یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ ان کو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے نسب ان کا اس طرح ہے کعب بن عمرو بن جحدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن دول بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان۔ یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے صحابی ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ ان کے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا۔

۴۴۷۲۔ حضرت کعبؓ بن عمیر

حضرت کعبؓ بن عمیر غفاری۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو کئی مرتبہ سردار لشکر بنایا یہی ہیں جن کو رسول اللہؐ نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاح میں بھیجا تھا ان کے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے ان کو شہید کر دیا تھا یہ واقعہ ۸ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۳۔ حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری

حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو العلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کے لئے باعث فتنہ مال ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۷۴۔ حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی

حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے۔ یحیٰی بن یونس نے زید بن حریش سے انہوں نے یعقوب بن محمد سے انہوں نے کرامہ بنت حسین سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انہوں نے ابوعیاش سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو ایام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ حدیث ہم سے اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے اسی کے مثل بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ مگر انہوں نے جابر کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن عیاض اشعری سے حضرت جابر نے روایت کی ہے ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہے واللہ اعلم۔

۴۴۷۵۔ حضرت کعبؓ بن عیینہ

حضرت کعبؓ بن عیینہ بن عائشہ تیمی۔ صحابی ہیں۔ نیشاپور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ یحیٰی یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ سلمویہ اور حاکم ابوعبداللہ کا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۶۔ حضرت کعبؓ بن قطبہ

حضرت کعبؓ بن قطبہ۔ ان کا تذکرہ ابورزین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اور عبداللہ نے اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کسی نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زہیر تستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اشکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عبید نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے کعب بن قطبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹا جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

۴۴۷۷۔ حضرت کعبؓ بن مانع

حضرت کعبؓ بن مانع۔ انہیں کا لقب کعب احبار ہے۔ کنیت ان کی ابواسحاق ہے انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے ابوادریس خولانی نے ابومسلم حلبی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کعب احبار کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہونے پر ملامت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام ذاقرنات میں پہنچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اے کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اس نے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین کے نیچے ہیں اس کے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا محمدؐ کی وفات ہوگئی اور اہل عرب مرتد ہو گئے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۷۸۔ حضرت کعبؓ بن مالک خزرجی

حضرت کعبؓ بن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا۔ انصاری خزرجی سلمی ہیں کنیت ان کی ابو عبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن۔ والدہ ان کی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔ باتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین وانصار کے درمیان میں مواخات کرائی تھی صرف غزوۂ بدر اور تبوک میں یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک نہ ہونے سے رسول اللہ نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اس کے کہ بدر کا واقعہ جلدی میں پیش آ گیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گرما کے سبب سے شریک نہیں ہوئے یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے رہ گئے تھے ان تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک، مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ انہیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت (اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہوگئی) پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی یہ قصہ بہت مشہور ہے انہوں نے احد کے دن نبی کا لباس ؎ جو زرد رنگ کا تھا پہن لیا اور نبیؐ نے ان کا لباس پہن لیا تھا احد کے دن ان کے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔

یہ رسولؐ کے شعرا میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ کے شعرا یہ لوگ تھے۔ (۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) عبداللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے۔

قضينا من تهامة كل وتر — وخيبر ثم اغمدنا السيوفا
نخيرها ولو نطقت لقالت — قواطعهن دوسا اوثقيفا

ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اس کے بعد اپنی تلواریں میاں میں رکھیں وہ تلواریں ہم کو خبر دیتی اگر ان میں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلہ اوس اور ثقیف کے بھی ہم ٹکڑے کر دیں گے۔

؎ تبدیل لباس سے مقصود محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوس کے لوگ بولے کہ چلو اپنے بچاؤ کا سامان کریں ایسا نہ ہو کہ جو قبیلہ ثقیف کی حالت ہوئی وہی تمہاری بھی حالت ہو جائے۔ ان سے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن ثوبان وغیرہما نے روایت کی ہے ہمیں ابراہین بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ نہ تھا مگر رسول اللہؐ نے بدر میں شریک نہ ہونے کے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کے لئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کے لئے آ گئے اس وجہ سے جنگ ہو گئی اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے تھا خدا کی قسم رسول اللہؐ کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت لوگوں میں غزوہ بدر کی ہے مگر نہیں پسند کرتا کہ بعوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے میں غزوہ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد کسی غزوہ میں نبیؐ سے پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک پیش آیا اور وہ نبیؐ کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبیؐ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوہ تبوک اور نبیؐ کا ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور ان کا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا بتفصیل مذکور ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ کہتے تھے میں ایک روز نبیؐ کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جو دن آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب سے تم پیدا ہوئے ہو نصیب نہ ہوا ہو گا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپکی طرف سے مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی طرف سے پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں لقد تاب اللہ علی النبی والمهاجرین والانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیهم انه بهم رؤف رحیم (اللہ نے رحمت نازل کی نبی پر مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کچھ لوگوں کے دل راہ راست سے ہٹے جاتے تھے پھر مگر ان پر رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں ان کی عفو تقصیر کا بھی ذکر ہے) الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۹۔ حضرت کعبؓ بن مرہ

حضرت کعبؓ بن مرہ اور بعض لوگ ان کو مرہ بن کعب کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابو عمر نے بھی کہا کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان سے شرحبیل بن سمط اور ابوالاشعث صنعانی اور ابو صالح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن الجعد سے روایت کی ہے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا کہ اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہؐ سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو فتح مند کیا ہے اور بہت کچھ دیا ہے اور آپ کی دعا مقبول کی ہے آپ کی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہے آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے ان کے لئے دعا کیجئے تو آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مینہ برسا جو ہماری مصیبت کو دور کر دے عالمگیر بارش ہو اور بکثرت ہو جلد ہو دیر نہ ہو نفع دے ضرر نہ پہنچائے ان کعب سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرحبیل بن سمط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انہیں حدیثوں کو شرحبیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم یہ ابو عمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۵۹ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ؐ کی کوئی حدیث بیان کیجئے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہو گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۰۔ حضرت کعبؓ بن یسار

حضرت کعبؓ بن یسار بن ضبہ بن ربیعہ بن قرعہ بن عبداللہ بن مخزوم بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان عبسی ثم المخزومی۔ فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انہوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہے کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں متعین کئے گئے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عہد قضاء سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ یہ خالد بن سنان عبسی کے نواسے تھے جن کے حق میں نبیؐ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر ان کی قوم نے ان کو ضائع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرحبیل غافقی سے انہوں نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عمر بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنا دو چنانچہ عمرو بن عاص نے ان کو بلوایا اور حضرت عمر کا خط ان کو سنایا مگر انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ ہوگا کہ خدا نے مجھ کو جاہلیت سے اور اس کے مہلکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں [1] پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاص نے ان کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل ان کے صحابی ہونے کی ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو لکھا ہے کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انہوں نے عہد قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہے اصل یہی ہے کہ حضرت عمر نے ان کو قاضی بنانا چاہا تھا اور اس کے متعلق انہوں نے عمرو بن عاص کو لکھا ہے۔

۴۴۸۱۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ صحابی ہیں۔ ان کے ہاتھ جنگ یمامہ میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نافع سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ نماز خوف [1] ہر ٹکڑے کے لئے ایک رکعت ہے یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے ابن مندہ نے عبدالکریم سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے ابو موسیٰ غافقی سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۲۔حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان سے علقمہ بن نضلہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائے گا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

باب الکاف واللام

۴۴۸۳۔حضرت کلابؓ بن امیہ

حضرت کلابؓ بن امیہ۔عبدان نے کہا ہے کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں۔اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبداللہ بن زہرہ بن جندع بن لیث کے بیٹے ہیں کنانی لیثی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انہیں کے والد کا یہ کلام ہے۔ اتاہ مہاجران فولجاہ۔ابو جعفر نے کہا ہے کہ کلاب بن امیہ کی عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے ان کو ایک حدیث نبیؐ کو عشر لینے والے کی مذمت [2] میں سنائی اس حدیث کو خلید بن دعلج نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کلاب سے روایت کیا ہے۔بخاری نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو ہارون ہے انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے اس کے بعد انہوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۴۔حضرت کلابؓ بن عبداللہ

حضرت کلابؓ بن عبداللہ۔حافظ ابو مسعود نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انہوں نے زید جزری سے انہوں نے شرحبیل مدنی سے انہوں نے کلاب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابو الہیثم بن تیہان

---

[1] مطلب اس کا یہ ہے کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھ رہا ہو ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت پڑھائے۔

[2] عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب سے کی گئی کہ اس کام میں خیانت و ظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کھانا پکایا اور نبیؐ کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھا پی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اس کے لئے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اس کا پانی پئے بعد اس کے اس کے لئے برکت کی دعا مانگے تو یہی اس کا بدلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۵۔ حضرت کلثومؓ بن حصین

حضرت کلثومؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن احمیس بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابورہم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبیؐ کے مدینہ میں تشریف لے آنے کے بعد اسلام لائے تھے بدر میں شریک نہ تھے مگر احد میں شریک تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی احد کے دن ان کے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگا دیا تھا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ ان کو منحور کہنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جب آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۶۔ حضرت کلثومؓ بن علقمہ خزاعی

حضرت کلثومؓ بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ ان کے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی مصطلق کے وفد میں تھا جب کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کی حدیثیں مرسل ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۷۔ حضرت کلثومؓ خزاعی

حضرت کلثومؓ خزاعی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے جامع بن شداد نے اور زبیر بن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابونعیم کا تھا۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہیثم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کوئی طریقہ ایسا ہوسکتا ہے جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہوجائے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی برا کام کروں تو مجھے معلوم ہوجائے کہ میں نے برا کام کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے برا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کو اور ان کلثوم کو جوان سے پہلے مذکور ہوئے علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے ان کے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور ان سے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابوعمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور ان کو دو کیوں کہا درصورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزاعی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۴۸۸۔ حضرت کلثومؓ بن ہرم اوسی

حضرت کلثومؓ بن ہرم بن امراؤالقیس بن حارث بن زید عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بنی عمرو بن عوف سے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قباء میں رہتے تھے رسول اللہؐ کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول اللہؐ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہوچکے تھے یہی ہیں جن کے یہاں مقام قباء میں (بوقت ہجرت) رسول اللہ مہمان ہوئے تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ ان کے یہاں مہمان رہے بعد اس کے حضرت ابوایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ آپ نے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جس وقت رسول اللہؐ بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اس وقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نجیح رسول اللہؐ نے (لفظ نجیح سے فال نیک لی اور) ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابوبکر نجاح یعنی کامیابی ہوگئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ سعد بن ابی خیثمہ جو قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپ کی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جس کو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ سعد بن خیثمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا قیام قباء میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنج شنبہ (کل چار دن) رہا انہیں دنوں میں آپ نے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آگیا آپ نے نماز جمعہ بطن وادی میں پڑھی اس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کی وفات ہوئی تھی ان کو کسی غزوہ میں شرکت کا موقع نہیں ملا اس کو طبری نے ذکر کیا ہے ان کے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ ان سب اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۸۹۔ حضرت کلدہؓ بن حنبل

حضرت کلدہؓ بن حنبل۔ بعض لوگ ان کو کلدہ بن عبداللہ بن حنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن ملیل ہے ان کے نسب اور قبیلہ میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ ان کی والدہ اینسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ ابن جمح تھیں اور بعض لوگ ان کی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے اخیافی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقدی اور مصعب کا قول ہے اور کلبی اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل صفوان بن امیہ کے اخیافی بھتیجے تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول اللہؐ) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اس کے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں جن کو صفوان بن امیہ نے فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس کچھ تحائف دے کر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے بچہ اور کچھ ککڑیاں۔ یہ کلدہ عبدالرحمٰن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول مصعب وغیرہ کا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے پاس رہتے تھے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اس کے صفوان کی وجہ سے مسلمان ہو گئے اور مکہ میں سکونت کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن سفیان نے خبر دی کہ عمرو بن عبیداللہ بن صفوان نے ان سے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور ہرن کے بچہ اور ککڑی دے کر نبیؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے تھے میں گیا اور نہ میں نے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اسے اندر آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں (اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤ) یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے عمرو نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۰۔ حضرت کلیبؓ بن اساف

حضرت کلیبؓ بن اساف۔ ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۹۱۔ حضرت کلیبؓ بن تمیم

حضرت کلیبؓ بن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ ان کو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں ان کے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابونصر نے نسر نون اور سین مہملہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن نسر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۴۹۲۔ حضرت کلیبؓ بن جزی عقیلی

حضرت کلیبؓ بن جزی بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ ان کو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کی کتاب کے بعض نسخوں میں ان کا نام کلیب بن جرز جیم اور راء اور زاء کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلی بن اشدق نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نفرت کرنے والا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ، نفسانی خواہشوں کے ساتھ آراستہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۳۔ حضرت کلیبؓ بن شہاب

حضرت کلیبؓ بن شہاب جرمی۔ کنیت ان کی ابو عاصم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جس کے ہمراہ رسول اللہؐ بھی تھے چلا میں اس وقت بچہ تھا مگر سمجھ دار تھا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اس کو اچھی طرح ادا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کلیب اور ان کے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

۴۴۹۴۔ حضرت کلیبؓ ابو کثیر جہنی

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابو کثیر تھی۔ جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انہوں ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر کے بال منڈوالو چنانچہ میں نے منڈوا ڈالے نیز اسی سند کے ساتھ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

عثیم: عین مہملہ کے ضمہ، ثاء مثلثہ کے فتحہ اور یاء، جس کے نیچے دو نقطے کے ساتھ اور آخر میں میم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۴۹۵۔ حضرت کلیبؓ ابو منفعہ

حضرت کلیبؓ۔کنیت ان کی ابو منفعۃ تھی۔ان سے ان کے بیٹے منفعۃ نے روایت کی ہے۔یحییٰ حمانی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہے اور رحمت متواترہ ہے اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہے اور احمد بن مسلم نے حارث سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبیصلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اس کے بعد انہوں نے اسی حدیث کو بیان کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۶۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ان کا نام ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابوبکر بن ابی علی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صخر بن عکرمہ سے انہوں نے کلیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لئے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۷۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔صحابی ہیں۔ان کو ابولؤلؤ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا زہری نے بیان کیا ہے کہ ابولؤلؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جن میں سے چھ مر گئے منجملہ ان کے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اس نے اپنی ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔یہ کلیب وہی ہیں جن کی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گذرے مگر کسی نے اس کو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اس کو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔واللہ اعلم

باب الکاف والنون

۴۴۹۸۔ حضرت کنازؓ بن حصین

حضرت کنازؓ بن حصین بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس غیلان۔یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی ہے کنیت ان کی ابومرثد تھی۔ غنوی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلائے صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے بیٹے مرثد دونوں شریک تھے۔ ان سے واثلہ بن اسقع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھوں نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات بعہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۱ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۹۔ حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی

حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ردیف عین میں عبدلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یالیل تھے اور اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یالیل نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اس کے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

۴۵۰۰۔ حضرت کنانہؓ بن عدی عبشمی

حضرت کنانہؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف عبشمی۔ یہی ہیں جو زینب بنت رسول اللہؐ کو لے کر آئے تھے جب ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابوالعاص کے بھتیجے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۰۱۔ حضرت کندیرؓ بن سعید

حضرت کندیرؓ بن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبداللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کندیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کندیر بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ یہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

یا رب ردرا کبی محمدا ۔۔۔ ردہ إلی واصطنع عندی یدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے پروردگار میرے راکب دوش محمد مصطفیؐ کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح یہی ہے کہ یہ روایت کندیر کے والد کی ہے۔ اس روایت کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے لگے تھے تو انہوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

۴۵۰۲۔ حضرت کہمس ؓ ہلالی

حضرت کہمس ؓ ہلالی۔ صحابی ہیں ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے حماد بن یزید بن مسلم منقری نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اپنے اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اس کے پھر گیا اس وقت میرا پیٹ ہلکا ہو گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا آپ نے بہت غور سے مجھے دیکھا میں نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپؐ نے پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہو گئی میں نے عرض کیا کہ آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا آپ نے فرمایا یہ تمہیں کس نے حکم دیا کہ اپنی جان کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجئے کیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۰۳۔ حضرت کہیل ؓ ازدی

حضرت کہیل ؓ ازدی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن ہمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن محمد یعنی ابو الدرداء نے اور بروایت دیگر ابو الزرقاء نے علقمہ بن عبداللہ قریشی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہیل ازدی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبیؐ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ بہت لوگ زخمی ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمہاری طرف سے گذرے تو بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔ ماسم ربنا الحی الحمید من کل حدید و حجر تلید اللھم اشف لا شافی الانت۔ (اپنے پروردگار زندہ تعریف والے کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوہے اور کہنہ پتھر سے یا اللہ شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں) کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دیئے سے زخم میں پیپ پڑتی ہے نہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۴۔ حضرت کوزؓ بن علقمہ

حضرت کوزؓ بن علقمہ۔ خطیب نے ان کا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد نجران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اس وقت یہ نصرانی تھے بعد اس کے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن سفیان سے انہوں نے ابن سلمانی سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا ساٹھ آدمی تھے منجملہ ان کے چوبیس آدمی اوراشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورۃ اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منتظم ان کا نہیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ ان کا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف بخران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے خچر پر اپنے بھائی کو جس کا نام کوز بن علقمہ تھا سوار کر لیا تھا جب ابو حارث کا خچر پھسلا تو کوز نے کہا کہ خیانت کرنے والا ہو ہلاک ہو جائے اسکی مراد رسول اللہؐ کی ذات تھی۔ ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی تم نے یہ کیوں کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے ہم کو اتنی بزرگی دی ہے کہ ہم اپنے اوپر سردار اور راہنما بنایا ہے اور وہ ہماری تکریم کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی شخص اس کے خلاف کا سوچتا بھی نہیں۔ اور اگر میں اس نبی پر ایمان لے آؤں تو یہ عزت و توقیر جو تو دیکھ رہا ہے وہ لوگ ہم سے چھین لیں۔ ابو حارث کی یہ بات اس کے بھائی کوز کے دل کو لگ گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے بعد اسلام لے آیا۔ اس مقام پر ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ لیکن ہم نے یونس کی روایت میں ابن اسحاق سے ''کور'' راء کے ساتھ سنا ہے۔ اور ہم پہلے تفصیل سے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

باب الکاف والیاء

۴۵۰۵۔ حضرت کیانؓ

حضرت کیانؓ۔ انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کو بیان کیا ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے مولیٰ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بنی مازن بن نجار کے غلام ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۶۔ حضرت کیانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت کیانؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام مہران تھا اور بعض نے کہا ہے کہ طہمان تھا اور بعض نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ام کلثوم بنت علی سے انہوں نے ان سے آل رسول پر صدقہ کی حرمت کے بارے میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۷۔ حضرت کیانؓ بن عبداللہ

حضرت کیانؓ بن عبداللہ بن طارق اور بعض لوگ ان کو ابن بشر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی خالد بن اسید کے خادم تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عمرو بن کثیر مکی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن کیسان خالد بن اسید کے غلام سے پوچھا کہ کیا آپ مجھ سے اپنے والد کی حدیث نہیں بیان کرتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپؐ مکہ کی وادی سے نکلے آپؐ کے اوپر صرف تہبند تھی چادر نہ تھی آپ کنوئیں کے پاس اور اپنی ایزار کو ایک طرف سے کندھے پر ڈالا اور دو رکعت نماز پڑھی مجھے نہیں معلوم کہ وہ نماز ظہر کی تھی یا عصر کی۔

ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو وہ نبیؐ نے ان کو اس کی تجارت سے منع کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انہیں کیان کو عبدالرحمٰن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جو کیسان عبدالرحمٰن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابوعمر نے بھی ان کو دو قرار دیا ہے مگر ابونعیم نے جن کیان کو عبدالرحمٰن کا والد کہتے تھے ابن عمران کو نافع کا والد بتاتے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۸۔ حضرت کیسانؓ بن عبد

حضرت کیسانؓ بن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیسان بن عبداللہ بن طارق ہیں انہوں نے نبیؐ سے شراب اور اس کی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں کنیت ان کی ابونافع تھی یہ وہ کیسان نہیں جن کا ذکر او پر ہوا ابونعیم نے بھی ان سے نزول عیسیٰ کی روایت کی ہے باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکیں بغرض تجارت لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ اب کی مرتبہ نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے کیسان شراب تو حرام ہوگئی اور اس کی قیمت بھی حرام ہوگئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکوں کو بہا دیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابوعبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں اگرچہ ابونعیم اور ابوعمر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابونافع ابوعبدالرحمٰن کے علاوہ ہیں مگر ابوعمر نے کیسان ابوعبدالرحمٰن کو کیسان بن عبداللہ بن طارق کے علاوہ قرار دیا ہے۔اور انہی یعنی کیسان بن عبداللہ بن طارق کو ابونافع قرار دیا ہے اور یہ خالد بن اسید کے غلام ہیں۔ جبکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیسان بن عبداللہ کو عبدالرحمٰن کا والد قرار دیا ہے۔ابونعیم نے کیسان کو ابونافع کی طرف منسوب نہیں کیا۔

ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے کیسان ابونافع کو ذکر کیا ہے اور تحریم خمر کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔اور انہی کیسان سے ایک اور حدیث نزول عیسیٰ بن مریم کی حدیث بھی روایت کی ہے۔اور کہا ہے کہ ابن مندہ اپنی کتاب میں بہت بڑی غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ کیسان بن عبداللہ بن طارق۔ اور بعض نے ابن بشر کہا اور ان کو اہل حجاز میں شمار کیا ہے۔ان سے ان کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔اور عبدالرحمٰن کی حدیث اپنے والد سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور کہا ہے کہ یہ دو ہیں ایک مدنی اور دوسرے دمشقی۔ اور بخاری نے اپنی تاریخ، ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب اور بغوی نے اپنے معجم میں ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن ابی حاتم نے ان کے نسب میں کہا ہے کہ ابونافع کیسان بن عبداللہ ہیں اور اسی کو ابن لہیعہ نے ذکر کیا ہے۔اور جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔اور ابن ابی عاصم نے کیسان ابونافع ان کو قرار دیا ہے۔جن سے تحریم خمر اور نزول عیسیٰ کی احادیث مروی ہیں۔واللہ اعلم

۴۵۰۹۔حضرت کیسانؓ مولیٰ عتاب

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی تھیں ان میں سے صرف دو کپڑے میرے ہاتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیئے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا کہ سب غلاموں نے نبیؐ کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم [1]

حرف اللام

۴۵۱۰۔حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی

حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔کوئی روایت ان کی معلوم نہیں ہوتی یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۱۔حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ

حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ۔ باہلی۔ ابوعباد صالح بن یحییٰ نے عفیر سے انہوں نے سلیم یعنی ابوعامر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے

---

[1] اس کے بعد مصنف نے ابن مندہ کی غلطی اور ابونعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کیے ہیں جن کو ہم نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا۔ (شاید مترجم کے پیش جو نسخہ ہو اس میں یہ دلائل ہوں مگر ہمارے پیش نظر نسخہ میں یہ دلائل نہیں ہیں۔محمد احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے میں نے لاحق بن ضمیرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اس غرض سے کرتا ہے کہ آخرت میں اس کو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اس کا کیا انجام ہوگا نبیؐ نے فرمایا آخرت میں اس کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص ہو اور جس سے محض اسی کی خوشنودی مقصود ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۲۔ حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی

حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی۔ کنیت ان کی ابوعقیل تھی مسور بن مخرمہ نے ابوعقیل یعنی لاحق سے جو بنی ملیل سے کے ایک شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۱۳۔ حضرت لاحقؓ بن معد

حضرت لاحقؓ بن معد بن ذہل۔ محمد بن اسماعیل بن قاسم نے ابن ابی العتاہیہ شاعر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اصمعی سے انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہماری بستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ ان کی عمر صرف چودہ برس کی تھی تمام لوگوں کو حیرت تھی۔ درواش کہتے تھے کہ اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش بن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ میرے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کا سوال کیا جائے گا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لئے اس کے بعد انہوں نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۴۔ حضرت لاشرؓ بن حمیر

حضرت لاشرؓ بن حمیر۔ کنیت ان کی ابوثعلبہ تھی خشنی ہیں۔ مسلم بن حجاج نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جرہم بن ناشم بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے جرثوم بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۱۵۔ حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ

حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح نے ان کو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین فحل نامی جگہ کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم بن عساکر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۱۶۔ حضرت لبدہؓ بن کعب

حضرت لبدہؓ بن کعب۔ کنیت ان کی ابوتریس تھی ان کا شمار اہل مصر میں ہے عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابوتریس یعنی لبدہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ میں نے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سورہ حج نماز میں پڑھی اور دو سجدہ کیے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابوتریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۵۱۷۔ حضرت لبدریہؓ

حضرت لبدریہؓ۔ کنیت ان کی ابوالسنابل تھی ان کے والد کا نام بعکک تھا۔ ابوالفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابوالسنابل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا نام لبدریہ تھا۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں ان کے اختلاف ہے ہم ان کو کنیت کے باب میں یہاں سے زیادہ عرض کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۸۔ حضرت لبدہؓ بن قیس

حضرت لبدہؓ بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۱۹۔ حضرت لبیؓ بن لبی

حضرت لبیؓ بن لبی۔ صحابی ہیں اور ابوبلخ یعنی جاریہ بن بلخ نے بیان کیا ہے کہ لبی کو جو اصحاب رسول اللہؐ سے تھے دیکھا ان کے جسم پر ایک سرخ ریشمی [1] چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک اعدنی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۰۔ حضرت لبیبہؓ انصاری

حضرت لبیبہؓ انصاری۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ابن ابی فدیک نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے لبیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی **فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید آلایہ** بعد اس کے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دوں گا اور جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے شہادت دوں گا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ ایک بار آلودہ بکری کا گوشت نبیؐ کے پاس ہدیۃً بھیجا گیا تھا اور یہ کہا کرتے تھے کہ جس کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] سرخ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے اور ریشمی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریشم کی آمیزش تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲۱۔ حضرت لبیدؓ بن ربیعہ

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول اللہ ؐ کے حضور میں اس سال حاضر ہوئے تھے جب کہ ان کی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ان کا یہ شعر پڑھا۔

ذهب الذين يعاش في اكنافهم — وبقيت في خلف كجلد الاجرب

وہ لوگ چل بسے جن کے ظل حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی اور اب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں۔

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگیں اللہ لبید پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہے اور حضرت ابوہریرہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہے لبید کا یہ مصرع ہے الا کل شی ما خلا الله باطل. جب یہ اسلام لائے تو پھر انہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انہوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے۔

ما عاتب المرء الكريم كنفسه — والمرء يصلحه القرين الصالح

کریم آدمی اپنی جان کے برابر کسی کو تکلف نہیں دیتا۔ اور آدمی کو صالح جان نشین صالح بنا دیتا۔

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ ہے۔

الحمد لله اذ لم ياتني اجلي — حتى اكتسيت من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہنا۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ شعر ان کا نہیں ہے دوسرے کا ہے ان کا شعر یہ ہے۔

وكل امرء يوما سيعلم سعيه — اذا كشفت عند الاله المحاصد

ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جب اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انہوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہے جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انہوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کروں گا پھر اس کے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائیوں لبید کی مدد کرو تا کہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور لبید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اس کی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہنچی تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ لبید نے کیا نذر مانی ہے لہٰذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اس کے بعد ولید نے سو اونٹنیاں اپنے پاس سے بھیجیں اور اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس لبید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی ان کو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں۔

ارى الجزار يشحذ شفرتيه — اذا هبت رياح ابي عقيل

اغر الوجه ابيض عامري — طويل الباع كالسيف الصقيل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفی ابن الجعفری بحلفتیہ — علی العلات والمال القلیل

بنحر الکوم اذ سحبت علیہ — ذیول صبا تجاوب بالاصیل

میں دیکھتا ہوں کہ بزقصاب اپنی چھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابوعقیل کی چلتی ہے۔ ان کا روشن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہیں ان کی ہلتی کلائیاں مثل صیقل کی ہوئی تلوار کے ہیں۔ ابن جعفر نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال وقلت مال کے۔ اونٹنیاں ذبح کیں جب صبا (نامی ہوا) چلی۔

جب یہ اشعار لبید کے پاس پہنچے تو لبید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا مگر میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے پس ان کی بیٹی نے یہ اشعار موزوں کئے۔

اذا ھبت ریاح ابی عقیل — دعونا عند ھبتھا الولیدا

اشم الانف اصید عبشمیا — اعان علی مروئتہ لبید

بامثال الھضاب کان رکبا — علیھا من بنی حام قعودا

اباوھب جزاک اللہ خیرا — نحرناھا واطعمنا الثریدا

فعدان الکریم لہ معاد — وظنی یا ابن اروی ان تعودا

جب ابوعقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی ناک والا بڑی آنکھ والا قبیلہ عبد شمس کا جس نے اپنی مروت کے سبب سے لبید کی مدد کی۔ ایسی بڑی بڑی اونٹنیاں دیں کہ ان کے کوہانوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی حام کے لوگ سوار ہیں۔ اے ابووہب اللہ تمہیں جزائے خیر دے ہم نے ان اونٹنیوں کو قربان کیا اور ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہٰذا پھر ایسی ہی بخشش کرو کریم بار بار بخشش کرتا ہے میرا گمان یہ ہے کہ اے ابن اروی تم پھر بخشش کرو گے۔

بعد اس کے انہوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انہوں نے کہا کہ شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو اس وجہ سے طول دیا کہ لبید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہے اگر بازاری آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی لبید بن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا ان کے یہ اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے۔

اعاذل ما یدریک الا تظنیا — اذا رحل السفار من ھو راجع

اتجزع مما احدث الدھر للفتی — وای کریم لم تصبہ القوارع

لعمرک ما تدری الضوارب بالحصی — والا زاجرات الطیر ماللہ صانع

وما المرء الا کالشھاب وضوءہ — یحور رمادا بعد ما ھو ساطع

وما البر الا مضمرات من التقی — وما المال الا معمرات و دائع

اے عاذل تم کو کیا معلوم جو تم سفر کرنے والے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو حوادث زمانہ پر کیوں بے صبری کی جائے کون کریم ہے جس کو مصائب نہ پہنچے ہوں قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے والے اور پرندوں کے ڈانٹنے والے نہیں جانتے کہ اللہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کورو کے ہوئے ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اس کی روشنی کہ بلند ہونے کے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔
نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک ردیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید بن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا بعد اس کے اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہے یہ سن کر حضرت عمر نے ان کے وظیفہ میں پانچ سو زائد کر دیا پہلے ان کا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان سے کہا کہ خیر دو ہزار تو تھے ہی یہ پانچ سو تمہارے کیوں اضافہ ہوئے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دیں لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپ کے لئے بچ جائے گا یہ سنکر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انہوں نے ان کا وظیفہ بدستور قائم رکھا چند روز کے بعد ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہیں بلکہ ان کی وفات کوفہ میں اس وقت ہوئی جب کہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ ان کے مکان پر بھیجے وہ ان کی طرف سے قربانی کر دیئے گئے روایت ہے کہ شعبی نے عبدالملک بن مروان کو دعا دی تھی کہ تم اس قدر زندہ رہو کہ جس قدر ولید بن ربیعہ زندہ رہے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب ان کی عمر ستر برس کی ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

باتت تشکی الی النفس مجھشة   وقد حملتک سبعا بعد سبعین
فان تزادی ثلاثا تبلغی املا   وفی الثلاف وفاء للثما نینا

نفس مجھ سے کوتاہی کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ستتر سال کی عمر ہو چکی ہے تین اور بڑھ جائیں تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے پورا اسی ۸۰ ہو جائیں۔

پھر جب ان کی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

کانی وقد جاوزت تسعین حجة   خلعت بھا عن منکبی ردائیا

اب میری عمر نوے سے زائد ہوگئی اور میرے شانے سے چادر اتر گئی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

الیس فی مائه قدعا شھار جل   وفی تکامل عشر بعد ھا عمر

کیا ایک سو دس ۱۱۰ برس کے بعد پھر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تو یہ شعر کہا۔

ولقد سئمت من الحیاة وطولھا   وسوال ھذا الناس کیف لبید

میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے گھبرا گیا ہوں۔

حضرت مالک بن انس نے کہا کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ایک سو ستاون برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی بعد اس کے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلق کر لی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام نجیلہ میں فروکش ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۲۔حضرت لبیدؓ بن سہل

حضرت لبیدؓ بن سہل انصاری۔ابوعمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا ان کے حلیف ہیں ان کا ذکر بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا مبشر تھا۔بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول اللہؐ کی ہجو کرتا تھا اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلاں شخص کے ہیں میرے نہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اس کے دل میں آگئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گیہوں لے کر آتا تو مالدار لوگ اپنے لئے گیہوں مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے لئے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اس وقت بھی ایک قافلہ گیہوں لے کر آیا رفاعہ نے اپنے لئے دو بورہ گیہوں کے خرید لئے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ دیا اس بالا خانہ میں دو زرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر ان کے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھو رات کو ہمارے یہاں چوری ہوگئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور ان کے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہے جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہے یہ شخص نیکو کاری اور زہد وتقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لے کر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہا خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائے گی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہے بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جایئے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔اسی واقعہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں۔

انا انزلنا الیک الکتاب الحق لتحکم بین الناس (الی قولہ) ومن یکسب خطئیۃ او اثماثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہے لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر اور کہا ہے کہ چوری کی تہمت انہیں پر لگائی گئی تھی مگر ابوعمر سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

۴۵۲۳۔حضرت لبیدؓ بن عطارد

حضرت لبیدؓ بن عطارد تمیمی۔یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سرداروں میں سے تھے ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے ابوعمر نے ان کا حال لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲۴۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی

حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۲۵۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع

حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع بن امرالقیس۔ بعض لوگ ان کو لبید بن رافع بن امرالقیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے ہیں۔ انصاری اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور ان کے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۲۶۔ حضرت لبیدؓ

حضرت لبیدؓ۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں۔ یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن لبید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب لڑکا تین دن روزہ رکھ لے اور اس کو برداشت ہو جائے تو پھر اس کو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو لبیبہ کہتے ہیں اور لبیبہ کے نام میں بھی لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۵۲۷۔ حضرت لجلاجؓ بن حکیم

حضرت لجلاجؓ بن حکیم۔ حجاف بن حکیم سلمی کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اس کو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اس کی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لجلاج اگر حجاف کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سباع بن خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں حجاف کے بہت سے واقعات ہیں اخطل نے یہ شعر انہیں کے متعلق کہا ہے۔

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعة — الی اللہ منها المشتکی والمعول

۴۵۲۸۔ حضرت لجلاجؓ ابوالعلاء عامری

حضرت لجلاجؓ۔ کنیت ان کی ابوالعلاء عامری ہے۔ عامر بن صعصاع کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں علا اور خالد نے روایت کی ہے محمد بن اسحاق سراج نے ابوہمام سے انہوں نے مبشر بن اسمٰعیل حلبی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سات برس کی عمر میں رسول اللہؐ پر ایمان لایا تھا۔ ایک سوبیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔ محمد بن اسحاق سراج نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے مروی ہے۔ انہوں نے اس کو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے ہمیں احمد بن ابی سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب ماوردی نے ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جرمی بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن علاثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن لجلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اس طرف سے نکلی ایک بچہ اس کی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہولئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے حضرت نے اس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہے اس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یارسول اللہ اس کا باپ ہوں رسول اللہؐ نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت ان سے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر نبیؐ نے اس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا اس نے کہا ہاں پس آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا لجلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے مل کر ان کو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ اس کے بعد ایک شخص اس سنگسار کی بابت ہم سے پوچھنے لگا (کہ ہم اس کی تجہیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اس کو نبیؐ کے پاس لے گئے کہ یہ اس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اس کا لڑکا ہے پھر ہم سب نے تجہیز و تکفین میں اس لڑکے کی مدد کی۔ لجلاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کو عامری قرار دیا ہے اور بخاری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے ان کو اسلمی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۵۲۹۔ حضرت لصیتؓ بن خثیم

حضرت لصیتؓ بن خثیم بن حرملہ۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۰۔ حضرت لقسؓ بن سلمان

حضرت لقسؓ بن سلمان۔ کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔ نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں ان کی موافقت نہیں کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۵۳۱۔ حضرت لقمانؓ بن شبہ

حضرت لقمانؓ بن شبہ بن معیط۔ کنیت ان کی ابوحصین تھی، عبسی ہیں۔ ابو جعفر طبری نے کہا ہے کہ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۵۳۲۔ حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ

حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ سکونی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ مسلمہ بن علی خشنی نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے انہوں نے لقیط بن ارطاۃ سکونی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ہمارا ایک پڑوسی شراب پیتا ہے اور برے کام کرتا ہے۔ آپ اس کا حال سلطان سے کر دیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کئے ہیں مگر کسی مسلمان کی پردہ دری کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر ٹیڑھے تھے زمین سے مس بھی نہ کرتے تھے حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۳۔ حضرت لقیطؓ بن ربیع

حضرت لقیطؓ بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف۔ کنیت ان کی ابوالعاص تھی قریشی عبشمی ہیں۔ رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہے کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف بھی ہے۔ انہی کے حق میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے ہمیشہ سچ بات کہی اور سچے وعدہ کئے ہم اس واقعہ کو زینب بنت رسول اللہؐ کے حال میں ذکر کریں گے۔ امامہ بنت زینب انہیں لقیط کی بیٹی تھیں جن کو حضرت نے ایک مرتبہ بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا۔ حضرت زینب نے واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اس کے بعد ابوالعاص بھی اسلام لے آئے لہٰذا حضرت نے بہ نکاح جدید و مہر جدید حضرت زینب کو پھر ان کے پاس واپس کیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا۔ واللہ اعلم۔ ان کی وفات ۱۲ھ میں ہوئی۔ ان تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۴۔ حضرت لقیطؓ بن صبرہ

حضرت لقیطؓ بن صبرہ۔ کنیت ان کی ابو عاصم تھی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی منتفق کی طرف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اس وقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو کھجوریں کھلائی اور ہمارے لئے عصیدہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے میں رسول اللہؐ بھی آگئے آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھایا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اس کے بعد ایک چرواہا ایک بکری لے کر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کا بچہ ہے چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اس کے آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے یہ بکری تمہارے لئے ذبح کی ہے نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہٰذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک بکری ذبح کر دی جاتی ہے انہوں نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریج نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زادان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ماموں بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمران بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوہاشم سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نبیل اور عثمان بن عمر نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منتفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۵۔ حضرت لقیطؓ بن عامر

حضرت لقیطؓ بن عامر بن منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ۔ کنیت ان کی ابوزرین تھی عقیلی ہیں صحابی ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام لقیط بن عامر ہے کنیت ابوزرین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان کا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق اور بعض لوگ ان کو لقیط بن منتفق کہتے ہیں۔ ان سے یعنی لقیط سے وکیع بن عدس اور ان کے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن اوس وغیر ہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر مصنف نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا ہے جس کا ترجمہ غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دیا ہے) ہمیں ابوالقاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے وکیع بن عدس سے انہوں نے ابوزرین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آجاتا تھا اس کو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی نہ چھوڑوں گا ابوزرین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ تمہارے نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو اور آگ میں ڈال دیا جانا تم کو بہتر معلوم ہو شرک سے اور جب کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لئے کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں مومن ہوں آپ نے فرمایا یوں معلوم ہوگا کہ نیک کام تم کو اچھا معلوم ہوا اور اس پر ثواب کی امید ہو اور برا کام کرنا برا معلوم ہوا اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اس کو کوئی بخش نہیں سکتا یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو سچا خواب ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۶۔ حضرت لقیطؓ بن عباد سامی

حضرت لقیطؓ بن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سوادہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی ابوفراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کی فضیلت میں فرمایا تھا کہ انت منی وانا منک یعنی تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔ امیر ابونصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے ان کو بنی سامہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

۴۵۳۷۔ حضرت لقیطؓ بن عدی

حضرت لقیطؓ بن عدی۔ سوید بن حبان کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۸۔ حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی

حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ان کا نام نعمان ابن عصر تھا اور یہی صحیح ہے ہم ان کا نام ردیف نون میں پورا لکھیں گے۔

۴۵۳۹۔ حضرت لمیسؓ بن سلمی

حضرت قیسؓ بن سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ان کی حدیث عمرو بن جبلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۴۰۔ حضرت لہبؓ بن خندف

حضرت لہبؓ بن خندف۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حوشب سے انہوں نے لہب بن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا مر جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۴۱۔ حضرت لہیبؓ بن مالک

حضرت لہیبؓ بن مالک لہبی۔ لوگوں نے ان کا نام لہب بیان کیا ہے انہوں نے ایک عجیب کہانت اور علامات
متعلق نقل کی ہے۔ جس کو عبداللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۲۔ حضرت لہیعہؓ حضرمی

حضرت لہیعہؓ حضرمی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ رازی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ محمد بن
نے لہیعہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپ کی کوئی بیوی بیٹھی ہوئی تھی
دیکھا کہ آپ کا چہرہ متغیر ہو رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپ ک
آج دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت نے فرمایا یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں پل صراط کو دیکھا۔ ابوبکر کا گز
قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں نے گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ ا
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۳۔ حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ

حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ بن محمد رعینی۔ کنیت ان کی ابومحمد تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح مصر میں شریک۔
کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

تمت

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام ہوگئی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد جلد ہشتم شروع ہوگی جس کی
المیم سے ہے فقط

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
15709
نمبر ....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکوں کی مکمل تاریخ علامہ محمد عمر بن الواقدی کے قلم سے

پاکستان میں پہلی بار کمپیوٹر کمپوزنگ اور مکمل اردو ترجمہ کے ساتھ

فتوح الشام

www.KitaboSunnat.com

مصنف: علامہ محمد بن عمر والواقدیؒ — مترجم: حکیم شبیر احمد سہارنپوری

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

خطبات مدراس

"سیرت طیبہ" اور "حیات مقدسہ" پر ہر دور میں ہزار ہا کتابیں لکھی گئیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ عصر حاضر کے نامور مورخ اور سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندویؒ سیرت کے حوالہ سے متشرقین اور دیگر ناقدین کے اعتراضات کا علمی جائزہ لے کر مدلل اور مسکت جوابات پیش کر کے سیرت کا ایک نئے انداز میں جائزہ پیش کیا۔

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

حیوانات کا مکمل انسائیکلوپیڈیا

حیات الحیوان کبریٰ

۲ جلد اردو

مصنف: علامہ دمیریؒ

ترجمہ وحواشی

● مولانا عبد الصمد صاحب ● مولانا عبد المجید صدیقی فاضل جامعہ اشرفیہ

نظر ثانی: ● مولانا محمد آصف نسیم

فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی کتب

لبیک — ممتاز مفتی
تفسیر عثمانی — مولانا محمود حسنؒ/مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
قصص القرآن (۲ جلد) — مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم — فواد عبدالباقی
موطا امام مالکؒ — مترجم: علامہ وحید الزماں
احکام الاحادیث (۲ جلد) — تالیف: امام شوکانیؒ
اردو ترجمہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار — پروفیسر رفیع اللہ شہاب

سیرت النبیؐ

سیرت النبی کامل ۳ جلد — شبلی نعمانیؒ/سید سلیمان ندویؒ
رحمۃ للعالمین — قاضی سلیمان سلمان منصور پوریؒ
اسوۂ رسول اکرمؐ (رنگین تصاویر کیساتھ) — حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ
خطبات مدراس — سید سلیمان ندویؒ
شمائل ترمذی — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
علیکم بسنتی — حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب
النبیؐ الخاتم — مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

سیرت صحابہ کرامؓ

خلفائے راشدین — شاہ معین الدین ندویؒ
حضرت ابوبکر صدیقؓ — محمد حسین ہیکل
حضرت عمر فاروقؓ — محمد حسین ہیکل
الفاروق — مولانا شبلی نعمانیؒ
سیرت عائشہؓ (رنگین تصاویر کے ساتھ) — علامہ سید سلیمان ندویؒ
سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات — حضرت مولانا سعید انصاریؒ

تصوف

نفحات الانس — عبدالرحمٰن جامی
غنیۃ الطالبین — حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

تاریخ

تاریخ ملت کامل (۲ جلد) — مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی
مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادیؒ
فتوح الشام (واقدی) — مترجم: حکیم شبیر احمد سہارنپوری
تاریخ فرشتہ کامل (۲ جلد) — محمد قاسم فرشتہ/ڈاکٹر عبدالرحمٰن
معتزلہ کی تاریخ — زہری جار اللہ
تاریخ اسلام کامل — مولانا شاہ معین الدین ندوی
مسلمانوں کی خفیہ باطنی تحریکیں — مرزا سعید دہلوی

قرآنیات

قرآن مجید (کلام رسول یا کلام اللہ) — مرتبہ علامہ محمد حسین عرشیؒ
قرآنی معجزات اور جدید سائنس — علامہ عبداللہ نیاز
بائیبل قرآن اور سائنس — موریس بوکائیے
بائیبل قرآن اور انسان — موریس بوکائیے

تعلیم وتحقیق

برصغیر میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت — مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

خواتین

تحفۃ العروس — علامہ محمود مہدی استنبولی
بہشتی زیور — مولانا اشرف علی تھانویؒ
تحفہ خواتین — مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ
جنتی عورت — مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

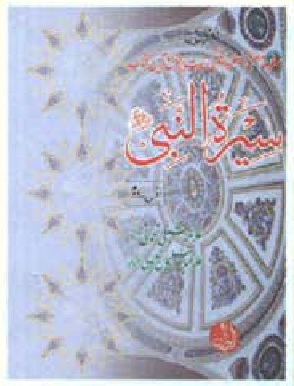

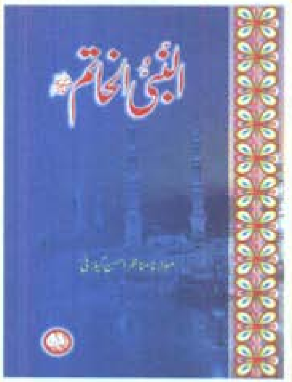

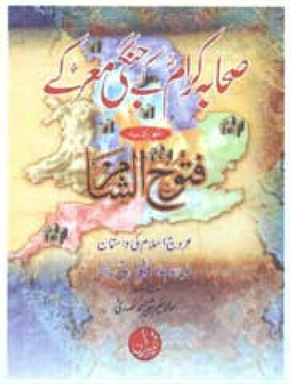

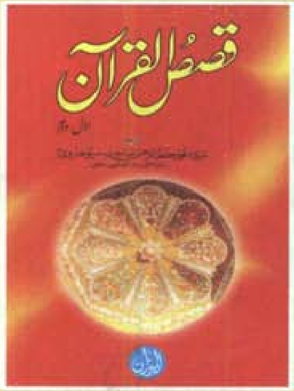

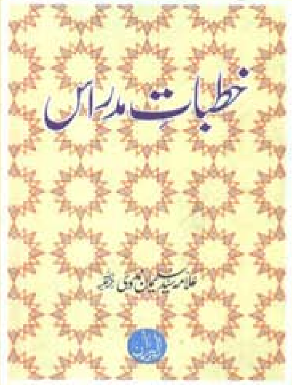

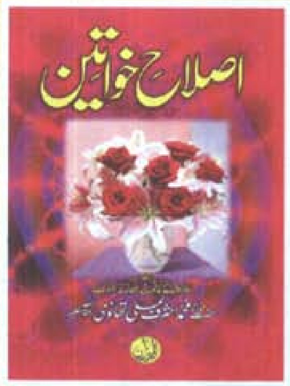

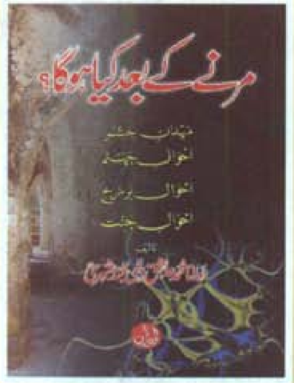

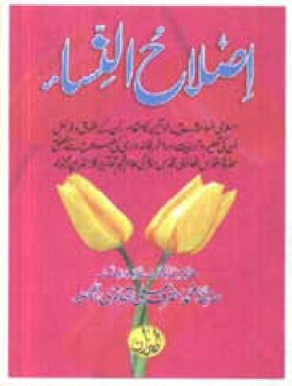

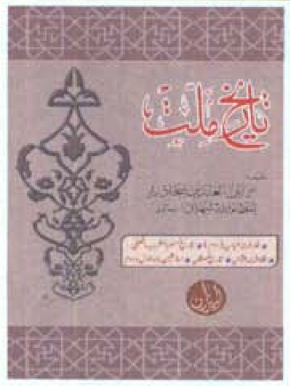

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور پاکستان

Ph.:042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezaan@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ